جامع الاحادیث

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاںؒ رضوی بریلوی

شبیر برادرز

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۲) احادیث وآثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
40 اردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں
-شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب =•=•=• المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام =•=•=• جامع الاحادیث
افادات =•=•=• امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی =•=•=• بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج =•=•=• مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ =•=•=• مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام =•=•=• شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اول =•=•=• ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی =•=•=• ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت =•=•=• روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور
☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی
☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی
☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۲۱

کتاب الادب

ابواب

لباس ۵
خضاب ۲۳
داڑھی مونچھ ۳۰
ختنہ ۴۵
مصافحہ ومعانقہ ۴۷
سلام ۶۴
حسن معاشرت ۶۷
صحبت صالح وطالح ۸۶
تعظیم وشفقت ۹۳
لہو ولعب ۱۰۳
شعر وشاعری ۱۰۷
گانا اور مزامیر ۱۱۳
وعدہ اور عاریت ۱۲۱
حقوق عباد ۱۲۴
ہدیہ صلہ رحمی ۱۴۰
صدق وکذب ۱۴۵
حیاء وفحش گوئی ۱۴۷
بدگمانی وتہمت ۱۵۰
غیبت ودھوکہ ۱۵۲
ظالم ومظلوم ۱۵۶
اچھے اور برے نام ۱۶۲
سجدۂ تعظیمی ۱۷۲
عورتوں کے احکام ۱۷۴
تشبہ کفار ۱۸۳
شکر ۱۸۵
حقوق والدین ۱۸۹

اجمالی فہرست

۱۔ کتاب الادب ۳
۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵
۳۔ کتاب التوبۃ ۲۳۵
۴۔ کتاب الزہد ۲۵۹
۵۔ کتاب الدعوات ۲۶۵
۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱
۷۔ کتاب الفرائض ۳۴۵
۸۔ کتاب الساعۃ ۳۵۷
۹۔ کتاب الفضائل ۴۲۳

۱۔ لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَهٗ فَلْیَطْوِهٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَنْفَاسُهَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کردیا کرو کہ اس کا دم راست ہوجائے کہ شیطان تہہ کئے کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَرْوَاحُهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْهُ وَ اِنْ وَجَدَهٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْهِ اَحَدٌ اِلَّا نَامَ عَلَیْهِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ۱۲م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٠٠، ١٥/٢٩٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٠٥

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/١٣٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٠٩٩، ١٥/٢٩٩

۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنیا ☆

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ٧٥/٣

(٢) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قلت: یا رسول اللہ! اتلبس السراویل؟ قال: أَجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّیْلِ وَ النَّہَارِ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَیْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔ ١٢م

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج اوردہ علی عادتہ فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابو الفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بینه الامام السیوطی و اقتصر علیه الحافظ ابن حجر و غیرہ انه ضعیف فقط تفردبه یوسف بن زیادہ الواسطی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤۔ **عن** سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اتانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فساومنا سراویل۔

١٩٥٣۔ المسند لابی یعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٧٣/١٠

السلسلة الضعیفة للالبانی، ٨٩٠ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ٤٧/٣

١٩٥٤۔ السنن لابن ماجه، باب لبس السراویل، ٢٦٤/٢

السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ١٩٥/٢

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ ۱۲م

١٩٥٥۔ **عن** أبي صفوان رضي الله تعالىٰ عنه قال: بعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سراويل قبل الهجرة فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما في الهدى و المواهب و شرح سفر السعادة و غيرها۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما في تهذيب الامام النودي۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

١٩٥٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قاال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كَانَ عَلىٰ مُوسىٰ عَلىٰ نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَآءُ صُوْفٍ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِيْلُ صُوْفٍ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔ ۱۲م

١٩٥٥۔ السنن للنسائي باب الرجحان في الوزن ١٩٥/٢

١٩٥٦۔ المستدرك للحاكم، ٢٨/١

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

١٩٥٧۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِیْلَ اِبْرَاھِیْمُ الْخَلِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

١٩٥٨۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْ وِلَاتِ مِنْ اُمَّتِی، یَاأَیُّھَا النَّاسُ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِیْلَاتِ، فَاِنَّھَا مِنْ أَسْتَرِثِیَابِکُمْ وَ حَصِّنُوْ بِھَا نِسَآئَکُمْ اِذَا خَرَجْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اور ان کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

١٩٥٧۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ١٤٩/٢

١٩٥٨۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ١٢٢/٥ ☆ کشف الخفا للعجلونی ١/٣١٢
میزان الاعتدال للذھبی، ٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی ٤١٨٢٨، ٤٥٩/١٥
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤٤٣/٢ ☆ لسان المیزان لابن حجر ١٤٦٠
تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ٢٧٢/٢ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ **لاجرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا:** لبس السراویل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

(۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَإِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤ منین جویریة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر و افتراشه للرجال ، ۲/۸۶۷

الصحیح لمسلم ، کتاب اللباس ۲/۱۹۱

السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ۲/۲۵۳

المستدرك للحاکم ۴/۱۹۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳/۹۶

۱۹۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۱۳۹ ☆ لجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/۶۵ ☆

۱۹۶۱۔ السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر ، ۲/۲۵۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٢۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

١٩٦٣۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أخذحريرا بشماله و ذهبا بيمينه، ثم رفع بهما يديه فقال: اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

١٩٦٤۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال: من لبس ثو ب حرير ألبسه الله تعالىٰ يوما من نار ليس من أيامكم ،ولكن من أيام الله تعالىٰ الطوال قال تعالىٰ:

١٩٦٢۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لبس الحرير و افتراشه للرجال ٨٦٧/٢

الصحيح لمسلم، باب تحريم الاستعمال اناء الذهب الخ، ١٨٩/٢

السنن للنسائی، باب التشديد فی لبس الحرير، ٢٥٣/٢

الجامع الصغير للسيوطی، ١٥٦/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٨٥/١٠

تاريخ بغداد للخطيب ٣٤٩/١١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤١٢٠٨، ٣١٩/١٥

١٩٦٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حرير و الذهب، ٢٠٥/١

السنن لابی داؤد، باب الحرير للنساء ٥٦١/٢

السنن لابن ماجه، باب لبس الحرير و الذهب، ٢٥٧/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١١٥/١ ☆ شرح السنة للبعوی، ٥٦/١٢

كنز العمال للمتقی، ٤١٢٠٧، ٣١٨/١٥ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٤٣٩٤

مجمع الزوائدللهيثمی، ١٤٣/٥ ☆ الترغيب و الترهيب للمندری، ٩٦/٣

السنن الكبری للبيهقی، ٤٢٥/٢ ☆

١٩٦٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆

وَاِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ لَبِسَ ثَوۡبَ شُهۡرَةٍ اَلۡبَسَهُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ثَوۡبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ يَلۡهَبُ فِيۡهِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا امرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِيَّاكُمۡ وَ الۡحُمۡرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنۡ زِيِّ الشَّيۡطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب من لبس شهرة من الثياب ، ۲/۲٦٦
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵٤۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۱۱٦
اتحاف السادة للزبيدى، ۳/۲۵۳ ☆
كنز العمال للمتقى، ٤۱۱٦۹، ۱۵/۲۹٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۲
شرح السنة للبغوى، ۱۲/٤٦ ☆
۱۹٦٦۔ كنز العمال للمتقى، ٤۱۱۷۸، ۱۵/۲۹۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۹۳٤۸
المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱٤۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۱۳۰

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر ااور مزعفر۔ یعنی کسم و کیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و اخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷۶/۹

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠٠/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠٣/٨

الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٠٤/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١٢٣٧، ٣٢٤/١٥

الجامع الصغير للسيوطى، ٤٧٠/٢ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ٣٢١/٣

المسند للعقيلى، ٢٣٢/٢ ☆

۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٨/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٥١/٤

تلبيس ابليس لابن الجوزى، ٢٣٩ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال ، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، اَلدَّیُّوْثُ وَ الرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوْثُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۹۶۹۔	مجمع الزوائد للهیثمی،	٢٦٥/٥	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	٢١٤/١
	السنن للنسائی، زکاة	١٦	☆		
۱۹۷۰۔	السنن الکبری للبیهقی ،	٢٦٥/٥	☆	المستدرك للحاکم	١٤٦/٤
	مجمع الزوائد للهیثمی ،	٧٨/٤	☆	المسند لابی عوانه	٤٠/١
	الجامع الصغیر للسیوطی ،	٢١٥/١	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	١٣٤/٢
	اتحاف السادة للزبیدی ،	١١٩/٤	☆	الدر المنثور للسیوطی ،	٣٣٩/١
	کنز العمال للمتقی ،	٤٣٨١٩	☆	السلسلة الصحیحة للالبانی ،	٦٧٤
	التفسیر لابن کثیر ،	٤٧٠/١	☆	التفسیر للقرطبی،	٣٠٨/٣
۱۹۷۱۔	السنن للنسائی،	باب المنان بما اعطی			٢٧٥/١
	المستدرك للحاکم،	٧٢/١	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	٢١٤/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَ الدَّیُّوْثُ، وَ رَجُلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعَةٌ یُصْبِحُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ یُمْسُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ یَأْتِی الْبَهِیْمَةَ،وَالَّذِیْ یَأْتِیْ بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَیْهِمْ مَلَآئِكَتُهٗ ، اَلَّذِیْ یُحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا یَتَزَوَّجُ وَ لَا یَتَسَرّٰی لِئَلَّا یُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْاَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْثٰی، وَ مُضَلِّلُ الْمَسَاكِیْنِ رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۸۲۰ ، ۰۰ ☆ ۷۲/۱ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۲/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۱/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۸۷/۳
۱۹۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۹/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۱/۴

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلاَئِكَةُ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِى يُضِلُّ الْاَعْمٰى، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلوٰةُ و السَّلَامُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا و آخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشيوخ رضى الله تعالىٰ عنهم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلاَئِكَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَكَّرَتْ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِمَا الصَّلوٰةُ وَ السَّلَامُ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَى الطَّرِيْقِ يَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰى، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِي يَوْمِ مَسْغَبَةٍ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۴

۱۹۷۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٨/ ٢٠٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٢٥/٨

۱۹۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ٤٣٩٨٣، ١٦/ ٧٣ ☆

(۱۰) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦ ـ **عن** عبد الله بن مليكة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹

(۱۱) مرد وعورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا حائز ہے

١٩٧٧ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اوران مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَ الْمَرْاَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ـ

١٩٧٦ ـ السنن لابى داؤد، باب فى لباس النساء ٢/ ٥٦٦

مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٧٠

١٩٧٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبهين بالنساء ٢/ ٨٧٤

السنن لابى داؤد باب فى لباس النساء ٢/ ٥٦٦

المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٢٥٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٤٤٦

مجمع الزوائد للهيثمى ، ٨/ ١٠٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ١٠٣

١٩٧٨ ـ المسند لابى داؤد، باب لباس النساء ٢/ ٥٦٦

المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ٣٢٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٢/ ١٢١

الترغيب والترهيب للمنذرى ٣/ ١٠٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ١٠/ ٢٦٣

كشف الخفاء للعجلونى، ٢/ ٢٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔۱۲ام

۱۹۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امراة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِیْنَ مِنْ بُیُوْتِکُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنها ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۶
۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجهم، ۲/ ۸۷۴
السنن لابی داؤد باب الحکم فی المخنثین، ۲/ ۶۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۰۵
۱۹۸۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ذیل المرأة کم یکون ، ۲/ ۲۶۴

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہوسکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلیٰ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَیَّلَةً لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۹۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/۸۶۱
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/۲۶۴
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۵۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۴۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۱۱ ☆ الکامل لابن عدی
۱۹۸۳۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/۵۶۴
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/۲۶۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۵۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۳ ☆
۱۹۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/۸۶۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ۲/۱۹۴
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ۱/۲۰۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ ۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا ، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸۴۔ السنن لابن ماجه ، باب من جر ثوبه خیلاء ۲/ ۲٦٤
التمهید لابن عبد البر ، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۱۲
الترغیب والترهیب للمنزری ، ۳/ ۸۹ ☆ المعنی للعراقی ، ۳/ ۳٥۲
۱۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من جر ثوبه من غیر خیلاء ، ۲/ ۸٦۱
السنن للنسائی ، باب تحت الكعبین من الازار ، ۲/ ۲٥٤
السنن لابن ماجه ، باب موضع الازار این هو ، ۲/ ۲٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۱۱٥۸ ، ۱٥/ ۳۱٥
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲٥٦ ☆ الکامل لابن عدی
۱۹۸٦۔ الصحیح لمسلم ، باب غلظ تحریم الاسباب ، ۱/ ۷۱
السنن لابی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/ ٥٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۷٥

والا۔ ۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلَآءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ : یا رسول اللہ ! علیك الصلوٰۃ و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلك منہ ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهٗ خُيَلَآءَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جواز راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظھر قدمہ و یرفع مؤخرہ قلت لم تازرہ ھذہ الازارۃ ، قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتزرھا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھا دیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔ ۱۲م

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازارہ من غیر خیلاء، ۲/ ۸٦۰

السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵٦٤

۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار، ۲/ ۵٦٦

کما لا یخفی علی الفطن الماھر بالفن۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۹۹**

۱۹۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی ازاری استرخآء فقال : یا عبد اللہ ! ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراھا بعد فقال بعض القوم الی این ؟ فقال: انصاف الساقین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبد اللہ ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔ ۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِزَارَۃُ الْمُؤمِنِ اِلیٰ اَنْصَافِ سَاقَیْہِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہئے۔ ۱۲م

۷ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء و بیان حدھا، ۲/ ۱۹۵
۱۹۹۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب، ۲/ ۱۹۵
السنن لابن ماجہ، باب موضع الازار این ھو، ۲/ ۲۶۴
السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار ۲/ ۵۶۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۶
السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۲۴۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۳۳۱ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی ۹/ ۳۵۹
تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/ ۲۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۸، ۱۵/ ۲۹۹
المعبود للساعاتی، ۱۸۰۲ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۱۴۵۹
تاریخ الکبیر للبخاری، ۵/ ۳۶۶ ☆ میزان الاعتدال للذھبی ۵۷۳۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۴۱ ☆ المؤطا لمالک، ۹۱۴

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْجَارِیَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ یَصِحْ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا وَجْهَهَا وَ یَدَیْهَا اِلَی الْمَفْصَلِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دخل علیها وهی تخمر فقال: لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

(۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۹

* * * *

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المرأه من زینتها ۲/ ۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/ ۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۴ ☆ المستدرك للحاکم ۴/ ۱۹۴

کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۴۲

المصنف لعبد الرزاق، ۳/ ۱۳۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

۲۔ خضاب

(۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَةُ خضابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔ ۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۱۹۹۳۔ المستدرك للحاكم ، ۳/۵۲۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/۱۶۳
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۱۵ ، ۶/۶۶۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۴۳

۱۹۹۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۴/۳۱۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۱۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/۴۳۱ ☆ الامالی للشجری ، ۲/۲۵۰
اللآلی المصنوعه للسیوطی ، ۲/۱۴۴ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۴۳

۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/۱۶۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۳۵۵
کنز العمال ، للمتقی ، ۱۷۳۳۳ ، ۶/۶۷۱ ☆ الامالی للشجری ، ۲/۲۵۰
علل الحدیث لابن أبی حاتم ، ۲۴۱۱ ، ۶/۶۷۱ ☆ الکامل لابن عدی ،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۷/۹

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔ ۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ ۱۲م

۱۹۹۸۔ **عن** اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۰/۷
اتحاف السادة للزبیدی ۴۲۰/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۳۴/۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوه ۷۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۶/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۵/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبع بما لم ینل ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التزویر فی اللباس ۲۰۶/۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَنْظُرُ اِلىٰ مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۱۹۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۴۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۲۰
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۵۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۶۸
۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۴/۳۴۳
۲۰۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۱، ۶/۶۷۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۱۴۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱۴ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲/۱۴۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلشَّیْبُ نُوْرٌ، مَنْ خلعَ الشَّیْبَ فَقَدْ خلعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مَا لَمْ یُغَیِّرْهَا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم: اَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحَنَآءَ وَ الْکُتُمَ اِبْرَاهِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ، وَ اَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۴/۳۲۲
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۱/۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۵
۲۰۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۵۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۴، ۶/۶۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/۲۴۹
کشف الخفا للعجلونی ۲/۲۵۲ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۴۲
۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۳، ۶/۶۶۸
مسند الفردوس للدیلمی، ۱/۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۹

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

٢٠٠٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

٢٠٠٦۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَرُّ كُهُولِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

٢٠٠٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

٢٠٠٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/٤١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/١٢١
کنز العمال للمتقی، ١٧٢٧٥، ٦/٦٦١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٤٣
٢٠٠٦۔ مجمع الزوائد للهیثمی ١٠/٢٧٠ ☆
٢٠٠٧۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال: مَا أَحْسَنَ هٰذَا، قال: فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال: هذا أَحْسَنُ مِنْ هذا، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال: هذا أَحْسَنُ مِنْ هذا كُلِّهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه، باب الخضاب بالصفرة، ۲/ ۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی شیب، ۲/ ۸۷۵

السنن لا بن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/ ۲۵۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الشیب، ۲/ ۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۳۔ داڑھی مونچھ

(۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

٢٠١١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

٢٠١٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

٢٠١٣۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

٢٠١٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

٢٠١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٣١١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ١٩٣

الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/١٦٤

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٠٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٠٧٤٨، ١١/٩١

٢٠١٢۔ کتاب الاثار لمحمد ☆

٢٠١٣۔ السنن لابی داؤد، صوم، ٣٣ ☆

السنن للنسائی ☆

٢٠١٤۔ المصنف لابن أبی شیبه، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہ ہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہ ہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولی بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔ ھذ اما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَسَرْوَلُوْا، وَ اتَّزِرُوْا، وَ خَالِفُوْا أهلَ الْكِتَابِ۔ قُصُّوْا سَبالَكُمْ، وَ وَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ وَ خَالِفُوْا أهلَ الْكِتَابِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲۰۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/۶۵۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۴۰
۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أرْخُوا اللُّحی وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أعْفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أعْفُوا اللُّحی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة ، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۳/٤ ☆ آداب الزفاف للالبانی ، ۱۲۱
المغنی للعراقی ، /۱٤۰/۱ ☆

۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة ، ۱۲۹/۱
الجامع للترمذی ، ادب ، باب ما جاء فی اعفاء اللحیة ، ۱۰۰/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۷۲۱۷، ٦٤٨/٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱٦/۲ ☆ المسند لابی عوانة ، ۱۸۸/۱
المعجم الصغیر للسیوطی ، ۱۷/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۷٦/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲/۱ ☆

۲۰۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۹/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۵۲/۱۱
کنز المعال للمتقی ،۱۷۲۲٦، ٦۵۳/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳۸۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۹/۵ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحى ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو ، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ فِرُوا اللُّحى وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقى ، ٦٤٩/٦،١٧٢١٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٣/١
نصب الراية للزيلعى ، ٤٥٨/٢ ☆
۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقى، ٦٦٣/٦،١٧٢٨١ ☆
۲۰۲۲۔ الجامع للترمذى ، باب ماجاء اعفاء اللحية ، ١٠٠/٢
السنن لابى داؤد ، باب فى اخذ الشارب ، ٥٧٧/٢
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ١٥١/١
شرح السنة للبغوى ، ١٠٧/١٢ ☆ علل الحديث لابن أبى حاتم، ٢٥٢٩
۲۰۲۳۔ السنن الكبرى للبيهقى ، ١٥٠/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٦٨/٥
كنز العمال للمتقى ، ٦٢٦/٦،١٧٢٤٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ،
الكامل لابن عدى ، ☆

٢٠٢٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

٢٠٢٥ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال: انهم یؤفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفوهم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

٢٠٢٦ـ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

٢٠٢٧ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خُذُوْا مِنْ عِرْضِ لُحَاکُمْ وَ أَعْفُوْا طُوْلَهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

٢٠٢٨ـ **عن** عبد الله بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

٢٠٣٤ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٢٢٩ ☆ کنز العمال، للمتقی، ١٧٢٤٦، ٦/ ٦٥٦
الکامل لا بن عدی، ☆

٢٠٢٥ـ السنن الکبری للبیهقی، ١/ ١٥١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/ ٣٤٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٢/ ٤٠٩ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/ ٩٤

٢٠٢٦ـ الکامل لا بن عدی، ☆

٢٠٢٧ـ کنز العمال للمتقی، ١٧٢٢٥، ٦/ ٦٥٣ ☆

٢٠٢٨ـ کنز العمال للمتقی، ١٧٢٤٨، ٤/ ٦٥٧ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِی وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِی ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خرخسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَا رُوَیْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ی فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا ، أَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْٓءٌ مِنْہُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔ تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔ داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔ السنن للنسائی، باب عقد اللحیة، ۲/ ۲۳۵

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيْوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلاَئِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسكر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من كفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سید سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا رسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسكر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من كفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یكره من المثله و المصورة ، ۸۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۳/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲
۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۸۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیة النبی الله ﷺ، ۱۹۵/۱
السنن لا بن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۰/۱ ☆ الموطا لمالك جهاد
المستدرك للحاكم، ۵۴۱/۴ ☆ السنن الكبری للبیهقی ، ۴۹/۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱۲۳/۱
المعجم الكبیر للطبرانی، ۸۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۵۶/۵
نصب الرایة للزیلعی ، ۳۸۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱/۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۸/۵ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خذ فاغز فی سبیل اللہ ، فقاتلوا من کفر باللہ ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا ، فھذا عھد اللہ و سیرۃ نبیہ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴ ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول : لا تمثلوا بآدمی و لا بھیمۃ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵ ـ **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ و المثلۃ ـ

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن یمثل بالبھائم ـ

۲۰۳۴ ـ السنن الکبری للبیھقی ، ۹۱/۹

۲۰۳۵ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یکرہ من المثلۃ والمصبورۃ ، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶ ـ السنن لابن ماجہ ، باب النھی عن صبر البھائم و عن المثلۃ ، ۲۳۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن المثلۃ و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ عزوجلَّ فِیہِ رُوحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی

٢٠٣٧۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النھی بغیر اذن صاحبه ، ٣٣٦/١
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٦٠/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٤٦/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤٠٣/١٢ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ٦٩/٩
کنز العمال للمتقی، ١١٠٦٨، ـ ٣٩١/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٢٧٨/٢
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ٣٧/٧
٢٠٢٨۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
٢٠٣٩۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢٠/٣ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٢٤٩/٦
کنز العمال للمتقی، ٤٣٦٣٠، ١٥/٧٧٧ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٢٧٨/٢
٢٠٤٠۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النھی عن المثلة ، ٢/ ٣٦١
المعجم الکبیر للطبرانی ، ٢١٦/١٨ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٠٠٩٠، ٣٩٨/١٠
فتح الباری للعسقلانی، ٤٥٩/٧ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

٢٠٤١۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

٢٠٤٢۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تمثلوا بعباد الله ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

٢٠٤٣۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا أُمثل به فیمثل الله بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

٢٠٤٤۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بكر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العكسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

٢٠٤١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عكل و عزینة، ٢/ ٦٠٢

٢٠٤٢۔ كنز العمال، للمتقی، ١٣٣٩٦، ١٥/ ٣٩٤ ☆

٢٠٤٣۔ كنز العمال، للمتقی، ١٣٤٤٧، ٥/ ٤٠٨ ☆ البدایة والنهایة لابن كثیر، ٣/ ٣١٠

٢٠٣٤۔ السنن الكبری للبیهقی، ٩١/٩ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے در کنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزرئیے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت و انتقام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۲

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰٤٦ ۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول

۲۰٤٥ ۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ٤١/١١ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة، ١٠/٤٠
مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٢١/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٧٢٧٥، ٦٦١/٦
الجامع الصغير للسيوطى ، ٥٤٣/٢ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى ، ٤٢١
۲۰٤٦ ۔ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة ، ١٢٩/١
السنن لا بى داؤد، باب السواك من المفطرة ٨/١
السنن للنسائى، باب من السنن الفطرة ، ٢٣٤/٢
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى تقليم الاظفار، ١٠٠/٢
السنن لا بن ماجه، باب الفطرة ٢٥/١
المسند لا بن حنبل ، ١٣٧/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٣٦/١
شرح السنة للبغوى ، ٣٨٩/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٣٥٠/٢
نصب الراية للزيلعى ٧٦/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١١٢/١

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحی ، و السواك، و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زکریا : قال مصعب : و نسيت العاشرة الاان تكون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں ۔ لبیں کترنا ، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا ، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا ۔ راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔ انتہی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیعلیه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا ، زیر ناف بال لینا ، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔ ۱۲م

۲۰۴۸ ۔ **عن** عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۰۴۷ ۔ الصحيح لمسلم ، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
السنن لابی داؤد ، باب السواك من الفطره ، ۱/ ۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۱/ ۱۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۳۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۱۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقليم الاظفار ، ۲/ ۱۰۰
۲۰۲۸ ۔ السنن لابی داؤد، با ب السواك من الفطرة ، ۱/ ۸

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الاِستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔ ۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا یترك اكثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثیر شعر اللحیة ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ ۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

۲۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی احذ الشارب ، ۲/ ۵۷۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۱۵۰

۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم ، فضائل ، ۱۰۶ ☆

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤۰٤

۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الطلاء بالنورة ، ۲/ ۲۷٤

الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا طلی بدأ بعورته فطلا ها بالنورة، و سائر جسده اهله

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱/۶۹۷

۴۔ ختنہ

ا۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الق عنك شعر الکفر ثم اختتن۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ وہ ختنہ کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۰

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الختان سنة للرجال و مکرمة للنساء۔

۲۰۵۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۱/۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲،۱،۱/۲۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۹۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵
۲۰۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۷۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۱۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/۱۱۴
السنن الکبری للبیهقی، ۸/۳۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۱ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلماناں واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

فتاوی افریقہ ۲۰

* * *

۵۔ مصافحہ و معانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

٢٠٥٤۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه تناثرت خطايا هما كما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

٢٠٥٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بيده تحافت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

٢٠٥٦۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما من مسلمين التقيا فاخذ احد هما بيد صاحبه الا كان حقا علی الله عزوجل ان يحضر دعا ئهما و لا يفرق بين ايد يهما حتی يغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

٢٠٥٤۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٣٦/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٨٥٠
الترغيب والترهيب للمنذری، ٤٢٣/٣ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٥٢٦
٢٠٥٥۔ مجمع الزوائد للهيثمی ٣٧/٨ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣١٥/٦
الترغيب والترهيب للمنذری، ٤٣٣/٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٨٩٥
كنز العمال للمتقی، ١٣٣/٩،٢٥٣٦٢ ☆
٢٠٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٦/٨
اتحاف السادة للزبيدی، ٢٨٣/٦ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٣٣/٩،٢٥٣٦١
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤٣٢/٣ ☆

ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ایما مسلمین التقیا فاخذ احد ھما بید صاحبه وتصافحا و حمدالله جمیعا تفرقاو لیس بینھما خطیئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الٰہی بجالائیں بے گناہ ہو کر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا یلقی مسلم مسلما فیرحب به و یا خذ بیده الا تناثرت الذنوب بینھما کما یتنا ثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالباً ادنی کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رجل: یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲۶۰/۴ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ۹۷/۲

!الرجل منا يلقى اخاه او صديقه ، اينحنى له ؟ قال : لا ، قال : افيستلزمه و يقبله؟ قال : لا ، قال : فيا خذ بيده و يصا فحه ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : علمنى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التشهد و كفى بين كفيه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ''التحیات'' تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ''کتاب الاستئذان'' میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ''صفحات کف'' ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت كفى بين كفيه، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب المصافحة،
الصحيح لمسلم ، باب التشهد فى الصلوٰة ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

(۴) مصافحہ کی برکت

٢٠٦١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تصافحوا! يذهب الغل من قلوبكم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص ۴۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خيثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

٢٠٦١۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/٤٣٤ ☆ الموطا لمالك، ٩٠٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٦/١٥٩ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤/١٢١
كنز العمال للمتقى، ٢٥٣٤٤، ٩/١٣٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١١/٥٥
التفسير للقرطبى، ٣/١٩٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونى،
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٩٨ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٦٩٢

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔ بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔ حالانکہ یہ صرف عبدالرحمٰن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔ نقلہ الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تمام التحية الاخذ باليد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وبالله التوفيق ۔اس سب سے درگذریئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجیئے۔ تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں ' اخذ باليد ' بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔ نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔ تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔ جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحة، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجھی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقینی ففعل فی ذلك۔

ابوداؤد اعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔ فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ ابوداؤد اعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔ امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۳

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودھم ،وان اول من عانق خلیل اللہ ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی، اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عانق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۴٦ ☆ العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۲/۲۵۰
لسان المیزان ۴/۸۳۰ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ٦۰۷۴

۲۰٦٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۱/۵۳۰

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال للحسن :اللہم انی احبہ فاحبہ و احب من یحبہ قال:وضمہ الی صدرہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ وقال : اللہم ! علمہ الحکمۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خذبیدی فیقعدنی علی فخذہ ویقعد الحسین علی فخذہ الاخری ویضمنا ثم یقول : رب انی ارحمہما فارحمہما ۔

حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔ الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب فضائل الحسن ، ۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحۃ ، ۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی

۲۰۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخر ، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱ ، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بيتك احب اليك؟ قال: الحسن والحسين، وكانْ يقول لفاطمة ادعی بی ابنی فيشمهما ويضمهما۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسيد بن حضير رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم، فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود، فقال: اصبرنی! قال: اصطبر! قال: ان عليك قميصا وليس علی قميص، فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه، قال: انما اردت هذا يا رسول الله۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن و الحسين رضی الله تعالیٰ عنهما، ۲۱۸/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۹/۱

۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة اليد، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال : مالقیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اهلی ، فلما جئت اخبرت به ، فاتیته وهو علی سریر ، فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔ میں گھر میں نہ تھا۔ آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا، حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔ گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قال: رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا وقبله وهو یقول : بأبی الوحید الشهید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا، اور فرماتے تھے۔ میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحابه غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبه فسبح کل رجل منهم الی صاحبه حتی بقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابو بکر ، فسبح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقه فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنه صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقة ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابه ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدى احد اخيرا منه، ولا افضل، وله شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتى طلع ابو بكر فقام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبله والتزمه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واقفا مع على بن أبى طالب اذ اقبل ابو بكر فصافحه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعانقه وقبل فاه، قال على : اتقبل فا أبى بكر ، فقال : يا ابا الحسن ! منزلة أبى بكر عندى كمنزلتى عند ربى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷٦۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرۃ لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما احتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانوا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل، فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کان اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلین مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلک حتی ما یعرف انفه من وجهه، و جاء ت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملوا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته، ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا: والله! لان مات ابو بکر لنقتلن عتبة، و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجابهم فتکلم آخر النهار: ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری! ان تطعمیه شیئااو تسقیه ایاد، فلما خلت به والحت جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت: والله! ما اعلم بصاحبک، قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاء ت الی ام جمیل فقالت: ان ابابکر یسئلک عن محمد بن عبدالله؟ قالت ماعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله، و ان تحبی ان امضی معک الی ابنک فعلت؟ قالت : نعم، فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت: ان قوما نالوا منک هذا لاهل فسق، و انی لا رجو ان ینتقم الله لک، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت هذه امک تسمع، قال : فلاسین علیک منها، قالت : سالم، صالح، قال : فانی هو؟

۲۰۷۸۔ الریاض النفرة للطبری، ذکر اسلام الخیر، ۶۶/۱

قالت : فی دار الارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الاما نال الفاسق من وجهی،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی اللہ ،وادع اللہ عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،و کان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار ناہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنوتیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنوتیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنوتیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہارہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب چہل پہل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہاںتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ٢٣

٢٠٧٩۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ !فقال :ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

٢٠٨٠۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفرمن المهاجرین ،منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤه و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

٢٠٨١۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

٢٠٧٩۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

٢٠٨٠۔ المستدرك للحاکم ١٠٤/٣

٢٠٨١۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٨٢٣، ٥٩٥/١١ ☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ١٢٦/٢

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخى عثمان ، فمن كان له اخ فليعا نقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل وفاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔ وشاح الجید ۲۵

۲۰۸۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم زيد بن الحارثة رضى الله تعالىٰ عنه المدينة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بيتى ،فاتاه فقرع الباب، فقام اليه رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم عريانا، يجر ثوبه،والله ما ر آيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ۱۲م

۲۰۸۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المعانقة، ۲/ ۹۸

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمه و قبله بین عینیه۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴۔ **عن** بهیسة عن ابیها رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: استاذن أبی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم، ثم قال: یانبی الله! ماالشئ الذی لا یحل منعه؟ قال: الماء، قال: یا نبی الله! ماالشئ الذی لا یحل منعه؟ قال: الملح، قال: یا نبی الله! ما الشی الذی لا یحل منعه؟ قال: ان تفعل الخیر خیر لك۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵۔ **عن** هالة بن أبی هالة رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره و قال: هاله، هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن اَبی ہالہ فرزندار جمند ام المؤمنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة ما بین العینین، ۷۰۹/۲
السنن للبیهقی، ۱۰۱/۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۴۳۳/۸
۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعه، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۶
المستدرك للحاکم، ۴۱۴/۱ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه، مقدمه، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاکم، ۶۴۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۷/۹

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتھے۔ ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۱۱/۹

* * *

۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

٢٠٨٦۔ **عن** أبی ذر الغفار ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تسلیمه علی من لقیه صدقة ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۰۱/۴

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

٢٠٨٧۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا بنی ! اذا دخلت علی اهلك فسلم ! یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

٢٠٨٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیته ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹۰/۹

٢٠٨٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٨/٥ ☆

٢٠٨٧۔ الجامع للترمذی، ٢٦٩٨، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیته، ٩٥/٢

٢٠٨٨۔ المستدرك للحاکم، ٤٠٢/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥٩/٥

کنز العمال للمتقی، ٤١٥٤٥، ٣٩٩/١٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٧٤/٦

(۳) اسلامی سلام اور یہود ونصاری کی مخالفت

٢٠٨٩۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود ونصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر وبن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے

٢٠٩٠۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل !یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ١٩

٢٠٨٩۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٣٤/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٥٣٣٣، ١٢٨/٩
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٣٤/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٧/٢
٢٠٩٠۔ الجامع للترمذی، الستذان ٣١، باب ما جاء فی المصافحة ، ٩٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٩٨/٣

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱- **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقضی ابن عمر حاجتہ، و کان من حدیثہ یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ فضرب بیدیہ علی الحائط ، و مسح بہما و جہہ،ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال : انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

۲۰۹۱- السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ۴۷/۱

۷۔ حسن معاشرت

(۱) مساوات بین المسلمین

٢٠٩٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الناس بنو آدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

٢٠٩٣۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا ايها الناس ُ ربكم واحد ، و ان اباكم واحد ، الا لافضل لعربی علی عجمی ، و لا لعجمی علی عربی ، و لا لا حمر علی اسود ، و لا لاسود علی احمر الا بالتقوی ، ان اكرمكم عند الله اتقاكم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) مدارات خلق

٢٠٩٤۔ **عن** سعيد بن مسيب رضی الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

٢٠٩٢۔ السنن لأبی داؤد، ٦٩٨/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦١/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٧٤/٣
تاريخ بغداد للخطيب ١٨٨/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤١٩/٨
الجامع الصغير للسيوطی، ٣٩٦/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٣٢/١٠
٢٠٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١١/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٦٦/٣
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٦١٢/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٥٦٥٢
٢٠٩٤۔ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٦٧/٢ ☆ المصنف لابن أبی شيبة، ٣٦١/٨
اتحاف السادة للزبيدی، ٢٥٧/٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٢٥/١٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس۔

فتاوی رضویہ، ۹/۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔ ۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ، ۲/۱۲٦

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳٤۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆

۲۰۹٦۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۳/۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۳/۹

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦۷ ☆

۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمۃ، ۲/٦۷۵

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس، ۲/۱٤

السنن الکبری للبیہقی، ۹/٤۱ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۲۰۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/٦٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۱۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔ فتاوی رضویہ، ۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی أخيك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ۶/۴۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۵۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۷۵ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

راد القحط والوباء، ١١

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

٢١٠١۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنا ئع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات. واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

٢١٠٢۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنائع المعروف تقى مصارع السوء، الصدقة خفيا تطفى غضب الرب، وصلة الرحم زيادة فى العمر، كل معروف صدقة، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة، و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ١١

٢١٠١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٤/١
المعجم الكبير للطبرانى، ٣١٢/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٦٥ ٣٤٣/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٠/٢ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢٩/٢
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٩٠٨ ☆
٢١٠٢۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت ، و اتبع السیئة الحسنة تمحها، و خالق الناس بخلق حسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خالطوا الناس با خلاقهم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جوامر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت واخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بےضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا عنت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصاوہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۴/۶

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۱۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ لزبیدی، ۲۸۸/۶

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہ ہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم وممانعت میں کوئی آیت وحدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ ومذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔ صفائح اللجین، ٥٣

(٦) آپس میں میل محبت سے رہو

٢١٠٥۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض وحسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ٦٢/٩

(٧) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

٢١٠٦۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من احب لله، وابغض لله، واعطی لله، ومنع لله، فقد

٢١٠٥۔	الصحیح لمسلم،			باب تحریم التحاسد و التباغض	٣١٥/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٥/١	☆	السنن الکبری للبیهقی،	٢٣٢/١٠
	شرح السنة للبغوی،	١٠٠/١٣	☆	التمهید لابن عبد البر،	١١٦/٦
	فتح الباری للعسقلانی،	٤٨١/١٠	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	٤٠٩/٢
	المسند للحمیدی،	١١٨٣،	☆	الادب المفرد للبخاری،	٣٩٨
٢١٠٦۔	المسند لاحمد بن حنبل،	٤٣٨/٣	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	١٥٩/٨
	الجامع الصغیر للسیوطی،	٥٠٧/٢	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اوراسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کاایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق الثلث، فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کوتین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م　فتاوی رضویہ،۲۵۲/۳

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

۲۱۰۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الھجرۃ ،			
	الصحیح لمسلم ،	باب تحریم البھر فوق ثلاثۃ ایام ،			٣١٦/٢
	السنن لابن ماجہ ،	٤٦			
	السنن لأبی داؤد،	باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ،			٦٧٣/٢
	المؤطا لمالك،		☆	المسند لاحمد بن حنبل،	١٧٦/١
	المصنف لعبد الرزاق،	٢٠٢٢٣،	☆	السنن الکبری للبیھقی،	٣٠٣/٧
	المعجم الکبیر للطبرانی،	١٧١/٤	☆	المعجم الصغیر للطبرانی،	٥٢/٢
	الادب المفرد للبخاری،	٤٠٦	☆	مجمع الزوائد للھیثمی،	٦٦/٨
	تلخیص الحبیر لابن حجر،	١٧١/٤	☆	المسند للحمیدی،	٣٧٧
	اتحاف السادۃ للزبیدی،	٣٣٥/٦	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	٣٩/٥
	مشکل الآثار للطحاوی،	١٩٠/١	☆	شرح السنۃ للبغوی،	١٠٠/١٣
	فتح الباری للعسقلانی،	٤٩٢/١٠	☆	کنز العمال للمتقی، ٢٤٧٩٥،	٣٣/٩
۲۱۰۸۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الھجرۃ ،		٨٩٧/٢	
	الصحیح لمسلم ،	باب تحریم الھجرۃ فوق ثلاثۃ ایام			٣١٦/٢
	فتح الباری للعسقلانی،	٤٩١/١	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	٥٠٢٧

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا، و خیر ھما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یھجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الھجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۳

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ، ۶۸۳/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۳۲/۹
التمھید لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۵۶/۳
مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۸/۲

۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونۃ للمسلم، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۵/۴
التفسری لابن کثیر ۳۵۵/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱

علیه وسلم: الله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

٢١١١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

٢١١٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دل الطریقة صدقة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

٢١١١۔	الجامع الصحیح للبخاری،			باب لا یظلم المسلم المسلم،	٣٣٠/٢
	الصحیح لمسلم،			باب تحریم الظلم،	٣٢٠/٢
	السنن لأبی داؤد، ادب	٣٨/١	☆	باب فی المعونة للظالم،	٦٧٦/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٩/٢	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٩٧/٥
	السنن الکبری للبیهقی،	٩٤/٦	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	٢٤٦/٦
	المعجم الکبیر للطبرانی،	٢٨٧/١٢	☆	کنز العمال للمتقی،	١٦٤٦٣
	الامالی للشجری،	١٨٠/٢	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	٤٤٩/٤
٢١١٢۔	المسند لاحمد بن حنبل،	١٥٤/٥	☆	السلسلة الصحیحة للالبانی،	٢٣/٣
	الادب المفرد للبخاری،		☆	السلسلة الصحیحة للالبانی،	٢٣/٤٣

۲۱۱۳۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ، ۴/ ۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔ ۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا هلك المتنطعون، ثلث مرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر و مشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۱۷/۲
الادب المفرد للبخاری، ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹٤/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۲۲/۳ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸٦٤
۲۱۱٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب العلم، ۳۲۹/۲ ☆
السنن لأبی داؤد، باب لزوم السنة ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٦/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲٦۷/۱۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۲٦۷/۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱٦/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۱/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۹۵/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۷۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵٦۹/۲
الاذکار للنودی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید، ۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقؤا عینه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٤/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٧٣/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٦٢٠/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٩٢٨٧
الطبقات الكبرى لابن سعد، ٢٢٩/٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٩٥/٨
كشف الخفاء للعجلونى، ٣٦٤/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٩٥١٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٥٢١٦، ١٠٨/٩
جمع الجوامع، ٩٥١٦ ☆
۲۱۱۶۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم النظر فى بيت غيره ٢١٢/٢
المسند لاحمد بن ٣٨٥/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٣٨/٨
السنن للدار قطنى، ١٩٩/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ٦٣/١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٣٥/٣ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ٤٠٤/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٦/٢ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٤٤/١٢
كنز العمال للمتقى، ٢٥٢١٩، ١٠٩/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٢٨٤/٧
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٨١/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٣٦/٣

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیہ۔ ولو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔ اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الفتنة نائمة ،لعن اللہ تعالیٰ من ایقضھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سو رہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۳۸۳/۹

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قا ل :انا عالم فھو جاھل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ، ۹۶/۱۰

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۷ ☆ الحاوی للفتاوی، ۴۵/۲

المغنی للعراقی، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربیع، ۶۸/۲

الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۲/۸

کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۹۵/۱

الله تعالىٰ عليه وسلم : من تواضع لله رفعه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع ختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۸۱/۹

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

٢١٢١۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۲۷/۹

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

٢١٢٢۔ **عن** شداد بن اوس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

٢١٢٠۔	فتح البارى للعسقلانى،	٣٤٠/١١	☆	الدر المنثور للسيوطى،	١١٤/٤
	مشكوة المصابيح للتبريزى،	٥١١٩	☆	حلية الاولياء لأبى نعيم ،	١٢٩/٧
	المغنى للعراقى،	٣٣١/٣	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	٢٠/٤
	تاريخ بغداد للخطيب،	١١٠/٢	☆	البداية و النهاية لابن كثير ،	٣٢٥/١٠
	تاريخ اصفهان لأبى نعيم ،	٣٥٣/٢	☆	العل المتناهية لابن الجوزى،	٣٢٦/٢
	اللالى المصنوعة للسيوطى،	١٢٨/٢	☆	كشف الخفاء للعجلونى،	٣٣٥/٢
٢١٢١۔	الجامع الصحيح للبخارى، ،			باب ما يكره من ترك قيام الليل ،	١٥٤/١
	السنن الكبرى للبيهقى،	١٤/٣	☆	الصحيح لابن خزيمة،	١١٢٩
	شرح السنة للبغوى،	٥٥/٤	☆	الامالى الشجرى،	٦/١
	علل الحديث لابن أبى حاتم،	٣٢٥	☆		
٢١٢٢۔	الصحيح لمسلم ،			باب الامر باحسان الذبح	١٥٢/٢
	الجامع للترمذى،			باب ما جاء فى النهى عن المثلة	١٦٩/١
	السنن لأبى داؤد ،			باب الرفق بالذبيحة،	٣٨٩/٢
	السنن للنسائى،			باب حسن الذبح،	١٨/٢
	السنن لابن ماجه ،			باب اذا ذبحتم فاحسنوا ،	٢٢٩/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٢٣/٤	☆	المعجم الكبير للطبرانى،	١٠٥/٢

الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله كتب الاحسان على كل شئ، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی، ۱۹۰

(۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

٢١٢٣۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال : اياكم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

٢١٢٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اياكم و رطانة الاعاجم، فانه يورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۹۵/۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی، چینی، جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو، جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

٢١٢٢۔ الدر المنثور للسيوطى، ١٨١/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ٥٦/٦
التفسير لابن كثير ٤٢٥/٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ٢١٩/١١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٥٦/٢ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٩٦/٦
نصب الراية للزيلعى، ١٨٧/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٣٠/٧
المصنف لابن عبد الرزاق، ٨٦٠٤، ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٦٠٩، ٣٦٢/٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٦٠/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢٧٨/٥
٢١٢٣۔ كنز العمال للمتقى، ٩٠٣٤، ٨٨٦/٣ ☆
٢١٢٤۔ المستدرك للحاكم، ☆

چاہئے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کو لازم کر لو

٢١٢٥۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شیٔ فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئیے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

٢١٢٦۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یا خذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

٢،١٢٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله نعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مالنت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الاکان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢١٢٥۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٨٧/٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٣٦٥/٢
الدر المنثور للسیوطی، ١٤٧ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٣٣٧
٢١٢٦۔ الصحیح لابن حبان ١١٦٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧١/٤
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٧/٣ ☆
٢١٢٧۔ کنز العمال للمتقی، ٢٩٠١١، ١٩٢/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ٤٧٩/٢
الاسرار المرفوعة للقاری، ٦٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔

مسائل سماع ۱۱

(۲۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لایقل احد کم عبدی و امتی، کلکم عبید الله، و کل نسائکم اماء الله، ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی و فتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع، فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة میں اس کی تحقیق مشبع لکھی، اور اپنے رسالہ ''مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم'' میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے، ۔ وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم و امائکم۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگر چہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرة الرضیہ، ۴۶

۲۱۲۸ ـ الصحیح لمسلم، باب حکم اطلاق لفظة البعد، الخ ۲/۲۳۸
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفرد للبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۷۷

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۱/۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یحب التیمن فی طھوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی، تعیشوا فی اکنافھم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الزھد، ٢/٥٥
السنن لابن ماجه، باب کف اللسان فی الفتنة، ٢/٢٨٦
المعجم الکبیر للطبرانی،
مجمع الزوائد للھیثمی، ٨/١٨ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢٠
کنز العمال للمتقی، ٩١٨٢، ٣/١٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٠٣
امام نووی نے حسن کہا، اور ابن عبدالرو ہیثمی نے صحیح قرار دیا۔ فتاوی رضویہ، ۱/۷۵۷
۲۱۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یبد بانعال الیمنی، ٢/٨٧٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٧/٢٨٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢/٣٦١
السنن الکبری للبیھقی، ١/٨٦ ☆ مجمع الزوائد للھثمی، ٥/١٧١
کنز العمال للمتقی، ١/٨٦ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٥/١٧١
۲۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٧٢ ☆

فان فیهم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔** برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اطلبوا المعروف عن رحماء امتی، تعیشوا فی اکنافهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کرو گے۔**

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقوا و تنجحوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔**

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی، تعیشوا فی اکنافهم، فانی جعلت فیهم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۷، ۱۹٦/٦، ۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵٦/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۵٦/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱

۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۱
میزان الاعتدال للذهبی، ۳٦۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱

۲۱۳٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵٦/۱
کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۹، ۵۲۰/٦ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ۵۵
الفوائد المجموعه للشوکانی، ٦٦ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲

۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تصاحب الامؤمنا، و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر، فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ، ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك، واما ان تجد ریحاخبیثۃ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔ مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد، ادب، ۱۶ بابمن یومر ان یجلس، ۲/ ۶۶۴
الجامع للترمذی، زھد، ۵٦ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۲۸
السنن للدارمی، ۱۲۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۰۱۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۲۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/ ۶۹
۲۱۳٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك، ۱/ ۲۸۲
الصحیح لمسلم، باب استحباب مجالسہ الصالین، ۲/ ۳۳۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۹، ۹/ ۴۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۵

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

٢١٣٧ـ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر، ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔ فتاوی رضویہ، ٥/٢٦٦

(۴) برے ساتھی سے بچو

٢١٣٨ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وقرین السوء، فانك به تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ١٢/٩

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

٢١٣٩ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

٢١٣٧ـ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ٢/٦٦٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٣٥١ ☆
٢١٣٨ـ جمع الجوامع للسیوطی، ٩٢٨٨ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١/٢١٩
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/٢٩٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٨٤٤، ٩/٤٣
٢١٣٩ـ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/٩٠

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: الرجل علی دين خليله، فلينظر احد کم من يخالل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لا يحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱۴۲۔ **عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

حضرت ابو قرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔ ۱۲م

۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من يومر ان يجالس، ٦٦٤/٢
مشکوة المصابيح للتبريزی، ٤٢٧/٢ ☆

۲۱۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٥/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٧/١

۲۱۴۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٨١/١٠
كنز العمال للمتقی، ٢٤٦٧٨، ١٠٧/٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٣٠٩/٢

٢١٤٣ـ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ١٨٢/٩

(٨) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

٢١٤٤ـ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا ہذا ! اتق الله ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاه من الغد و هو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون ،کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

٢١٤٣ـ	الجامع الصحیح للبخاری،	باب علامة الحب،ـ			٣٣١/٢
	الجامع الصحیح لمسلم ،	باب المرء مع من احب ،			٣٣١/٢
	الجامع للترمذی، زهد				
	السنن لأبی داؤد،	باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ،			٦٩٩/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٦١/١	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	٦٥/٨
	المعجم الصغیر للسیوطی ،	٥٨/١	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	٢٨٦/١
	شرح السنة للبغوی،	٦١/١٣	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	٦٤/٤
	اتحاف السادة للزبیدی،	٧٢/٨	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٥٥٧/١٠
	تاریخ بغداد للخطیب ،	٢٥٩/٤	☆	حلیة الاولیاء لأبی نعیم ،	١١٢/٤
	الجامع الصغیر للسیوطی،	٥٥٠/٢	☆	السنن للدار قطنی،	١١٢/٤
	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	٨٨/٢	☆	الکامل لابن عدی،	
٢١٤٤ـ	السنن لأبی داؤد ،	باب الامر و النهی،			٥٩٦/٢
	السنن لابن ماجه ،	باب الامر بالمعروف،			٢٩٨/٢

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوانوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

٢١٤٥۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیه الصلوة والتسلیم: ان اهلك من قریتك اربعین الفاً من الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال: یا رب! الفاسقون هم الفاسقون، فلم یهلك الصالحون؟ قال: انهم لم یغضبوا لغضبی و آکلوهم و شار بوهم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

٢١٤٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: خیر الاصحاب عند اللہ خیر هم لصاحبه، و خیر الجیران عند اللہ خیر هم لجاره۔

٢١٤٥۔

٢١٤٦۔ الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٦٨ ☆ المستدرك للحاكم، ١/٤٤٣

الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٣٦٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/١٥٩

مشكل الآثار للطحاوی، ٤/٣١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٤٧٦٢، ٩/٢٧

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(١٠) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

٢١٤٧۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متی الساعۃ ؟ قال : وما اعددت لھا؟ قال : لا شیٔ الا انی احب اللہ و رسولہ ، قال : انت مع من احببت، قال انس: فما فرحنا بشیٔ فرحنا بقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ ورسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ٨/٤٥٤

(١١) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

٢١٤٨۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

٢١٤٧۔	الصحیح لمسلم،			باب المرء مع من احب،	٢/٣٣١
	المسند لاحمد بن حنبل،	٣/١٦٨	☆	مشکل الآثار للطحاوی،	١/١٩٨
	حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،	٦/٣٣٩	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	٤/٣٨٧
	المعجم الکبیر للطبرانی،	٣/٢٠٤	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی،	٨/٧٢
	فتح الباری للعسقلانی،	٧/٤٢	☆	الترغیب و الترھیب للمنذری،	٤/٢٤
	کنز العماللمتقی، ٢٤٦٨٦،	٩/١	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	٢/٣٦١
	الادب المفرد للبخاری،	٣٥١	☆	تاریخ بغداد للخطیب	١/٥٥
٢١٤٨۔	الجامع للترمذی،	٣٥١	☆	تاریخ بغداد للخطیب	١/٢٥٥
	السنن لأبی داؤد،			باب الامر و النھی	٢/٥٩٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ینتهوا، فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض و لعنهم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے۔ اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۵/۲۸۰

* * *

۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

٢١٤٩۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۶

(۲) بوڑھے کی فضیلت

٢١٥٠۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

٢١٥١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢١٤٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٢٢/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٩٦/٨
کنز العمال للمتقی، ٥٩٨٠، ١٦٥/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٥٩/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ١٣٣/٢ ☆ التاریخ الكبير للبخاری، ٣١٢/٧
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١١٤/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٧/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٧١/٢
٢١٥٠۔ کنز العمال للمتقی، ٤٢٦٣٢، ٦٦٤/١٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٢/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٠٦/٢ ☆ الاسرار المرفوعه ٢٢٩
٢١٥١۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٥٠/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٠٦/٢

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔

نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبة المسلم۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۲/۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کا اظہار ہے۔ ۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ثلاثة لا یستخف حقهم الامنافق بین النفاق، ذوالشیبة فی الاسلام، و ذو العلم، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆
۲۱۵۴۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلهم ۶۶۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنة للبغوی ۴۲/۱۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔**

فتاوی رضویہ، ۳۱۱/۶

(۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔**

۲۱۵۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔**

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ الترغیبو الترہیب للمنذری، ۱۱۳/۱
الامالی للشجری، ۲۴۱/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲۰۶/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۸/۲ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال، ۵۰۲۵ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۸/۱
المجروحین لابن حبان، ۹/۳ ☆
۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۹۴/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۵۱/۱
میزان الاعتدال للذہبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱۰۳/۴
المسند للعقیلی، ۱۲۱/۲ ☆
۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۱/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱
۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۵۱۶/۶ ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶/۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق، وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆
میزان الاعتدال للذهبی ۱۷۵۰ ☆
۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۱۶۴۱، ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴۲/۲
۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/۶

۲۱۶۱۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابتغوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: التمسوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالی عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابتغوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

حضرت عطا بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوہ۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: التمسوا المعروف عند حسان الوجوہ۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱
اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۴۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/۱
۲۱۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبی شیبۃ، ۳۰۰/۵ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبی شیبۃ، ۳۰۰/۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت: وقوله هذا لا شك حسن صحيح، فقد بلغ حد التواتر على رائی۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هو لمن يطلب الحوائج راحة
اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اقبلوا الكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تجافوا عن عقوبة ذى المروة الا فى حد من حدود الله تعالىٰ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمی ۲۸۲/۶ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۴۳/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۳۶۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقبلوا ذوی الھیئات عثراتھم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءة الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انزلوا الناس منازلھم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۸۱ ☆

۲۱۶۹۔ الصحیح لمسلم ☆
السنن لابی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ۲/۶۶۵
المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۶۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۴۶، ۶/۶۳۰ ☆ البدایة و النھایة لابن کثیر، ۸/۹

۲۱۷۰۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲۹۲ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی، ۲/۳۷۰
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۶/۲۰۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۶۸
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۳۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۹۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۸۷، ۹/۱۵۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۶۹/۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی لله تعالیٰ علیه وسلم: لا تقولوا للمنافق: یا سید، فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

۲۱۷۲۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۱۷۱_ السنن لأبی داؤد، باب لا يقول المملوك ربی، ٦٨٠/٢
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ٣٤٦/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٥٧٩/٣
كنز العمال للمتقی، ٨٦٠، ١٧٥/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٥٧٧/٧
الادب المفرد للبخاری، ٧٦٠، ٧٠٠ ☆ المغنی للعراقی، ١٥٩/٣
كشف الخفاء للعجلونی، ٥٢/٢ ☆
۲۱۷۲_ المستدرك للحاكم، ٥٢/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤/١
تاريخ بغداد للخطيب، ٤٥٤/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٨٦١، ١٧٥/١
السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٠١ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربه عزوجل۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃ امام وسردار بنانا، اور اس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔ اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۱٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۷۸/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆
۲۱۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٦۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ٦۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۱٦٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۸ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضمیرة رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا، و لیس منا من غشنا، ولا یکون المؤمن مومنا حتی یحب للمؤمنین ما یحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

* * *

۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۵ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۲۳۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۳۶۸

۱۰۔ لہوولعب

(۱) لہوولعب ناجائز ہے

٢١٧٦۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده فى لحم خنزيرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

٢١٧٧۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصى الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

٢١٧٨۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۴/۹

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

٢١٧٦۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم اللعب بالنردشير ٢٤٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٢/٥ ☆ المصنف لابن أبى شيبة، ٥٤٧/٨
٢١٧٧۔ السنن لأبى داؤد، باب فى النهى عن اللعب بالنرد، ٦٧٥/٢
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ٢٧٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٤٨/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٤٢/٢
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٨٤/٤ ☆
٢١٧٨۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٧٤/٢

ہے۔

(۱) بدکر نہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہر گز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية علی الغالب فلا ينظر الی النادر و لا يحکم الابالمنع۔ تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ يلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتاديبه فرسه، وملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ١٩٧/١
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله ، ٢٠٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٤/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤١/١٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٥١٩/٦ ☆ المغنی للعراقی، ٢٨٣/٢
الدر المنثور للسیوطی، ١٤/١٠ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣٥/٨
السنن للدارمی، ٢٠٥/٢ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالی عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف، و قال: انه لا یقتل الصید، ولا ینکاء العدو، و انه یفقؤ العین و یکسر السن۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کل شئ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك، وتادیبك فرسك، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔ کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔ اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔ ۱۲م ہادی الناس، ۳۱

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔ حاکم نے کہا: صحیح برشرط مسلم ہے۔ ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف، ۲/۹۱۹
الصحیح لمسلم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء، ۲/۱۵۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف، ۲/۷۱٤
السنن لابن ماجه، باب النهی عن الخذف، ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۸٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸
المستدرك للحاکم، ٤/۲۸۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۸۷
۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲٦۹
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸٦۳، ٤/۳۵٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔ عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن الی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔ انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی ۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔ اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔ دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔ تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔ ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ لیس من ذکر اللہ فهو لهو و لعب الا ان یکون اربعة ، ملا عبة الرجل امرأته ، و تا دیب الرجل فرسه ، و مشیه بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔ مگر چار چیزیں۔ مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔ ۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل لهو یکره الا ملاعبة الرجل ، و مشیه بین الهدفین، وتعلیمه فرسه ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔ ۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۲۱۱/۵
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الشعر بمنزلة الكلام ، فحسنه كحسن الكلام، و قبيحه كقبيح الكلام ۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ٦۸٥

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔ ۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸٥۔ **عن** أبى بن كعب، رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان من الشعر لحكمة و ان من البيان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲٤

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان و تقریر جادو ہیں** ۔ ۱۲م

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۲۲/۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۳۰٤/۲ ☆ اتحاف السادةللزبيدى، ٤۷٦/٦
فتح البارى للعسقلانى، ٥۳۹/۱۰ ☆ الادب المفرد للبخارى، ۸٦٥
كشف الخفاء للعجلونى، ۱۳/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى ، ٤٤۸
السنن للدار قطنى، ۱٥۷/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ۱٥۰/۱۳
۲۱۸٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يجوز من الشعر، ۹۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب الشعر، ۲۷٤/۲
حلية الاولياء لأبى نعيم ، ۲٦۹/۷ ☆ التفسير للبغوى، ۱۳۲/٥
اتحاف السادة للزبيدى، ۲٤۹/۱ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٤٥/۹

(٣) نعت گوشاعر کی فضیلت

٢١٨٦۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع لحسان بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينا فخ، و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يؤيد حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے، حسان اوپر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان فرماتے، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار، حدیث کے ترجے اسی قسم میں داخل ہیں، تو ایسی شعرخوانی کا جواز بالیقیں ہے۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدوقصر اور حرکات وسکنات وغیر ہاہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہواور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ، نغمات محررہ، طرقات مطربہ، قرعات معجبہ، اتار چڑھاؤ، زیرو بم، تان گنگری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں، ڈومنیوں، مراثیوں، ڈھاریوں، نقاروں، قوالوں وغیرہم میں معمول۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب ومخذول۔

٢١٨٦۔ السنن لأبی داؤد، ٠ باب ما جاء فی الشعر، ٠ ٦٨٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٧٢/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤٨٠/٦
التفسير للبغوی، ١٣١/٥ ☆ المغنی للعراقی، ٢٧٢/٢

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ و تابعین وائمہ دین میں مجوز و مقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھایئے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر آنجشہ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحة يمشى بين يديه و يقول :

خلوا بنى الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه:يا ابن رواحة !بين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى حرم الله تقول الشعر ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خل عنه يا عمر ! فلهى فيهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : ان انجشة حدى بالنساء فى حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يا انجشة : رفقا با لقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۱۰۷/۲
۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

(۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله یؤید حسان بروح القدس، و امرء القیس صاحب لواء الشعراء الی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵/۹

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: شهدت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه یتذاکرون الشعر و اشیاء من امر الجاهلیة، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴۸۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۴۸، ۶۷۲/۱۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۱۱/۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۸۰/۲ ☆ علل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۳۰/۱
لسان المیزان لابن حجر، ۷۳۴/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی. ۴۴۰۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۳۱/۵
شرح السنة للبغوی، ۳۷۷/۱۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۷/۳
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسااوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار، ۱/ ۳۱۸

* * *

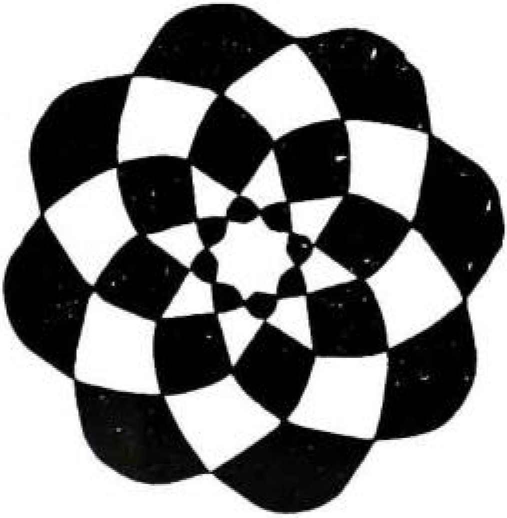

۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالک الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہو سکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن یستحل الخمر، ۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الحر، ۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۷۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲۶۹/۲

کجامحرم کجامبیح، ہرطرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کاحکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہوتو اس کاعلاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الہی سیدی و مولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم و عنابہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

”اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنهم فبری عن هذه التهمة و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من کمال صنعة الله تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۰۰/۹

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة لصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصیبة۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۲۱۹/۱۵ ☆ المسند للربیع، ۵۵/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

٢١٩٣۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فی اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

٢١٩٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالى عنهما قال : اخذ النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فی حجره فبكى ، فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟ قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔
فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

٢١٩٣۔ كنز العمال للمتقی، ٤٠٦٦٩، ١٥/٢٢٠ ☆

٢١٩٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرخصة فی البكاء الخ ١/١٢٠

شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔ ۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من قعد وسط الحلقة فهو ملعون۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل و نااہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیرد خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل و نااہل کا فرق کرنا ہر کس و ناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا اللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیر و مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل و نااہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۴/۵

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زناکار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے۔ جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلها یدعو الی کثیرها" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزارہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

اماره کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النسفی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا، وفي اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر یاقوتیة" کہدینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزا و جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبی مالك الاشعری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیکونن اقوام من امتی یستحلون الحر والحریر و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، د، باب ما جاء فیمن یستحل الخمر، ۲/۸۲۷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا و غنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢١٩٧۔ كنز العمال للمتقى، ٤٠٦٥٩، ٢١٨/١٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥٢٥/٦
الدر المنثور للسيوطى، ١٥٩/٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٠٤/٢
المغنى للعراقى، ٢٨٣/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٥٨/٢
الحاوى للفتاوى للسيوطى، ٦/٢ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٩٩/٤

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔ ۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے، جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔ ۱۲م

* * *

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۸

۱۴۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اوراس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹
فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وما یعتذر منه ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

٢١٩٩۔ کنز العمال للمتقی، ٦٨٧١، ٣٤٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٠٩/٧
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٦٤/٢ ☆ المغنی للعراقی، ١٣٠/٣
٢٢٠٠۔ المستدرك للحاکم، ٣٢٦/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٦٠/٨
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤٠٩/٣ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١٦٠/٨
الدر المنثور للسیوطی، ٣٦١/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٧٣/١ ☆
٢٢٠١۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریة ، ٥٠١/١

الله تعالىٰ عليه وسلم :على اليد ما اخذت حتى تردها۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی پراس چیز کی حفاظت لازم ہے جواس نے بطورامانت لیا یہاں تک کہ اس کوواپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے توضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امير المؤمنين على بن أبى طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا ضمان على قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دھوبی اوررنگریز پرضمان نہیں۔ ۱۲م

(۵) بغیراجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من نظر فى كتاب اخيه بغير اذنه فانما ينظر فى النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے بھائی کا خط بےاس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔	الجامع للترمذى ،	باب ما جاء ان العارية مودة ،			۱۵۲/۱
	السنن لابن ماجه ،	باب العارية ،			۱۷۳/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	۸/۵	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	۹۰/۶
	فتح البارى للعسقلانى،	۲۴۱/۵	☆	شرح السنة للبغوى،	۲۲۶/۸
	تلخيص الحبير لابن حجر،	۵۳/۳	☆	المعجم الكبير للطبرانى،	۲۵۲/۷
	نصب الراية للزيلعى،	۳۷۶/۳	☆	التفسير لابن كثير،	۵۰۰/۱
۲۲۰۲۔	جامع مسانيد أبى حنيفة ،	۴۹/۲	☆		
۲۲۰۳۔	المستدرك للحاكم ،	۲۷۰/۴	☆	شرح السنة للبغوى،	۸۴/۱۱
	ارواء الغليل للالبانى،	۱۸۰/۲	☆	كشف الخفاء للعجلونى،	۲۹۱/۲
	الجامع الصغير للسيوطى،	۵۱۶/۲	☆		

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۶

* * *

۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة، ان ترک شیئا منها فقد ترک حقا واجبا علیه لاخیه، یسلم علیه اذا لقیه، ویجیبه اذا دعاه، و یشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض، ویحضره اذا مات، وینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمك اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم علی المسلم، ۲/۲۱۳

۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ۲/۱۶

السنن لأبی داؤد، باب فی حق الجوار، ۲/۲٦۱

السنن لابن ماجه، باب حق الجوار، ۲/۲٦۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه یورثه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حق الجار علی جاره ان مرض عدته ، وان مات شیعته ، و ان استقر ضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خیر هنأ ته ، و ان اصا بته مصیبة غریته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد علیه الریح ، ولاتوذیه بریح قدرك الا ان تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارکباد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے، اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔　احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٥/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٨٤/٢

الترغیب والترھیب للمنذری، ٣٦٠/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٨٧٨، ٤٩/٩

المعجم الکبیر للطبرانی، ١٦٦/٨ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٢٧٥/٦

۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ٢٥٩٧٠، ٥٢/٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠٨/٦

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٢٨/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

٢٢٠٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: من كانت له مظلمة لا خيه من عرضه اوشیٔ فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم، ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة، و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه محمل عليه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

٢٢٠٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: لتؤدن الحقوق الی اهلها يوم القيامة حتی يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

٢٢٠٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: حتی للذرة من الذرة۔

٢٢٠٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من كانت مظلمة عند الرجل، الخ، ٣٣١/١
التفسير للقرطبی، ٢٦٢/٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠١/٥
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٥١٢٩ ☆
٢٢٠٨۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الظلم، ٣٢٠/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ٦٤/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٤٤/٢ ☆ التفسير لابن كثير، ٢٢٨/٢
٢٢٠٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہوگیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتدرون من المفلس؟ قالوا: المفلس فينا من لا درهم له و لا متاع، فقال: ان المفلس من امتى من ياتى يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة، و ياتى قد شتم هذا، وقد قذف هذا، و اكل مال هذا، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته، فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فى النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعياذ بالله تعالىٰ سبحانه،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الظلم، ٣٢٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٣/٢

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ٦٤/٠

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیامۃ یتعلقان بہ، فیقول: انا ولد کما، فیودان، او یتمنیان لو کان اکثر من ذلک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم و رحیم مالک و مولی جل جلالہ و تبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ، فقال لہ عمر: ما اضحکک؟ یا رسول اللہ بأبی انت وامی، قال: رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزۃ. فقال احدھما: یا رب! خذلی مظلمتی من اخی، فقال اللہ: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۰/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۵۵/۱۰

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۰۲/۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۰۵/۴

۲۲۱۲۔ المستدرک للحاکم، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۶۱/۳

المطالب العالیۃ لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخیك و لم یبق من حسناته شئ ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنهم من او زارهم ، فقال اللہ للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : یا ربی اری مداین من ذهب وقصور ا من ذهب مکللة باللؤلؤ، لا ی بنی هذا ، او لا ی صدیق هذا ، اولای شهید هذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن، قال : یارب !و من یملك ذلك ؟ قال : انت تملکه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخیك ، قال: یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال اللہ تعالیٰ : فخذ بید اخیك و ادخله الجنة ، فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلك : اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم ، فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۰/۹

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا التقى الخلائق يوم القيامة نادى مناد يا اهل الجمع! قد تداركوا المظالم بينكم و ثوابكم على۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام هانى رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله يجمع الاولين و الاخرين يوم القيامة فى صعيد و احد، ثم ينادى مناد من تحت العرش، يا اهل التوحيد! ان الله عزوجل قد عفا عنكم فيقوم الناس فيتعلق بعضهم ببعض فى ظلامات، فينادى مناد، يا اهل التوحيد! ليعف بعضكم عن بعض و علىّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد لليثمى، ۳۵۶/۱۰

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۵۵/۱۰

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولی تعالی اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولی تعالی اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالی یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف و جوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث و کلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالی فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعرفات ، وقد کادت الشمس ان تغرب ، فقال : یا بلال! انصت لی الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فانصت الناس ۔ فقال : یا معشر الناس ! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال : ان اللہ عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال : یا رسول اللہ ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لکم و لمن اتی من بعد کم الی یوم القیامة ، فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه : کثر خیر اللہ و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہو گئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات ومشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۱

دوم۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۰۳/۲

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم ! ارزقنا بجاهله عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ، ☆
ارواء الغليل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۷۴/٤
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۸۱/۳
زاد المسير ، ۳۳۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاريخ اصفهان لأبی نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰٤
كشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۳۳۶۹، ۳۸۹/۵
الكامل لابن عدی، ٦۹/٤ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار رہا ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج ومعتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل وشہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله في شيء من امره حتى يدخله جهنم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود ومقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزي، ۱/ ۱۴۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/ ۳۲۰

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من ادان دینا ینوی قضاء ه ادی الله عنه یوم القیامة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من تداین بدین و فی نفسه و فاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن فیما یکره الله۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من اذان دینار الخ، ۱۷۳/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۳۵٤/٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥۰۲/٥

کنز العمال للمتقی، ۱٥٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ، ٤۳۲/۲۳ ☆

۲۲۲۱۔ المستدرك للحاکم، ۲۳/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥۹۷/۲

کنز العمال للمتقی، ۱٥٤٤٥، ۲۲٤/٦ ☆

۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه باب من اذان دینار الخ، ۱۷۳/۲

۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه، فقال: یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین؟ و فیم ضیعت حقوق الناس؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذته فلم آکل، و لم اشرب، و لم البس، ولم اضیع، ولکن اتی علی یدی اما حرق، واما سرق و اما وضیعة، فیقول الله عزوجل: صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم، فیدعو الله عزوجل بشیٔ فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئاته فیدخل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببرکاتهم فی الدنیا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ: الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکررنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستكون لا صحابي زلة يغفر ها الله لهم لسا بقتهم معي،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فى صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين ۔

اس مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم ۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما على عثمان مافعل بعد هذه ، ماعلى عثمان مافعل بعد هذه ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲۴۔ اتحاف السادة للزبيدي، ۲/ ۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۱/ ۲۶۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔

پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له " اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو و مغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبد الدینار، عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہوی، عبد رغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله " اہل ہدایت کے نزدیک " لا مشهود الا الله " اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدامهم و تراب اقدامهم فی الدنیا والآخرة ۔ غفرلنا بجاههم عنده، انه اهل التقوی و اهل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس خدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دیگر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ، حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے، اور امر شدید، اور عمل تباہ، اور امل بعید، اور کرم عمیم، اور رحم عظیم، اور ایمان خوف ورجاء کے درمیان۔ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین، نجاۃ الھالکین، مرتجی البائسین، محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم، وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۳/۹

* * *

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

٢٢٢٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

٢٢٢٦۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کالین دین رکھواس سے محبت زیادہ ہوگی۔ ۱۲م

٢٢٢٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تحابوا، و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔ ۱۲م

٢٢٢٨۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

٢٢٢٥۔ السنن الكبری للبيهقی، ١٦٩/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٤٦/٤
المؤطا لمالك، ٩٠٨ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ١١٦/٦
اتحاف السادة للزبيدی، ١٥٩/٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ١٢٠/٤
٢٢٢٦۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٤٦/٤ ☆ كنز العمال لمتقی، ١٥٠٥٧، ١١٥/٦
اتحاف السادة للزبيدی، ٣٤٦/٥ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق،
الجامع الصغير للسيوطی، ٢٠٢/١ ☆
٢٢٢٧۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤٣٤/٣ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٦٩/٣
كنز العمال للمتقی، ١٥٠٥٥، ١١٠/٦ ☆ التفسير للقرطبی، ٦٩/١٣
الكامل لابن عدی، ١٠٤/٤ ☆ المغنی للعراقی، ٤٢/٢
٢٢٢٨۔ المعجم الكبير للطبرانی، ١٧٣/١٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٧٠/٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کردیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کردیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹۴/۹

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جاءك من هذا المال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله، فان شئت كله، و ان شئت تصدق به، و ما لا فلا تتبعه نفسك۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کرلو۔ پھر چاہو تو کھالو اور چاہو تو صدقہ کردو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپکو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔ فتاوی رضویہ، ۱۳۹/۸

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الصدقة يبتغى بها وجه اللہ تعالیٰ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۷۰/۲ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اعطاه اللہ شيئا من غير مسئلة، ۱۹۹/۱

كنز العمال للمتقی، ۵۲۲/۶ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۶۳/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۷۱

كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۷، ۳۴۸/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۶/۱

حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من عرض علیہ ریحان فلایردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من احب ان یبسط لہ فی رزقہ، وینسألہ فی اثرہ فلیصل رحمہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحیح لمسلم، باب استعمال المسک، ۲/۲۳۹
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۱۶، ۶/۵۲۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۸۸
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴ ☆ الاحکام النبویۃ للکحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۴ ☆
۲۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من بسط لہ فی الرزق الصلۃ الرحم، ۲/۸۸۵
الصحیح لسملم، باب صلۃ الرحم و تحریم قطیعتھا، ۲/۳۱۵
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۳۳۴
التفسیر للبغوی، ۴/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۵۶
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۲۸۰۔ ۳/۳۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۴/۳۲۳

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

٢٢٣٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من سره ان یمد له فی عمره و یوسع له فی رزقه، و یدفع عنه میتة السوء فلیتق الله ولیصل رحمه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

٢٢٣٥۔ **عن** عمرو بن سهل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صلة القرابة مثراة فی المال، محبة فی الاهل، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

٢٢٣٦۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

٢٢٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٦/٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٦/٨
الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٣٥/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦٩٦٨، ٣٦٥/٣
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ١٠٧/٣ ☆
٢٢٣٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٥٢/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦٩٦٥، ٣٥٨/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٨/١٨ ☆
٢٢٣٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٣٥٤/١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٢/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٦١/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦٩٠٩ ٣٥٦/٣
التفسیر للقرطبی، ١٩١/٥ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٧٠٧/٢

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجره فتمنوا اموالهم ،و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلدتر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مامن اهل بیت یتوا صلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباداورعمروں کوزیادہ کرتے ہیں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۶/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳

کنز العمال للمتقی، ۳۶۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

☆

۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان،

۲۲۳۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۶/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰، ۳۵۶/۳

۱۶۔ صدق و کذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

٢٢٤٠۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ، اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔ الزلال الانقی، ۱۷۱

(۲) پہلو دار بات کہنا جائز ہے

٢٢٤١۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔ یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۰۲/۹

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

٢٢٤٢۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

٢٢٤٠۔ کنز العمال للمتقی، ٦٨٥٤، ٣٤٤/٣ ☆

٢٢٤١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ٩١٧/٢
السنن الکبری للبیهقی، ١٩٩/١٠ ☆ اتحاف السادة للزبید، ٥٢٨/٧
الدر المنثور للسوطی، ٢٩١/١ ☆ الکامل لابن عدی، ٩٦٣/٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٤١/١ ☆ مسند الشهاب ، ١٠١١
الدر المنتثرة للسیوطی، ٤٨ ☆

٢٢٤٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب ، ١٨/٢
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ١٩٧/٨

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کذب العبد تباعد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔ فتاوی رضویہ، جدید، ۷۲۰/۱

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبداللہ بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثر الناس ذنوبا یوم القیامة اکثر هم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔ الزلال الانقی، ۱۷۲

* * *

۲۴۳____________________________________

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۰/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶۲/۷
المسند للعقیلی، ۴۲۴/۳ ☆ العلل لمتناهیة لابن الجوزی، ۲۱۶/۲

١٧۔ حیا وفحش گوئی

(١) حیا زینت ہے

٢٢٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا زینت ہے اور تقوی بزرگی۔ ١٢م

(٢) حیاء بہتر ہے

٢٢٤٥۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا سراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ٣/ ٤١٨

(٣) بے حیائی کی مذمت

٢٢٤٦۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٢٢٤٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ٩٩/٦ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ٢٣٩/١ ☆
٢٢٤٥۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ٤٨/١ ☆
السنن لأبی داؤد، باب فی الحیاء ٦٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦/٨
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧١/١٨ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ٢٦/٨
التمهید لابن عبد البر، ١٧١/٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠٧/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٥٢١١٠ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٨٥/١
التاریخ الکبیر للبخاری، ٣٠/٣ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ٢٥١/٢
کنز العمال للمتقی، ٥٧٦٢، ١١٩/٣ ☆
٢٢٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٣٦/١٧ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢٠٠/٤
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٦٢/٤ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٥٤/١٢
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ٢٥٣٨ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۲۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

٢٢٤٧۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنۃ حرام علی کل فاحش ان ید خلہا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

(۵) فحش گوئی اور حیا

٢٢٤٨۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شیٔ قط الا شانہ وما کان الحیاء فی شیٔ قط الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کر دے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کر دیگی۔

٢٢٤٩۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

٢٢٤٧۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٧٨/٧ ☆ المغنی للعراقی، ١١٧/٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٢١/١ ☆
٢٢٤٨۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش ، ١٩/٢
السنن لابن ماجہ ، باب الحیاء ٣١٨/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٥/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٨٦/٢
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٨١/٧ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ١٧٢/١٣
٢٢٤٩۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩١/١ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

* * *

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اياكم و الظن ، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كان يومن بالله و اليومالآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۲۲۵۰۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب قوله تعالیٰ ، ایها الذین آمنو اجتنبوا الخ،			۸۹٦/۲
	الصحیح لمسلم،	باب تحریم الظن و العبس،			۳۱٦/۲
	الجامع للترمذی،	باب ماجاء فی ظن السوء ،			۲۰/۲
	السنن لأبی داؤد ،	باب فی الظن ،			٦۷۳/۲
	المؤطا لمالك، ،		☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۳۱۲/۲
	المسند للشهاب	۹۵۹	☆	السنن للبیهقی،	۸۵/٦
	اتحاف السادة للزبیدی،	۲۱٤/٦	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۰۹/۱۳
	فتح الباری للعسقلانی،	۳۷۵/۵	☆	كنز العمال للمتقی، ٤٤۲٦،	٤۳۳/۲
	الادب المفرد للبخاری،	٤۱	☆	التفسير للقرطبی،	۳۳۱/۱٦
	التفسير لابن كثير،	۲۰۲/۲	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۹۲/٦
	الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٤٥/۳	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۲۰۲۲۸
	ارواء الغليل للالبانی،	۲۱۸/٦	☆	الاذكار لنووی،	۳۰٦
	زاد المسير لابن الجوزی،	٤۷۰/۷	☆	كنز العمال للمتقی، ٤٤۰۲٦،	۸٦/۱٤
۲۲۵۱۔	مراقی الفلاح للشرنبلالی،	۲٤۹	☆		

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها، اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی، حسد، بدگمانی، بدشگونی۔ کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو، اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو، اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ، ۱۴۵

* * *

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۲۷/۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۵۲/۷ ☆

۱۹۔ غیبت ودھوکہ

(۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

٢٢٥٣ ـ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغیبۃ اشد من الزنا، قیل: وکیف؟ قال : الرجل یزنی، ثم یتوب، فیتوب اللہ علیہ، و ان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹

(۲) غیبت کی بدبو

٢٢٥٤ ـ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال : نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء نتن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتدرون ما ھذہ الریح ؟ ھذہ ریح الذین یغتابون المومنین ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید، ۱/۷۲۰

٢٢٥٣ ـ الترغیب والترہیب للمنذری، ٥١١/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٩٧/٦

مجمع الزوائد للہیثمی، ٩١/٨ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥٣٣/٧

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٤٧٤ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٨٧٤

٢٢٥٤ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥١/٣ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٧٣٢

فتح الباری للعسقلانی، ٤٧٠/١٠ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥٣٨/٧

الدر المنثور للسیوطی، ٩٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٣٦٣/٧

(۳)فاسق کی برائی غیبت نہیں

٢٢٥٥۔ **عن** معاوية بن حيدة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس للفاسق غيبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

٢٢٥٦۔ **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس، اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم فاسقوں کے فسق وفجورکو بیاں کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو،لوگ اسے کب پہچانیں گے،فاسق کافسق خوب بیان کروکہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں،مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ہاں جس کی غیبت جائزنہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۹۷

(۴)فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

٢٢٥٧۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

٢٢٥٥۔ كنز العمال للمتقى، ٨٠٧١، ٣/٥٩٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٥١

الاسرار المرفوعة ٣٨٣ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ١٧٦

٢٢٥٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٩/٤١٩ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٢١٠

الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٣ ☆ الكامل لابن عدى، ٥/٢٧٩

كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٤٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦/٩٧

٢٢٥٧۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٦/٤٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٧/٥٧١

تاريخ بغداد للخطيب، ٧/٢٩٨ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١/١٠٥

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واهتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقا ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاری ہوں یا یہود، نصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ٢٨٥/٩

(٥) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

٢٢٥٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرالنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم برجل يبيع طعاما فأعجبه فادخل يده فيه، فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ليس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

٢٢٥٨۔ الصحيح لمسلم، ،			باب قول النبی ﷺ ليس منا فی غشنا ،	٧٠/١
المسند لاحمدبن حنبل،	٤٩٨/٣	☆	السنن للدارمی،	٢٤٨/٢
السنن الكبرى للبيهقی،	٢٥٥/٥	☆	المستدرك للحاكم	٩/٢
المصنف لابن أبی شيبة ،	٢٨٠/٧	☆	الصحيح لابن حبان ،	١١٠٧
المعجم الكبير للطبرانی،	١٦٩/١٠	☆	المعجم الصغير للطبرانی،	٢٦١/١
الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٧١/٢	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	٧٨/٤
السلسلة الصحيحة للالبانی،	١٠٥٨	☆	ارواء الغليل للالبانی،	٧٨/٥
التفسير للقرطبی،	٢٥٢/٣	☆	حلية الاولياء لأبی نعيم،	١٨٩/٤
كشف الخفاء للعجلونی،	٤١١/٢	☆	تاريخ اصفهان لأبی نعيم،	١٣٧/١
الكامل لابن عدی		☆		

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲ام

جد الممتار، ۱۴۳/۱

◆

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ، والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی ، یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴/۱۰۲

کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳ ، ۵/۳۳۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۶ ☆

۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ۱/۵۱۶

الصحیح لمسلم ، ابواب البرد و الصلة ۲/۳۲۰

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الظلم ، ۲/۲۴

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۷ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۶/۹۳

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۳۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۵/۱۰۰

الادب المفرد للبخاری، ۴۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۳۹۰

۲۲۶۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم و غصب الارض ، ۲/۳۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۶/۹۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذمن الارض شئيا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحكم بن الحرث رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۷/۳۱۳

۲۲۶۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اثم شيئا من الارض، ۱/۳۲۲
فتح البارى للعسقلانى، ۵/۱۰۳ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱/۲۲۴
۲۲۶۳۔ تاريخ بغداد للخطيب ۱۴/۴۴۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۰۳۷۸، ۵/۱۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۲۴۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵/۱۰۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۱۷۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۵۳
المطالب العاليه لابن حجر، ۱۴۱۰ ☆ الحاوى للفتاوى، ۱/۲۲۵

(۴) ظالم کی اعانت حرام

٢٢٦٤۔ **عن** اوس بن شر حبيل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

٢٢٦٥۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه و يوفقانه و يرشدانه مالم يجر فاذا جار عرجا وتركاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ۱۲م

٢٢٦٦۔ **عن** امير المؤمنين أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو لم ابعث فيكم لبعث عمر، ايد الله

٢٢٦٤۔ المعجم الصغير للسيوطى، ٥٠٩/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٦/٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٣٨٩/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢٥٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٥/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٩٥٥، ٨٥/٦
التفسير لابن كثير ١١/٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٧/١٣
المطالب العالية لابن حجر، ٢٧٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٩٨٠
٢٢٦٥۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٨٨/١٠ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٧٦/٨
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٨٥٣/٦
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٩٩/٦ ☆

عمر بملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط الله حتی ینزع۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۳۱/۹

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ینصره وهو یستطیع نصره اذله الله تعالیٰ فی الدنیا والآخرة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۳۱/۲
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعی مالیس له ۱۶۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۹۹/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۲
۲۲۶۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبدی، ۵٤۵/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیاوآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۵۱

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصراتٰی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه فقال : یا امیرالمؤمنین ! عائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ، قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ، فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ، فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه، فقدم ، فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ، قال انس: فضرب، فواللہ ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ، ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو، فقال : یا امیر المؤمنین ! انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ، فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین ! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۲۶۰

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔ الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور وبے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ و رسولہ مولیٰ من لامولی لہ۔

فتاوی رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی ومددگار نہیں اللہ ورسول اس کے حامی وناصر ہیں۔ ۱۲م

الله اکبر ☆ الله اکبر ☆ الله اکبر

۲۲۷۰۔ الجامعللترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الحال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجہ، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۴۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۷/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۰۶/۹ ☆ کنز لعمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵۳۶/۵
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸/۳ ☆ الجاہ لصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتفاء ل و لا يطير و كان يحب الاسم الحسن۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اورراچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۲۴/۱۱

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۷۵، ۴۵/۶ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳۶۷/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹۲/۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۷/۱ ☆
۲۲۷۲۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲۲۷۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۵۶/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۸۳۷۳، ۱۳۶/۷ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۷۵/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۱/۲ ☆
۲۲۷۴۔ الجامع للترمذی، ادب ۶۶، باب ما جاء فی تغیر الأسماء ۱۰۷/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۵۰۸، ۱۵۷/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۷/۲ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو الحسن۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شئ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ رؤی کراھۃ ذلک فی وجھہ، و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا، فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و انکرہ اسمھا رؤی کراھیۃ ذلک فی وجھہ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر پسند آتا خوش ہوتے، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرۃ و الحظ، ۲/۵۴۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۴۰

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

٢٢٧٧۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہٰذا تم اچھے نام رکھو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ٢٠١/٩

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

٢٢٧٨۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

٢٢٧٩۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٢٢٧٧۔ السنن لابی داؤد، باب فی تغیر الاسماء۔ ٦٧٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٩٤/٥ ☆ الصحیح لابن حبان، ١٩٤٤
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٥٢/٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٢٧/١٢
الترغیب والترهیب للمنذری، ٦٩/٣ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢١٠/٥
کنز العمال للمتقی ٤٥٢٠١، ٤١٨/١٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٨٩/٥
٢٢٧٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ٩١٤/٢
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بابی القاسم، ٢٠٦/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین، ١٠٧/٢
السنن لابن ماجه، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ، ٢٦٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٠/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٨/٩
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٨/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٢٩/١٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٨٨/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٢١٦، ٤٢١/١٦
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٧٧/١ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ١٤/١
فتح الباری للعسقلانی، ٣٢٩/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٦/١
٢٢٧٩۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ١٠٠/٢ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٣٩٣/٢
الاسرار الموفوعه للقاری، ٤٣٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٥٥/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۳/۹

۲۲۸۰۔ **عن** نبيط بن شريط رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قال الله تعالى : و عزتى و جلالى لا عذبت احدا يسمى باسمك فى النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما اطعم طعام على مائدة و لا جلس عليها و فيها اسمى الا وقد سوا كل يوم مرتين ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلية الاولياء لابى نعيم ، ☆
۲۲۸۱۔ الكامل لابن عدى ، ١٦١/١ ☆ لسان الميزان لابن حجر ، ٧٧٨/١
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ٥٢/١ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى ، ٨٩
۲۲۸۲۔ الكامل لابن عدى ، ١٦٨/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٢٢٤، ٤٢٢/١٦
تنزيه الشريعة لابن عراق، ١٧٣/٢ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ٨٨

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اجتمع قوم قط فی مشورة فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما ضر احد کم لو کان فی بیته محمد و محمد ان و ثلثة۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ **عن** امیر المؤمنیں علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموه و اوسعوا له فی المجلس و لا تقبحوا له وجها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۳۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۰۵، ۴۱۹/۱۶
مناهل الصفاء، ۳۱ ☆

۲۲۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۸، ۴۱۸/۱۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۹۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۸/۸ ☆

۲۲۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۰۴، ۴۱۹/۱۶ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۴۷/۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۵۳/۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۱۵

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدا منهم محمدا فقد جهل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸٦۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا سميتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ :من اراد ان يكون حمل زوجته ذكرا فيضع يده على بطنها و ليقل : ان كان ذكرا فقدسميته محمدا، فانه يكون ذكرا۔

حضرت عطاء بن اُبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا ۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیرہ ۔ ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ۔ ان کا کوئی عمل قبول نہیں ۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸٦۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱٦/۴۱۸

۲۲۸۷۔ الفتاوی للحاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عز و جل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبد الوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٢٠٣/٩

(۴) سب سے بہتر نام

٢٢٨٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احب اسمائکم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

فتاوی رضویہ ١٦٥/١١

(۵) حارث و ہمام ناموں کی فضیلت

٢٢٨٩۔ **عن** أبی وهب الجثمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تسموا باسماء الانبیاء، و احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن، و اصدقها حارث و همام، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبد اللہ و عبد الرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برا نام ومرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ١٦٦/١١

٢٢٨٨۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بأبی القاسم، ٢٠٦/٢
السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء ٦٧٦/٢
السنن لابن ماجه، ما یستحب من الاسماء، ٢٧٣/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٥١٩٤، ٤١٧/١٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩/١

٢٢٨٩۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء، ٦٧٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٤٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩/١
الادب المفرد للبخاری، ٨١٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٦/٩

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالى فطمها و محبيها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالی خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هو الله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۲۲۷، ۱۲/ ۱۰۹ ☆ تنزیہ الشریعة لابن عراق، ۱/ ٤۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البغض الاسماء الی الله تعالی، ۲/ ۹۱٦

السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسم القبیح، ۲/ ٦۷۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲٤٤ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷/ ۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۷۱۹

(۸) عزیز وحکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تسمہ عزیزا۔

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ **قال** ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غیر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم عزیز و الحکیم۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔ فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹) حرب وولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا، او مرة، او الحکم، او ابا الحکم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرة، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ **عن** عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۲۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۴۹

اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۸۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۴۵۲۷۲

السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۹۰۴ ☆

۲۲۹۴۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ۲/۶۷۷

۲۲۹۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۸۹ ☆

۲۲۹۶۔ کنز العمال، للمتقی، ۴۵۲۱۱، ۱۶/۴۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۲

عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۳۸۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکۃ ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

* * *

۲۲۔ سجدۂ تعظیمی

(۱) مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا الله تعالیٰ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن هانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فار ادان یسجد له فقال له علی: اسجد لله و لا تسجد لی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲) سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان رجلا قال: یارسول الله! نسلم علیك كما یسلم بعضنا علی بعض، ا فلا نسجد لك؟ قال: لا و لكن اكرموا نبیكم، و اعرفوا الحق لا هله، فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ، فانزل الله تعالیٰ، ماكان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔ کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔ اسے اسی

۲۲۹۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۹۳/۷

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۹۳/۷

کے لئے رکھو۔ اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما کان لبشر الایہ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوه مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۸۵

* * *

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲۹۵

المصنف لا بن أبی شیبة، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۲۰۳

علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی ۱۹/ ۲۵۶

التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۵۲۵ ☆

۲۳۔ عورتوں کے احکام

(۱) زیورات۔ اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الذهب و الحرير حل لا ناث امتى و حرام على ذكورها

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴/۹

(۲) عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ان هندة بنت عتبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : يا نبى الله ! بايعنى فقال : لاا با يعك حتى تغيرى كفيك كانهما كفا سبع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔ ۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت او مت امرأة

۲۳۰۱۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٥/ ٢٤٠ ☆ كنز العمال، للمتقى، ١٧٣٥٧، ٧/ ٦٧٥

مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/ ١٤٣ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤/ ٢٢٥

المطالب العالية لا بن حجر، ٢١٩٢، المسند للعقيلى، ١/ ١٧٤

۲۳۰۲۔ السنن لا بى داؤد، باب فى الخضاب للنساء ٢/ ٥٧٤

كنز العمال للمتقى، ٤٥٠٠، ١/ ١٠١ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ٢/ ٢٣٦

مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٦٦ ☆

۲۳۰۳۔ السنن لا بى داؤد، باب فى الخضاب للنساء، ٢/ ٥٧٤

المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٢٦٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧/ ٧٦

تلخيص الحبير لا بن حجر، ٢/ ٢٦٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٦٧

من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأة ، قالت : بل یدامرأة ، قال : لو کنت امرأة لغیرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت: دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اختضبی ! تترک احداکن الخضاب حتی تکون یدها کیدالرجل ، فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔　فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۱۴۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : المرأة عورة ، اقرب ما تکون الی الله تعالیٰ فی قعر بیتها ، فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ، و کان ابراهیم یمنع نساءه الجمعة و الجماعة ۔

۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۷۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۵ ☆
۲۳۰۵۔ عمدة القاری للعینی، ۳/
الجامع للترمذی، ۱/ ۱۴۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مار کر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المؤمنین بہ پابندیٔ شرط منع نہ فرماتے۔ امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا للہ فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آگیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروی ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: فبینما نحن عندہ اقبل عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدخل علیہ، و ذلک بعد ما امرنا بالحجاب، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احتجبا منہ، فقلت: یا رسول اللہ! الیس ھو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احتجاب النساء، ۲/۱۰۱
السنن لابی داؤد، باب قولہ تعالیٰ و قل للمؤمنات، ۲/۵٦۸
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۲۹٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹/۲٤
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۳۳۹ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۱۲٦
الصحیح لابن حبان، ۱٤۵۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۹۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۱٦

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں ۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے ۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو ۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶/۹

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷ ۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء ، فقال رجل من الانصار : یا رسول الله ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو ۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷/۹۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷ ۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/ ۲۱۶
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/ ۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/ ۲۷۷
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴/ ۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/ ۱۳۹
۲۳۰۸ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/ ۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغیر محرم، ۱/ ۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/ ۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/ ۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الا و معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگرچہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔ مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی ۔ اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۳۹۶

٢٣١٠۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تسكنوا نساء كم الغرف و لا تعلموهن الكتاب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

٢٣١١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تعلموا نساء كم الكتابة، و لا تسكنوهن العلالى ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعا ممنوع وسنت نصاری وفاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو نملہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعيب بن اسحاق الحديث سندا و متنا ۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك ۔

٢٣١٠۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٩٩٩، ١٦/ ٣٨٠ ☆

٢٣١١۔ الكامل لابن عدى، ٢/ ١٥٣ ☆ الموضوعات لابن الجوزى، ٢/ ٢٦٨

اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٢/ ٩٣ ☆

اقول: الآن القول فيه ابن عدی ، فقال : بعض حديثه لا يتابع عليه ، و هذا صادق علي كثير من رجال الصحيحين . بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر ۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے ۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغير هذا الاسناد ليس بمنكر ۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غير منكر ۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۵۷

حضرت شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحیٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو ’صدوق سيئ الحفظ صدوق يهم ، صدوق يخطى ، صدوق تغير بآجره عمر ہ‘ کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز ہیں ، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں ، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابو بکر سلیمان بن اُبی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالی عنہما سے راویت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہو گی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالی عنها قالت ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳ ۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثها شیطان ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔　فتاوی رضویہ حصہ ۹/۷

۲۳۱۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/۸۷٤

السنن لابی داؤد ، باب الحکم فی المخنثین ۲/٦۷٤

السنن لابن ماجه ۔ باب فی المخنثین ، ۱/۱۳۸

السنن الکبری للبیهقی ، ۸/۲۲٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۲۰٤۳٤

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۳۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۵۰٦٦، ۱٦/۳۹۲

۲۳۱۳ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیات ، ۱/۱٤۰

المستدرك للحاکم ، ٤/۱۱٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۵۲۰۹

تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/۵۵ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ، ٤/٤۰۹

مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۲۲۳ ☆

٢٤۔ تشبہ كفار

(١) تشبہ كفار سے بچو

٢٣١٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرء بغير حق ليهر يق دمه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا ، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔ ١٢م

٢٣١٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔ ١٢م

٢٣١٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله

٢٣١٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب طلب دم امرئ بغیر حق ، ١٠١٦/٢
كنز العمال لنمتقی، ٤٣٨٣٣، ٥٤٧/١٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٢١٠/١٢
المعجم الكبير للطبرانی، ٣٠٨/١٠ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٢/٤
السلسلة الصحيحة للالبانی ، ٧٧٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ١٠/١
٢٣١٥۔ السنن لابی داؤد ، باب فی لباس الشهرة ، ٥٥٩/٢
المسند لاحمدبن حنبل، ٥٠/٢ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ٣٤٧/٤
اتحاف السادة للزبيدی ، ١٢٨/٦ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ٨٠/٦
كنز العمال للمتقی، ٢٤٦٨٠، ١٠/٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٢٧٤/١٠
التفسير لابن كثير ، ٥٣/٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٧١/١٠
مشكل الآثار للطحاوی ٨٨/١ ☆ المغنی للعراقی ٢٧٠/١
٢٣١٦۔ كنز العمال للمتقی، ١٠٩٧ ، ٢١٩/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٤٧٠/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من عمل بسنة غیرنا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاكف ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاری سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸ ۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبهوا بالیهود ۔

حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

✳ ✳ ✳

۲۳۱۷ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهية اشارة اليد بالسلام ، ۲/ ۹۴

مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷۴

کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ۴۳۴

اتحاف السادة للزبيدی، ۶/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۴۷۰

۲۳۱۸ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النظفة ، ۲/ ۱۰۳

کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۶۰

تذكرة الموضوعات للقيرانی ، ۱۵۷ ☆

۲۵ـ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا۔

۲۳۱۹ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یشکر الله من لا یشکر الناس ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اولی معروفا فلم یجد له جزاء ا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

۲۳۱۹ـ	السنن لابی داؤد،	باب فی شکر المعروف،			٢/٦٦٢
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك،			٢/١٧
	المسند لاحمد بن حنبل،	٢/٢٠٣	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	١/١٦٢
	مجمع الزوائد للهیثمی،	٨/١٨٠	☆	شرح السنة للبغوی،	١٣/١٨٧
	اتحاف السادة للزبیدی،	٤/١٥٦	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم،	٨/٣٨٩
	کنز العمال للمتقی، ٦٤٨٥،	٣/٢٦٧	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	٢/٧٧
۲۳۲۰ـ	الجامع للترمذی،	باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك،			٢/١٧
	المسند لاحمد بن حنبل،	٢/٢٥٨	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	٢/٤٠٨
	مجمع الزوائد للهیثمی،	٥/٢١٧	☆	الدر المنثور للسیوطی،	٦/٣٦٢
	اتحاف السادة للزبیدی،	٤/١٥٥	☆		
۲۳۲۱ـ	السنن لابی داؤد	باب شکر المعروف			٢/٦٦٣

٢٣٢٢۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اعطی عطاء فوجد فلیجزبہ و من لم یجد فلیثن، فان من اثنی فقد شکر، و من کتم فقد کفر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔ اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔ کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ ١٢م

(٣) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

٢٣٢٣۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(٤) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

٢٣٢٤۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تحقرن من المعروف شیٔا ولوان تلقی اخاک بوجہ طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢٣٢٢۔ الجامع للترمزی، باب ما جاء فی المتشبع بمالم یعط، ٢/٢٤
کنز العمال للمتقی، ١٦٥٦٩، ٤٦٥/٧ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٦٦/٦
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٠٥/١٤ ☆
٢٣٢٣۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢٧٨/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٧/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٣٦٢/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦٤٧٩٠، ٢٦٦/٣
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٦١/٧
٢٣٢٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب طلاقة الوحة عند اللقاء ٣٢٩/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٤٨٣/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٨٨/٤
کنز العمال للمتقی، ١٦٣٤١، ٤١٨/٧ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ١١٧/١

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۳۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/۱۳۱ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤٨٩٠، ۹/ ۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ۱٤۱
۲۳۲٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/٦٦ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳٦۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ٦/۳۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول وایوب اذ نا ده الاید ۱/٤٨۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱٤ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۲۲٤
التفسیر للقرطبی، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ٦٦

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری ، قال : بلی ،وعزتك ! و لكن لا غنی لی عن بركتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عز وجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

٢٣٢٨۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمته علی عباده ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

* * *

٢٣٢٨۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله یحب ان یری اثر نعمته ، ٢/ ١٠٥

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٢١٣ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/ ١٣٥

التاریخ الكبیر للبخاری، ٣/ ٤٢٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٦٠

جمع الجوامع للسیوطی، ١٨٩٩ ، ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی ، ٤٣٥

كنز العمال للمتقی، ١٧١٧٤، ٧/ ١٤٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٢/ ٣١١

شرح السنة للبغوی ، ١٢/ ٤٩ ☆ التفسیر لابن كثیر ، ١/ ٢٨٣

المغنی للعراقی، ٣/ ٣٤٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٣/ ٧٩

٢٦۔ حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

٢٣٢٩۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی الله تعالیٰ ؟ قال : الصلوة علی وقتها ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجهاد فی سبیل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ١٢م

(٢) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

٢٣٣٠ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ ١٢م

٢٣٢٩۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ٢/ ٨٨٢
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان بالله تعالیٰ ، ١/ ٦٢
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوالدین ، ٢/ ١٢
السنن للنسائی باب فضل الصلوة لمواقیتها ، ١/ ٧١
المسند لا حمد بن حنبل ١/ ٤١٠ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٧٠١٨٨٩٧/ ٢٨٥
٢٣٣٠۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین ، ٢/ ١٢
المستدرك للحاکم ، ٤/ ١٥٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٨/ ١٣٦
اتحاف السادة للزبیدی ، ٨/ ٣٣٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٢٧٣

۲۳۳۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ـ فتاوی رضویه ۶۷۳/۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔ ۱۲م

۲۳۳۲ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں، فرمایا: جا اور ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۳ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل كلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما ـ

۲۳۳۱ـ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسیوطی ، ۴/ ۱۷۲ ☆ كنز العمال للمتقی ،۴۵۵۵۱، ۱۶/ ۷۸۰
۲۳۳۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجهاد باذن الالوین ، ۱/ ۴۲۱
الصحیح لمسلم، كتاب البرو الصلة ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدین ، ۲۰/ ۴۴
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ۱/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۵ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۲/ ۴۷۳
مشكل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۲۵۰
ارواء الغلیل للالبانی ، ۵/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/ ۲۵۰
۲۳۳۳ـ الصحیح لمسلم ، كتاب البر ء الصلة ، ۲/ ۳۱۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: جئت ابا یعك علی الھجرۃ و ترکت ابوی یبکیان، قال: ارجع الیھمافاضحکھما کما ابکیتھما۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۷

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اھلك و مالك۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگر چہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۳۳۴۔ السنن للنسائی، باب البیعۃ الھجرۃ، ۲/۱۶۲
السنن لابی داؤد، جہاد، ۳۱، باب فی الرجل یغز وابوہ کارھون، ۱/۳۴۲
۲۳۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۹۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۲۸ ☆
۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، /۳۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۵۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطع والدیک و ان اخرجا ک من مالک و من کل شیٔ ھو لک ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کرخواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کردیں۔ اور ہراس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا من اھل الیمن ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ھل لک احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالک ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیھما فاستاذنھا، فان اذناک فجاھد و الا فبرھما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷۴/۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ، العاق لوالدیہ ، و الدیوث ، و رجلۃ النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرجل یغزو وابوہ کارھون ، ۳۴۲/۱

۲۳۳۸۔ المستدرک للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیات قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۶ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۱۰/ ۱۵۱

۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۸۷

الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۰۱ ☆

۲۳۴۱۔ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۵۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۳۱

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

٢٣٤٢ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رجلا قال: یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم! ان لی مالا و ولدا، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی، فقال: انت و مالك لابیك ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! مال وعیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیباکی، کافر نعمتی، ناپاکی ہے۔ اور ناشکر، خدانا ترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

٢٣٤٣ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: ان أبیه یرید ان یاخذ مالی، فقال

٢٣٤٢ ـ السنن لا بن ماجه، باب ما للرجل ما ولده، ١٦٧/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٠٤/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٨٠/٧
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٤٥٦/٢ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة، ١٥٨/٧ ☆ المسند للعقیلی، ٢٣٤/٢
الکامل لا بن عدی، ٣٣٥/٢ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٩٤
تاریخ بغداد للخطیب، ٤٩/١٢ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٢٣٠/٢
المعجم الصغیر للطبرانی، ٨/١ ☆ جامع مسانید أبی حنفة، ١٥٩
٢٣٤٣ ـ دلائل النبوة للبیهقی، ٣٠٤/٦ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ادعہ لی ، قال : فجاء فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ابنک یزعم انک تاخذ مالہ فقال : سلہ ، ھل ھو الا عماتہ او قراباتہ او ماانفقہ علی نفسی و عیالی ، قال : فھبط جبرئیل الامین علیہ الصلوۃ و السلام ، فقال : یا رسول اللہ ! ان الشیخ قد قال فی نفسہ شیٔا لم تسمعہ اذناہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قلت فی نفسک شیأ لم تسمعہ اذناک قال : لا یزال یزید نا اللہ بک بصیرۃ و یقینا ، نعم ، قلت : قال : ھات فانشأ یقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أُجْنِي عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ
إِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ
تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِي عَلَيْكَ وَ إِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ
كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِي ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِي ☆ إِلَيْكَ مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ أُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ إِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبُوَّتِي ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اخذ بتلبیب ابنہ و قال : انت ومالک لأبیک ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں ۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا ۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو نہا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلا کھانیکی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۶

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: امك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۲۳۴۴۔ السنن للنسائى ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ۲/ ۴۴
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغز وو له ابوان، ۲/ ۲۰۴
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونى، ۳/ ۳۲۴ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسيوطى، ۴/ ۱۷۳ ☆
۲۳۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ۲/ ۲۰۵
المعجم الكبير للطبرانى ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۴۴، ۱۶/ ۴۶۲
۲۳۴۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۶۵ ☆

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اى الناس اعظم حقا على المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فاى الناس حقا على الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابوك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرك للحاكم، ٤/ ١٧٥

۲۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من احق الناس الصحبحة، ٢/ ٨٨٣
الصحيح لمسلم، كتاب البردا الصلة، ٢/ ٣١٢

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابو سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے۔، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر ، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ بالله تعالیٰ ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین ، ۲/۲۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاریخ الكبیر للبخاری ، ۳/۲۱۸ ☆ كنز العمال، للمتقی ،۴۵۴۴۶، ۱۶/۹

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم وآقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۶۰/۹

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله حرم علیکم عقوق الامهات، و وأد البنات، و منعا و هات، و کره لکم قیل و قال، و کثرة السوال، اضاعة المال۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۳۰۳/۹

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۲۳۵۰۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب عتوق الوالدین،			۸۸۴/۲
	الصحیح لمسلم،	باب النهی کثرة المسائل،			۷۵/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۴۶/۴	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	۳۲۵/۳
	مشکل الآثار للطحاوی،	۲۳۳/۴	☆	التفسیر للقرطبی،	۳۳۱/۶
	فتح الباری للعسقلانی،	۶۸/۵	☆	کنز العمال للمتقی، ۴۳۵۴۰،	۸۹۵/۱۵
	السنن الکبری للبیهقی،	۶۳/۶	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۶/۱۳
	جمع الجوامع للسیوطی،	۴۷۹۰	☆		
۲۳۵۱۔	السنن للنسائی،	باب الحث علی المسب،			۱۸۵/۲
	السنن لابن ماجه،	باب الحث المکاسب،			۱۵۵/۱
	السنن للدارمی،	۳۳۸	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۳۱/۶
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۳۴/۱	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۴۸۰/۷
	الدر المنثور للسیوطی،	۳۴۷/۱	☆	المصنف لعبد الرزاق	۱۶۶۴۳
	الصحیح لابن حبان	۱۰۹۱	☆	المصنف لابن أبی شیبة،	۱۵۷/۷
	کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۳،	۸/۴	☆		

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه ، و ان ولده من كسبه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔ ١٢م

٢٣٥٢۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان اولادكم هبة لكم ، يهب لمن يشاء انا و يهب لمن يشاء الذكور ، و اموالهم لكم اذا احتجتم اليها ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔ ١٢م

(١٤) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

٢٣٥٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ابر البر صلة الولد اهل و دأبيه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

٢٣٥٤۔ **عن** مالك بن ربيعة الساعدى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن عند

٢٣٥٢۔ المستدرك للحاكم، ٢/ ٢٨٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٧/٤٨٥
الدر المنثور للسيوطى ، ٦/ ١٢ ☆ كنز العمال للمتقى ٤٥٥١٠٠، ١٦/ ٤٧٣
جمع الجوامع للسيوطى ، ٦٣٤٤ ☆
٢٣٥٣۔ الصحيح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ٢/ ٣١٤
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكرام صديق الوالد ، ٢/ ١٢
السنن لا بى داؤد، باب برا والدين ، ٢/ ٧٠٠
المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٨٨ ☆ الترغيب الترهيب للمنذرى، ٣/ ٣٢٣
٢٣٥٤۔ السنن لا بن ماجه، باب برالوالدين، ٢/ ٢٦٩

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ جاء ه رجل من بنى سلمة فقال : يا رسول الله! ابقى من بر ابوى شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة عليهما ، و الاستغفا رلهما ـ و ايفاء بعهودهما من بعد موتهما و اكرام صديقهما، و صلة الرحم التى لا توصل الا بهما ـ

حضرتْ مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعداب کوئی ایسی نیکی ہے جومیں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اوروہ صلہ رحمی جوتو انہیں کے وجہ سے کرے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من البر ان تصل صديق أبيك ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاباپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : احفظ وِد أبيك لا تقطعه فيطفى الله نورك ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۵۵۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/۱۴۳

۲۳۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۳

كنز العمال ،للمتقى، ۴۵۴۶۰، ۱۶/۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸/ ۱۴۷

لسان الميزان لابن حجر ، ۶/ ۱۷۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/ ۶۹

(۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة لا ینظر اللہ تعالیٰ الیھم یوم القیامة العاق لوالدیه ، والمرأة المترجلة المتشبھة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :عم الرجل صنو أبیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی اللہ تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامھات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتھم و

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۳٤ ☆ المستدرک للحاکم، ٤/ ۱٦۳
۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوة، ۱۱ کتاب الزکوة، ۱/ ۳۱٦
الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/ ۲۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۱٦٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳٥۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱،۳۳۳۹٤/ ۷۰۰
الکامل لابن عدی، ٦/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۹/ ۲۸۲
۲۳٥۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦،٤٥٤۹۳/ ٤٦۹

تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لا تؤذوا موتاکم۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہوسکے، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیک، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قا ل: یا رسول الله! انی حملت امی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدة، لو القیت فیها بضعة من لحم لنضجت، فهل ادیت شکرها؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لعله ان یکون بطلقة واحدة۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٠٦، ١٦/ ٤٧٢

اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما؟ قال: نعم، اربعة، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما، فبهذ الذی بقی من برهما بعد موتهما۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده، و صلة رحمه، و اکرام صدیقه۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/ ۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیہقی، ۴/ ۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۱۶/ ۴۷۴

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اوران کے دوستوں کی عزت کرنا۔ ۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالك بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر۔

حضرت ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا تصدق احدکم بصدق تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھما، و لا ینقص من اجرہ شیئا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٥٦، ١٦/ ٤٨٢ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/ ٢٨
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٢/ ١٥٩ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ٢٠٢
۲۳٦٤۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٤٤٩، ١٦/ ٤٨٠ ☆
۲۳٦٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/ ١٣٨ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من البر بعد الموت ان تصلی لھما مع صلاتک و تصوم لھما مع صیامک۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھ تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حج عن والدیہ او عن ابویہ او قضی عنھما مغرما بعث یوم القیامۃ مع الابرار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۳۶۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲/۳۸۷
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆
۲۳۶۷۔ السنن للدارقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۲/۵۲۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۳۹، ۵/۱۲۵

٢٣٦٨۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منہما، تبشربہ ارواحہما فی السماء و کتب عند اللہ برا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

٢٣٦٩۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حج عن أبیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ، و کان لہ فضل عشر حج۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

٢٣٧٠۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حج عن والدیہ بعد و فاتہما کتب اللہ لہ عتقا من النار، و کان للمحجوج عنہما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورہما شئ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

٢٣٦٨۔ السنن للدراقطنی، ٢٧٢/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٠/١
کنز العمال للمتقی، ٢٥٤٥٧، ١٤٨/٩ ☆
٢٣٦٩۔ السنن للدرقطنی، ٢٧٢/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٤٨٤، ١٦/٤٦٨
٢٣٧٠۔ شعب الایمان للبیہقی، ٢٠٥/٦ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما، و من لا یبر قسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب بره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰، ۴۷۸/۱۶

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۴/۴۰

کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۸۶، ۴۶۸/۱۶ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۲۳۹/۲ ☆

غفرلہ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

٢٣٧٤۔ **عن** امير المؤمنين أبي بكرا لصديق رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسدم: من زار قبر والديه او احدهما فى كل جمعة فقرأ عنده يٰسين غفر الله له بعدد كُل حرف منها۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

٢٣٧٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من زار قبر ابويه او احدهما احتسابا كان كعدل حجة مبرورة من كان زوارا لهما زارت الملائكة قبره۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

٢٣٧٤_ اتحاف السادة للزبيدی ، ١٠/ ٣٩٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٥٢٨/٢

٢٣٦٥_ اتحاف السادة للزبيدی ، ٣٦٣/١٠ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٥٩/٣

كنز العمال للمتقی ، ٤٥٥٤٣، ٥٧٩/١٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ١٧٦٨

المغنی للعراقی ، ٤/ ٤٧٤ ☆ الامالی للشجری ، ١٢٢/٢

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأیتك تطوی الدوم لیلا و لا تری - علیك لاهل الدوم ان تتكلما
و مرباهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر ، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۵۱۸
کنز العمال للمتقی، ۲۵٤٦٤، ۹/۱٤۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/۳۵۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب حدیث الغار، ۱/٤٦۳
السنن الکبریٰ للبیهقی، ٦/۱۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل، ۲/۱۱٦
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۲/۱۳۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۳۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم : اللهم ! انه كان لى والدان شيخان كبيران و امرأتى و لى صبية صغار ارعىٰ عليهم ، فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت لوالدى فسنيتهما قبل بنى ، و انى نأبى ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجد تهماقدناما ، فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما ، و اكره ان اسقى الصبية قبلهما و الصبية يتضاغون عند قدمى ، فلم يزل ذلاك ودأبى و دابهم حتى طلع الفجر ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه كانت لى ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء و طلبت اليها نفسها فابت حتى اتيها بمأة دينار ، فبغيت حتى جمعت مائة دينار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بين رجليها قالت : يا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتعاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انى كنت استاجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال : اعطنى حقى فعرضت عليه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقر اَو رعائها فجاء نى فقال : اتق الله و لا تظلمنى حقى ، قلت : اذهب الى تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بى فقلت:انى لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقى ففرج الله ما بقى ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی ، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی ، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے ، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے ، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا ، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا ، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلا دوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضامندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا وخوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کردیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قدمت علی امی و هی مشرکة فی عهد قریش اذعا هد هم ، فاستفتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : قدمتْ علی امی و هی راغبة ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

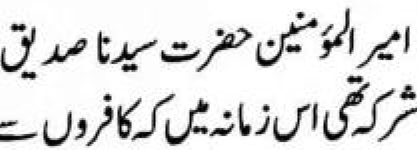

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم،	کتاب الزکوة ،	۱/ ۳۲۴
الجامع الصحیح للبخاری ،	باب الهدیة المشرکین ،	۱/ ۳۵۷
السنن لابی داؤد،	باب الصدقة علی اهل الزمة ،	۱/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ،	۶/ ۳۴۴	

۲۲

کتاب الحیوانات

ابواب

جانوروں سے سلوک ۲۱۷
جانور پالنا ۲۲۰
موذی جانور ۲۲۳

ا۔ جانوروں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فی کل ذات کبد حری اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۶

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم یطعمها و لم تدعها تاکل من خشاش الارض۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

٢٣٧٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب رحمة الناس بالبهائم، ٢/ ٨٨٩
الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ٢/ ٢٣٧
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة الماء، ٢/ ٢٧٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٣٧٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ١٨٦
شرح السنة للبغوی، ٢/ ٢٢٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥/ ١١٣
مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/ ١٣١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٠٦٤، ٦/ ٣٦١
التفسیر للقرطبی، ٧/ ٢١٦ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٣٧٨
٢٣٨٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خمس من الدواب فواسق، ١/ ٤٦٧
الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الهرة، ٢/ ٢٣٦
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٢٦٩ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٥٥١

۲۳۸۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دخلت امرأة النار فى هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاكل من خشاش الارض فوجبت لها النار ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ فتاوی رضویہ ۴۰۲/۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فهى تنهش قبلها و دبرها ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰/بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۶/۹

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن التحريش بين البهائم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

۲۳۸۱ ۔ السنن لابن ماجه، باب ذكر التوبة، ٣١٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٨/٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢٠٩/٣

۲۳۸۲ ۔ السنن لابى داؤد، باب فى التحريش بين البهائم، ٣٤٦/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التحريش بين البهائم، ٢٠٤/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٥٨/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٨٥/١١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٢/١٠ ☆

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۷۴/۷

۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸٤ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لعن الله من مثل بالحيوان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

* * *

۲۳۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فی الركاز الخمس ، ۲۰۳/۱
الصحيح لمسلم ، با ب جرح العجماء جبار ، ۷۳/۲
الجامع للترمذی ، با ب ما جاء ان العجماء جبار ، ۸۲/۱
الجامع الصغير للسيوطی ، ۳۵۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲۲۸/۲
المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰۷/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۷۸/۳
۲۳۸۵۔ السنن الكبری للبيهقی ، ۸۷/۹ ☆ كنز العمال للمتقی ،۲٤۹۷۱، ٦٦/۹
التاريخ الكبير للبخاری ، ۲۰٦/۱ ☆ الكامل لا بن عدی ، ۱۵۲/۲

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

٢٣٨٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاربا نقص من عمله کل یوم قیراطان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔ ۱۲م

٢٣٨٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

٢٣٨٧۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا صلیٰ الرجل و لیس بین یدیه کآخرة الرحل او کواسطة

٢٣٨٥۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ٢١/٢
المسند لاحمد بن حنبل ٤/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥١٧/٢
٢٣٨٦۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ٢١/١
٢٣٨٧۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوٰة، ٤٥/١
السنن لابن ماجه، باب مایقطع الصلوة، ٦٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٩/٥

الرحل قطع صلوته الکلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبی ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبیض ، فقال : یا ابن اخی : سالتنی کما سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فقال : الکلب الاسود شیطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ و سفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۳۸۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الکلب الاسود البهیم الشیطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱/۲

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انها من الطوافین علیکم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

۲۳۸۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۲/۲ ☆

۲۳۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۱۶۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/۵

التمهید لابن عبد البر ، ۳۱۸/۱ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

٢٣٩٠ـ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انها ای الهرة لیست بنجس ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

٢٣٩١ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الهر سبع ، و فی روایة السنور سبع ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(٦) مرغ پالنا اچھا ہے

٢٣٩٢ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدیك یؤذن بالصلو ة ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۱

✿ ✿ ✿ ✿

٢٣٩٠ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الهرة ، ١/١٤

المسند لا حمد بن حنبل ٥/٣٩٦ ☆ المستدرك للحاکم، ١/١٦٠

٢٣٩١ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/٤٤٢ ☆

٢٣٩٢ـ کنز العمال للمتقی ، ٣٢٢٨٨، ١٢/٣٣٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/٢٦١

تذکرة الموضوعات للفتنی ، ١٥٣ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ٤٣١

۳۔ موذی جانور

(۱) سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: سانپوں کوقتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کوقتل کرو، اور ابتر کوقتل کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیا ت کلهن ، فمن خاف ثارهن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۷۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة ، ۱/ ۴۶۵
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرها ، ۲/ ۲۳۴
السنن لا بن ماجه ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲/ ۲۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۲۰/ ۲۵
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۴۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری ، ۳/ ۶۲۶
المصنف لعبدالرزاق، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیز للبخاری ، ۵/ ۲۲
۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل ، ۱/ ۴۶۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرها ، ۲/ ۲۳۴
السنن لابی داؤد باب فی قتل الحیات ، ۲/ ۷۱۲

۲۳۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم في غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورہ ٔ و المرسلات ' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر ہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس ۔ نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۰

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
السنن للنسائی، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲/۲۵
۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲، ۱۵/۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۱۳۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۴/۹۱
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۹۹۵، ۱۵/۴۲

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

٢٣٩٨۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب کلهم فاسقة ، یقتلهن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۷۸/۲

٢٣٩٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلهن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

٢٤٠٠۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال النبی

٢٣٩٨۔ السنن لابن ماجه ، باب یقتل المحرم ، ٢٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٧/١ ☆ الصحیح لابن خزیمة ٢٦٦٥
شرح السنة للبغوی ، ٢٦٦/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ٢٠٩/٣
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٢٧٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٢٠٩/٥
المسند للحمیدی ، ٦١٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٣٤/٤
کنز العمال للمتقی ، ١١٩٤٢، ٣٦/٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ٢٩٢/٤
التفسیر لابن کثیر ، ١٨٢/٣ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
٢٣٩٩۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ٤٦٧/١
الصحیح لمسلم، باب ماندب للمحرم و غیره قتله من الدواب ، ٣٨١/١
الموطا لمالک، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢٤٢/١ ☆
٢٤٠٠۔ السنن للنسائی، باب ما یقبل المحرم من الدواب، ٢٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠٣/٦ ☆ السنن للدار قطنی، ٢٦٠/٢
المسند لابی داؤد الطیالسی، ٢٥٧/٨ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ٨٣٨٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلهن محرم، الحیة و الفارة و الحدأة، و الغراب الا بقع، و الکلب العقور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلهن حلال فی الحرم، الحیة، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکلب العقور۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

۲۴۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر محرما بقتل حیة بمنی ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔ ۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر، فانهما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدها، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و هو یطارد حیة، فقال : انه

۲۴۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۲۵۶/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۰/۵

۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات، ۲۳۵/۲

۲۴۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲۳۲/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۳/۱ ☆

السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۷۱۲/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے ۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الاسودین فی الصلوۃ ، الحیۃ و العقرب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/ ۷۹

۶ ۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیۃ فلہ سبع حسنات ، و من قتل وزغۃ فلہ حسنۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴ ۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۱۴۳
المستدرک للحاکم، ۴/ ۲۷۰ ☆ المسند للعقیلی ، ۲/ ۲۳۷
الصحیح لابن حبان ، ۵۲۸، ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۲۸۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱، ۷/۵۳۳
۲۴۰۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۲۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۴/ ۴۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۶۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحیح لابن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۹۷

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قا ن :سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل من الدواب و ھو محرم، قال: حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور، و الفارۃ و العقرب و الحدأۃ و الغراب و الحیۃ، قال و فی الصلوۃ ایضا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔ ۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۹۷

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب، ۱/ ۳۸۲

المسند لا بی عوانہ، ۲/ ۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/ ۳۵

۲۴۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۲۲۹

تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/ ۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۱۸

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲۴۰۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اقتلوا الحيات كلها الا الجان الأبيض الذى كانه قضيب فضة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔ ۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲۴۰۹۔ عن أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان بالمدينة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأى شيئا من هذه العوامر فليؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فليقتله فانه شيطان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۴۱۰۔ عن أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لهذه البيوت عوامر ، فاذا رأيتم شيئا منها فحرجوا عليها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/ ۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤٦/٤
الترغیب والترهیب للمنزری ، ۳/ ٦٢٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٠٠٠٤
۲۴۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۵
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۷۱۳/۲
۲۴۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۵/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٨/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ٦٢٦
علل الحدیث لابن حاتم ، ٢٤٦٦ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۳٤

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کوسانپ کی شکل میں دیکھوتو انکوتین دن کی مہلت دو پھر مارڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲۴۱۱ ـ **عن** أبی السائب مولی ہشام بن زہرة رضی اللہ تعالی عنہ انہ دخل علی أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بیتہ ، قال : فوجد تہ یصلی، فجلست انتظرہ حتی یقضی صلاتہ ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلہا فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری ہذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیہ فتی منا حدیث عہد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الخندق ، فکان ذلک الفتی یستاذنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانصاف النہار فیرجع الی اہلہ، فاستاذنہ یوما ، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :خذ علیک سلاحک ، فانی اخشی علیک قریظة ، فاخذ الرجل سلاحہ ثم رجع فاذا امرأتہ بین البابین قائمة ، فاہو ی الیہا بالرمح لیطعنہا بہ و اصابتہ غیرة فقالت لہ : اکفف علیک رمحک و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاہوی الیہا بالرمح فانتظمہا بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ ، فما یدری ایہما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ذکرنا ذلک لہ و قلنا لہ : ادع اللہ لیحییہ لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منہم شیًا فآذنوہ ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ہو شیطان ـ

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲۴۱۱ ـا لصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳۵

السنن لا بی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۳/۲

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کرکے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنوقریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جاکر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لاکر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۱۲۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۴

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ ۱۲م

- ۲۴۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابة کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بابا فی دارہ یستقرب بہ الی المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : التمسوہ فاقتلوہ ، فقال ابو لبابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لا تقتلوہ ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تا کہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۴

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲٤۱٤۔ **عن** ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: انشدکن بالعھد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیھما السلام ان لا توذونا و لا تظھرن لنا۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲٤۱۵۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا: انا نسألك بعھد نوح و بعھد سلیمان بن دائود علیھم السلام ان لا تؤذینا، فان عادت فاقتلوہ۔

حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲٤۱٤۔ شرح مسلم للنودی، ۲/۲۳٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۳۱۸
۲٤۱۵۔ الجامع للترمذی، ☆
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۱۹٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/٦۲
مشکوہ المصابیح للتبریزی، ٤۱۳۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۱۱

٢٤١٦ ۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن حیات البیوت فقال : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمان علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔ ۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سواذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۱

* * *

٢٤١٦ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۳/۲

۲۳

كتاب التوبة

ابواب

فضائل توبہ ۲۳۶ ❁ توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰
توبہ کی نوعیت ۲۴۲ ❁

اللّٰهُ

ا۔ فضائل توبہ

(۱) توبہ کا طریقہ

۲۴۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شئ یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ ، فاذا خطأ الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعۃ مرتفعۃ فلیمد د یدیہ الی اللہ ثم یقول : اللھم !انی اتوب الیک منھا لا ارجع الیھا ابدا ، فانہ یغفر لہ ما لم یرجع فی عملہ ذلک۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲) توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲۴۱۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول للہ صلی

۲۴۱۷۔ المستدرک للحاکم، ۱۶۱/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۴۴، ۲۱۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۴/۱۰
۲۴۱۸۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر التوبۃ ، ۳۱۳/۲
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۵۴/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۴، ۲۰۷/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم : التائب من الذنب كمن لا ذنب له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کر لی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۱۰/۳

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

٢٤١٩ ۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خير الخطائين التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

٢٤٢٠ ۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

٢٤١٨ ۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٢٠٠/١٠ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ٢٦١/١
الجامع الصغير للسيوطی ٢٠٣/١ ☆ التفسير للقرطبی ، ٢٠٠/١٨
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٢١٠/٤ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢٤١/٥
الترغيب والترهيب للمنذری ، ٩٧/٤ ☆ المغنی للعراقی ، ٥/٤
اتحاف السادة للزبيدی ، ٥٠٣/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ١٠٣٤٠

٢٤١٩ ۔ السنن لابن ماجه باب ذكر التوبة ، ٣٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩٨/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٢٤٤/٤

٢٤٢٠ ۔ الجامع للترمذی ، قيامت ، ٥٣ ☆
الترغيب والترهيب للمنذری ، ٣١٠/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ٥٠٤/٧
تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٤٠/٢ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ٣٦٥/٢
الجامع الصغير للسيوطی ، ٥٣٥/٢ ☆ الكامل لابن عدی ،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

٢٤٢١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبه نکتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذکر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہوجاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے ۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا گیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

* *

٢٤٢١۔ السنن لابن ماجه ، باب الذکر الذنوب

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٢٩٧ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٩١

فتح الباری للعسقلانی ، ١١/ ٩٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠١٧٣، ٤/ ٢٠٧

۲۔ توبہ کیا ہے؟

(۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

٢٤٢٢۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

(۲) ندامت توبہ ہے

٢٤٢٣۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلندم توبة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵۴/۹

(۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

٢٤٢٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

٢٤٢٢۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الاستغفار، ٢١٢/١
السنن الکبری للبیهقی ، ١٨٨/١٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٩/٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٧٨/٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ١٠٢٣٠، ٢١٦/٤
کشف الخفا للعجلونی ، ٢٤٩/٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ،
٢٤٢٣۔ السنن لابن ماجه ، باب ذکر التوبه ، ٣٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٦/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ١٥٤/١٠
المستدرك للحاکم، ٢٤٣/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٩٧/٤
مجمع الزوائد للهیثمی ، ١٩٩/١٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠٣/١١
المعجم الصغیر للطبرانی، ٣٣/١ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٤٥/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٢٩٧/٧ ☆ الکامل لابن عدی ، ٢٠٠/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم ٢٥١/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٣٠١، ٢٣٢/٤
٢٤٢٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٩٧/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦٠٤/٨
المغنی للعراقی، ٤٧/٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٦١٦

الله تعالى عليه وسلم : المستغفر من الذنب و هو مقيم عليه كالمستهزئ بربه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالى عنه قال · قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مثل المؤمن و مثل الايمان كمثل الفرس فی اخبيته يحول ثم يرجع الى اخبيته ، و ان المومن يسهو ثم يرجع ، فاطعموا طعامكم الاتقياء و او لو معروفكم المؤمنين۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ۹

* * *

٢٤٢٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٥٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٠/ ٢٠١
الترغيب والترهيب للمنذری ٤/ ٩٠ ☆ شرح السنة للبغوی ١٣/ ٦٩
الصحيح لابن حبان ، ٢٤٥١ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٤٢٥٠

۴۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

٢٤٢٦ـ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا عملت سئیة فاحدث عندها توبة، توبة السر بالسر، و توبة العلانیة بالعلانیة ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۵۲۳/۴

٢٤٢٧ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا حدثت ذنبا فاحدث عندها توبة، ان سرا فسر، و ان علانیة فعلانیة ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔ اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

٢٤٢٦ـ کنز العمال للمتقی، ١٠١٨٠، ٢٠٩/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦٠٣/٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٣/١ ☆ المغنی للعراقی، ٤٧/٤
٢٤٢٧ـ کنز المعال للمتقی، ١٠٢٤٦، ٢٢٠٩/٤ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خد، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبة۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہوسکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد وتنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہولے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں ، اور بدمذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بددین اور گمراہ کہیں گے ، اور ان کے سید و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے ، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت ، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے ، اور وہ خود اس میں تقصیروار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کردیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء و صلحاء اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے ، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا ، یہ شناعت کیا کم ہے ، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : كل امتی معافی الا المجاهرين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵۵/۹

۲۴۲۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله ، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصغير للبخاری ، باب ستر المومن علی نفسه، ۸۹۶/۲
الصحيح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه ، ۴۱۲/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۹۲/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۱۷۲/۶
المعجم الصغير للطبرانی ، ۲۲۷/۱ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۳۳۹/۵
الدر المنثور للسيوطی، ۳۳۰/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۳۷، ۲۳۹/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۶۱/۱۰ ☆ المغنی للعراقی ،۔ ۱۹۹/۲
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۹۶/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔ اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہذا علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندها توبة تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کر لیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔ اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت واقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

اللہ

۲۴

کتاب الزہد

ابواب

زہد ۲۵۱ ❁ تقویٰ ۲۶۱

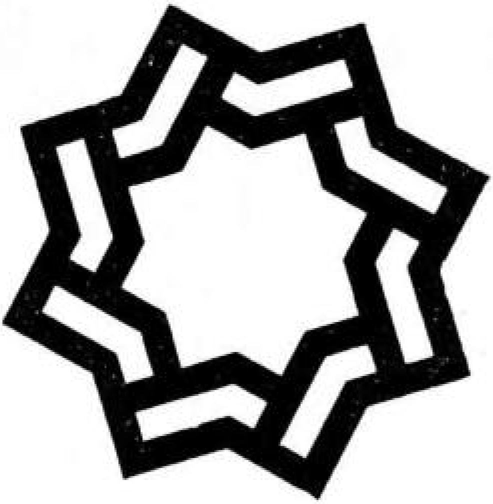

ا۔ زہد

(۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: رأی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ یا بلال! قال: شیء اذخرته لغد، قال: ام تخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم، انفق یا بلال! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالی کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالی اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالی اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امیة الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و قال: ارسل ناقتی وا توکل؟ قال: قیدها،

۲۴۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۱۱، ۶/۳۵۰
الترغیب والترغیب للمنذری، ۲/ ۵۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/ ۵۰۳
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۲۹۸ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۴/ ۹۴
السنن الکبری لبیهقی، ۴/ ۱۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۱۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: یا بلال! الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا، قال: قلت: و کیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: ہو ذاک و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیۃ۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہوگیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۸۳، ۶/۳۸۷
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۴
۲۴۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۵۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۵۰۵

دو داغ ۔۱۲م

۲۴۳۵ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دو داغ ۔۱۲م

۲۴۳۶ ۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالوا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ ۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقض عہد ہے ۔ اور بعد عہد پھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا ، ۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں ۔

فقر وتوکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۴۸۱

المغنی للعراقی ، ۴/۲۷۱ ☆

۲۴۳۶ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۷ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۴۸۲

السنن الکبری للبیہقی، ۶/۷۵ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ۲/۵۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپاکر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۳/۴

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

٢٤٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسك فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

٢٤٣٨۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایها الناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر کون ، الا تستحیون من ذلك۔

٢٤٣٧۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی قصر الامل، ٥٧/٢
السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ٣١٣/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٩/١٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٤٢/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٩/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦١٢٧، ١٩٤/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٢٣٣/١١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٣٦/١٠
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣١٣/١ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ١٧٤/٥
٢٤٣٨۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٤١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٨٤/١٠

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

٢٤٣٩۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الا تعجبون من اسامة المشتری الی شھر، ان اسامة طویل الامل، و الذی نفسی بیدہ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض اللہ روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغھا حتی اغص بھا من الموت، و الذی نفسی بیدہ! ان ما توعدون لآت، و ما انتم بمعجزین۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

٢٤٣٩۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ٣٩٩/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٢٤٢/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٣٨/١٠ ☆ المغنی للعراقی، ٤٣٧/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٤٧/٣ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٩٠/٦

۲۴۴۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها يجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اوراس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مر علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هى نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کر رہے تھے اور ٹٹی درست کر رہے تھے۔ فرمایا: اے عبداللہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲۴۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع يده عنده فقاه ثم بسطها

۲۴۴۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۷۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۴/ ۱۷۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/ ۲۸۸ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۶۰۸۶ ، ۳/ ۱۸۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۸ / ۸۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/ ۳۴۱
المغنى للعراقى ، ۳/ ۱۹۹ ☆ التفسير لابن كثير، ۱/ ۳۶۴
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۵۲۱۱ ، ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/ ۴۹۳
۲۴۴۱۔ السنن لابى داؤد ، باب فى البناء ۲/ ۷۱۰
السنن لابن ماجه، باب فى البناء و الخراب ، ۲/ ۳۱۷
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى قصر الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/ ۱۶۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/ ۲۴۴
۲۴۴۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الامل ، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۲۵۷ ☆
۲۴۴۳۔ التفسير لابن كثير، ۶/ ۳۰۰ ☆

فقال: و ثم املہ و ثم املہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

٢٤٤٣۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بید الله، الا وانی لااکثر دنیارا و لا درهما، و لا اخبأر زقا لغد۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۷/۴

(۴) مذمت دنیا

٢٤٤٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما کان منه لله عزوجل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

٢٤٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

٢٤٤٣۔

٢٤٤٤۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٥٧/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦٠/١
العلل المتاهیة لابن الجوزی، ٣١٢/٢ ☆

٢٤٤٥۔ السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ٣١٢/١
الترغیب والترهیب للمنذری، ٩٨/١ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٣٢٦/٣
کنز العمال للمتقی، ٦٠٨٣، ١٨٥/٣ ☆ المغنی للعراقی، ١١/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٥٦/٤ ☆ الامالی للشجری، ١٦١/٢
الجامع للترمذی باب ما جاء فی هوان الدنیا علی الله، ٥٦/٢

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ ۳۱۱/۶

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۰/۹

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۲/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۰/۱

۲۴۴۷۔ المسند للبزار، ۱۷۳۶، ۱۴۵/۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی، ابواب الزهد، ۵۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۷/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۸/۲

المسند للبزار، ۲۲۲۲، ۱۸۱/۶ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۷۱

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استعف اعفه الله، و من استکفی کفاه الله۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاه لأخرته و اخرته لدنیاه حتی یصیب منها جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرة، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی، باب الاستعفان علی المسألة، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۹۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۳۰٤
التمهید لابن عبد البر، ٤/۹٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۲٦
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٤۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۱/۷۸۰ ☆
۲٤۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ٦۳۳٤، ۳/۲۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٦۵
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۳۸ ☆

وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش و تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ١١/١٨٢

(٨) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

٢٤٥١ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔** ١٢م

(٩) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

٢٤٥٢ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: انما الكرم قلب المؤمن، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔** ١٢م

* * *

٢٤٥١ـ کنز العمال للمتقی، ١٥٩٩٢ـ ٦/٤٣٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٢٠

٢٤٥٢ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ٢/٩١٣

فتح الباری، للعسقلانی، ١٠/٦٦ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٢/٥٧٢

۲۔ تقوی

(۱) تقوی وتواضع کی فضیلت

۲۴۵۳۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الکرم التقوی و الشرف التواضع۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲۴۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: من سرہ ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲) خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲۴۵۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: قال ربکم: انا اھل ان اتقی فلا یجعل معی الہ فمن اتقی ان یجعل معی الھا فان اھل ان اغفر لہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲۴۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۲۳۷، ۳/۹۰

۲۴۵۴۔ الکامل لابن عدی، ۷/۱۰۶ ☆

۲۴۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۴۲ ☆ المسند للدرامی، ۲/۳۰۳

السنن لابن ماجہ، باب ما یرجی من رحمۃ اللہ ۲/۳۲۸

الدر المنثور للسیوطی، ۶/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴، ۱/۶۷

التفسیر لابن کثیر، ۸/۲۹۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۵۲

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

٢٤٥٦ ـ **عن** النعمان بن بشير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الا وان فى الجسد مضغة ، اذا صلحت صلح الجسد كله ، و اذا فسدت فسد الجسد كله ، الا وهى القلب ـ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲م الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

٢٤٥٧ ـ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انما سمى القلب من تقلبه ، انما مثل القلب مثل ريشة بالفلاة تعلقت فى اصل شجرة تقلبها الرياح ظهر البطن ـ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳/۹

٢٤٥٦ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل من استبرأ لدينه و عرضه ، ١٣/١

الصحيح لمسلم، باب اخذ الحلال و ترك الشبهات ، ٢٨/٢

الترغيب الترهيب للمنذرى، ٥٥٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ـ ٣٢/٦

تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٧٠/٤ ☆

٢٤٥٧ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٨/٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ١٢١٠٠ ، ٢٤١/١

الجامع الصغير للسيوطى ، ١٥٥/١ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده، و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله، فما يزالون فى ستر من الله و عافية۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲۴۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب تصریف الله تعالىٰ القلوب، ۳۳۵/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۲/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۷/۲

۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطى، ۲۳۵/۴ ☆

۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۸/۵

الكامل لابن عدى، ۴۲/۶ ☆

۲٤٦١۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲٤٦٢۔ **عن** خثیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام: طوبی لذریۃ المومن، ثم طوبی لھم، کیف یحفظون من بعدہ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

* * *

۲٤٦١۔ کتاب الزھد لا حمد بن حنبل،

۲٤٦٢۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۸۹/۷

۲۵

کتاب الدعوات

ابواب

فضائل دعا ۲۶۷
آداب دعا ۲۷۸
قبولیت دعا کے اوقات ۲۹۰
کن لوگوں کی دعا...... ۳۰۴
مسنون دعائیں ۳۱۲

۱۔ فضائل دعا

(۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲٤٦٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالی یقول : انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہرشی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد و مراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

۲٤٦٤۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیس شئ اکرم علی الله من الدعاء۔　ذیل المدعا۔ ص ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

۲٤٦٣۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء، ۲/۳٤۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه، ۲/۱۱۰۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۲۰۰
السنن لا بن ماجه، باب فضل العلی، ۲/۲۷۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲٥٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹
۲٤٦٤۔ الجامع للترمزی،، باب فی فضل الدعاء ۲/۱۷۳
السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا، ۲/۲۸۰
المستدرك للحاکم، ۱/۱٦٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٦٦

٢٤٦٥ ـ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۷۸۱/۳

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

٢٤٦٦ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

٢٤٦٧ ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱۹/۴

٢٤٦٥ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٩ / ٢٣٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ١٠ / ٢٣١
اتحاف السادة للزبیدی، ٣/ ٢٨٠ ☆ المغنی للعراقی ، ١/١٨٦
کنز العمال للمتقی ٢١٣٢٤، ٧/٧٦٩ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/ ٢٦٩
السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٨٩٠ ☆
٢٤٦٦ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة ، ٢/١٧٤
٢٤٦٧ـ المستدرك للحاکم، ١/٤٩٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/٤٧٩
الدر المنثور للسیوطی، ١/١٩٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٨٢

(۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

٢٤٦٨ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المومن۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۵

٢٤٦٩ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول اله صلی الله تعالی علیه وسلم: الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض۔

ذیل المدعا ص٦

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

٢٤٧٠ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یحب محلین فی الدعا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

٢٤٦٩ـ المستدرك للحاکم، ٦٦٩/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٩/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٤٧/١٠
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٧٩/٢ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٣٣٢٠
٢٤٧٠ـ الکامل لابن عدی، ١٦٤/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٩٥/١١
الجامع الصغیر للسیوطی، ١١٦/١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٩٥/١٢
کشف الخفا للعجلونی، ٢٨٧/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٥٦/٥

(٦) دعا عبادت کا مغز ہے

٢٤٧١۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدعاء مخ العبادة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ٦١٧

(٧) دعا باعث مغفرت ہے

٢٤٧٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما كان منك و لا ابالی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(٨) دعا کو لازم پکڑو

٢٤٧٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : علیكم عباد الله بالدعاء۔

٢٤٧١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ١٧٣/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری ٤٨٢/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٨٤/٢
فتح الباری، للعسقلانی، ٩٤/١١ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤٨٥/١
کنز العمال للمتقی، ٣١١٤، ٦٢/٢ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٢٣١

٢٤٧٢۔ الجامع للترمذی،، ابواب الدعوات، ١٩٣/٢
المسند لا حمد بن حنبل ١٧٢/٥ ☆ السنن للدارمی، ٣٢٢/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٧/٩ ☆ الترغیب والیرهیب للمنذری، ٤٦٧/٢

٢٤٧٣۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ١٩٣/٢
الدر المنثور للسیوطی، ١٩٥/١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠/٥
فتح الباری للعسقلانی، ٩٥/١١ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۵۷

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲۴۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲۴۷۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲۴۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۲۴۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/۶۳
۲۴۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/۳۶
السنن لا بن ماجه، باب فی القدر، ۱/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵
۲۴۷۶۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۸۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۶۰، ۲/۶۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۸۶

الله تعالی علیه وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

٢٤٧٧ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاه الدعا، فیعتلجان الی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جاملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے درزواے کھل گئے

٢٤٧٨ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص۱۱

٢٤٧٧ ۔ المستدرك للحاکم، ١/٦٦٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/١٩٥
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ٢/٢٦٠ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٨/٤٥٢
٢/١٩٣
٢٤٧٨ ۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات،
المستدرك للحاکم، ١/٦٧٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/١٩٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ٥/٤٧٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١/١٤١
اتحاف السادة لزبیدی، ٥/٣٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١٣٠، ٢/٦٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٢٣٩

(۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲۴۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمؤمنین و المؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومنین و المؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم و یرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔ ۲۶

۲۴۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲۴۷۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦٧، ۱/٤٧٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۱/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥١٣
المغنی للعراقی، ۳۲٤/۱ ☆
۲٤۸۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥١٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۸، ۱/٤٧٦
۲٤۸۱۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

٢٤٨٢ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

٢٤٨٣ـ **عن** هلال بن يساف رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة ـ

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

٢٤٨٤ـ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : الدعاء يرد القضاء ، و ان البر يزيد فی الرزق ، و ان العبد ليحرم الرزق

٢٤٨٢ـ الكامل لا بن عدی، ٢/٤٢٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٤٣

٢٤٨٣ـ كنز العمال للمتقی، ٣١٥٠، ٢/٦٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ١/٤٣

٢٤٨٤ـ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/٥٩٦ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ١/٤٨٦

كنز العمال للمتقی، ٣١١٨، ٢/٦٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٢٥٩

بلذنب یصیبه ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵ ۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : الدعاء جند من اجناد الله تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات ودفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الہی میں تھی مندفع ہوجاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہوکر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲۴۸۵ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۶/۲۴۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹۰، ۲/۶۳

ہے جومنازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ١٢٧

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔١٢م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

كقوله تعالىٰ: حتى يتوفهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبديل لكلمات الله ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا اصلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت كلمة ربك صدقا و عدلا، لا مبدل لكلماته، و هو السميع العليم۔ و الله تعالىٰ اعلم ذیل المدعا ص ١٢٩

(١٦) دعا نہ کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے

٢٤٨٦۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

٢٤٨٦۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الدعاء ٢٨٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤٣/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٠/٥
كنز العمال، للمتقی، ٣١٦٠، ٦٨/٢ ☆
شرح السنة للبغوی، ١٨٨/٥ ☆ التفسير للقرطبی، ١٠٥/١
الدر المنثور للسيوطی، ٣٥٦/٥ ☆

علیه وسلم : من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵

۲۴۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يقول : من لا يدعوننی اغضب عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۵ے

****

****

۲۴۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/۶۳

۲۔ آداب دعا

(۱) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یده فی الدعا لم یحطهما حتی یمسح بها وجهه

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ ۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه ومسح و جهه بیدیه۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۴۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی الله تعالیٰ و دعوتم و سألتموه حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوهکم فان الله تعالیٰ حی کریم یستحی من عبده اذا رفع یدیه و سأل ان یردهما خائبین، فامسحو هذا الخیر علی وجوهکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/۱۷۴
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۵ ☆
۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعا، ۱/۲۰۹ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱۴، ۷۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۷۸ ☆
۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجه باب رفع الیدین فی الدعاء ۲/۲۸۴
المستدرك للحاکم، ۱/۲۷۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے، بنظر اس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سلوا اللہ ببطون اکفکم و لا تسئلوہ بظہورہا، فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

(۳) ذکر ودعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع النبی صلی

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن الکبری للبیہقی، ۲۱۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۶۹/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوہ المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳

۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علاعقبة، ۹۴۴/۲
الصحیح لمسلم، باب المستحباب حفض الصوت، ۳۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۴/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۸۵/۱۱
التفسیر للطبری، ۱۴۷/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۲۴/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸/۶ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۴۸۸/۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۱۳/۱ ☆

اللہ تعالی علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبر نا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ایھا الناس ! اربعو ا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لکن تدعون سمیعا بصیرا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کر رہے ہو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زید بن خارجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : صلوا علی واجتھدوا فی الدعا۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ ۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء محجوب عن اللہ تعالی حتی یصلی علی محمد و اھل بیتہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۱۰

۲۴۹۴۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۲/۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا احدكم فليومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔ ۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع باثم و قطيعة رحم ما لم يستعجل ، قيل :يا رسول الله ! ما الاستعجال قال ۔ يقول :و قد دعوت قددعوت فلم اريستجب لی فيستحر عند ذلك و يدع الدعاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بد دعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يا ايها الناس ! ان الله طيب ، لا يقبل الا الطيب و ان الله امرا لمؤمنين بما امر به المرسلين ، فقال : يا ايها الرسل ! كلو من الطيبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون عليم و قال : يا ايها الذين آمنوا! كلو من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر

۲۴۹۵۔ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۳۵۳
كنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱

۲۴۹۶۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۴۰، ۳/ ۸۲ ☆

۲۴۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۰۶
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶۰ ، ۲/ ۷۲

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ، يمد يديه الى السماء ، يا رب ، يا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذى بالحرام ، فاني يستجاب لذلك؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیاو مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیاو مرسلین! پاک وحلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پیا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ٦٦

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲٤۹۸ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل المدعا ١٠

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲٤۹۹ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اذا دعا احد كم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطنی ، فان الله لا مستكره له ـ

۲٤۹۸ـ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۱۸۹/۲
الصحيح لمسلم، ، باب العزم فی الدعاء ۳٤۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۸۹/۹
كنز العمال للمتقی، ۳۱۷۹، ۷۲/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۳٤٦/٥

۲٤۹۹ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اکثر الدعاء بالعافیۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسؤل دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسؤل میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللہ الحمد و حدہ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علبہ

۲۵۰۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۸۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳۴، ۲/ ۸۰

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳۶/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶

کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ۵۳ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۲/ ۶۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٧ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقد بارك اللہ لرجل فی حاجۃ اکثر الدعاء فیھا اعطاھا او منعھا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۴

(۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توافقوا من اللہ ساعۃ نیل فیھا عطاء فیستجاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی سألت اللہ ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٢٥٠٣۔ الصحیح لمسلم، باب حدیث جابر الطویل، ٤١٦/٢
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٢٢٢٩ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤٩٣/٢
٢٥٠٤۔ کشف الخفا للعجلونی ١٨٧/٢ ☆
السنن لابن ماجہ، ٧٢٤/١ ☆ باب کراھیۃ الاعتداد فی الدعاء ٤٩٣/٢
٢٥٠٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ٨٦/٤ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بد دعا قبول نہ کرنا۔ ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۵۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔ ۱۲م

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۵۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔ فتاوی رضویہ ۷۸۶/۳

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۵۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

۲۵۰۶۔

۲۵۰۷۔

۲۵۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۱۸۸/۲

السنن لا بن ماجه، باب اسم الله الاعظم ۲۸۲/۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۴۶۱/۶ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۵/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ھل ادلکم علی اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب ، و اذا سئل بہ اعطی ؟ الدعوۃ التی دعا بھا یونس علیہ الصلوۃ و السلام حیث ناداہ فی الظلمات الثلاث ، لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، فقال رجل : یا رسول اللہ ! ھل کانت لیونس خاصۃ ام للمؤمنین عامۃ ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا تسمع قول اللہ عزوجل : و نجیناہ من الغم و کذلك ننجی المؤمنین ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی ، لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

٢٥٠٩۔ **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلا یقول : اللھم ! انی اسئلك فانك احد صمد ، لم یلد و لم یولد ، و لم یکن لہ کفوا احد ، فقال :لقد سئال اللہ باسمہ الاعظم الاکبر الذی اذا دعی بہ اجاب ، و اذا سئل بہ اعطی ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللھم انی اسئلك انك احد صمد ، لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن لہ کفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔ ١٢م

٢٥٠٩۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ، ١٨٥/٢

باب الدعاء ٢٠٩/١

السنن لابن ماجہ باب السم اللہ الاعظم ، ٢٨٢/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٣٨/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٦٨٣/١

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور در بارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث صحیح تر ہے۔ سے جید و صحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

٢٥١٠۔ **عن** اسماء بنت يزيد رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اسم الله الاعظم فى هاتين الآيتين و الهكم اله واحد، لا اله الا هو الرحمن الرحيم ۔ الٓمٓ، الله لا اله الا هو الحى القيوم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والهكم اله واحد، لا اله الا هو الرحمن الرحيم ۔ اور "الٓمٓ الله لا اله هو الحى القيوم ۔

٢٥١١۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يقول: اللهم! انى اسئلك بان لك الحمد، لا اله الا انت و حدك لا شريك لك، المنان بديع السموات و الارض ذو الجلال و الاكرام، فقال: لقد سأل الله باسمه الاعظم الذى اذا سئل به اعطى، واذا دعى به اجاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللهم! انى اسئلك بان لك الحمد، لا اله الا انت و حدك لا شريك لك ۔ المنان بديع السموات و الارض ذو

٢٥١٠۔	السنن لابى داؤد،	باب الدعاء			٢١٠/١
	الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى جامع الدعوات،			١٨٦/٢
	السنن لابن ماجه،	باب اسم الله الاعظم،			٢٨٢/٢
	الجامع الصغير للسيوطى،	٦٨/١	☆	الدر المنثور للسيوطى،	٦١٣/١
	الترغيب والترهيب للمنذرى	٤٨٦/٢	☆	الامالى للشجرى،	١١٣/١
٢٥١١۔	السنن لابى داؤد،	باب الدعاء			٢١٠/١
	السنن لابن ماجه،	باب اسم الله الاعظم،			٢٨٣/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٣٤٩/٥	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٥٦/١٠
	المستدرك للحاكم،	٥٠٤/١	☆	تاريخ بغداد للخطيب،	٤٤٣/٨
	تاريخ جريان للسهمى،	١٤٥	☆		

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان اللہ قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول اللہ ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول اللہ !علمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك اللہ ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بلسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم اللہ الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

دیگر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم! انی ادعوك اللہ و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحیم، و ادعوك باسمائك الحسنی کلھا ما علمت منھا و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ٦٢

* * *

۳۔ قبولیت دعا کے اوقات

(۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔ ۱۲م

(۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۰۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۰۱۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ۱/ ۱۸۱
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الجمعة ۱/ ۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ٤٨٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰
اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۷۹ ☆ كنز العما ل للمتقی ، ۲۱۳۲۰، ۷/ ۷٦۷

۲۰۱٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ۱/۱۸۱
السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغيب والرهيب للمنذری، ۱/ ٤۹۳
كنز العمال للمتقی ، ۲۱۳۱۰، ۷/ ۷٦۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔ ۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التمسوا الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ ۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فى الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيًا الا اتاه الله اياه ، قالوا: يا رسول الله ! اية ساعة هى ، قال : حين تقام الصلوة الى انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔ ۱۲م

۲۵۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنى عن التورات و حدثته عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اخير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم ، و فيه اهبط ، و فيه تيب عليه ، و فيه مات ، و فيه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هى مصبحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۹۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنزرى، ۱/ ۴۹۴
كنز العمال للمتقى، ۲۱۳۰۳، ۷/ ۷۶۴
۲۵۱۶۔ الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵
۲۵۱۷۔ المؤطا لمالك، باب ماجاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة ، ۳۸
الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵

ساعة لا يصاد فها عبد مسلم و هو يصلى فيسأل الله شيًا الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك فى كل سنة ، فقلت : بل فى كل جمعة ، فقرأ كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ۱۲م

۲۵۱۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فى الجمعه ساعة لا يوافقها عبد يستغفر الله الا غفر له ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

۲۵۱۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۶۶/۲

ومختار اکابر محققین و جماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی ابیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی، امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ و ابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابو عمرو بن عبد البر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی و امام ابن العربی و امام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ و درمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی و اتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم

ذیل المدعا ص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: خيرا الدعا دعاء يوم عرفة۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ ۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خير الدعاء دعاء يوم عرفة و خير ما قلت انا والنبيون من قبلى لا اله الا الله و حده لا شريك له، له الملك و له الحمد، و هو على كل شئ قدير۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قلت: يا رسول الله!

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذى، باب جامع الدعوات، ٢/١٩٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٢٤٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٣٧٣
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤١٩ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٢/٢٥٤

۲۰۲۰۔ الجامع للترمذى، باب جامع الدعوات ٢/١٩٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٢٤٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤١٩
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٣٧٣ ☆ الاذكار النوويه، ١٥٧

۲۰۲۱۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات، ٢/١٨٨
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١١٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢/٤٥٥
كنز العمال للمتقى، ٣٤٠٢، ٢/١١٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤٨٩
المعجم الكبير للطبرانى، ١/٩٤ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآخر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔ ۱۲م

۲۵۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعو اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجہا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالی قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۹

۲۵۲۳۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

۲۵۲۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۷۱/۳ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۱۰۵/۲
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۸/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۰/۱ ☆

۲۵۲۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۸۸/۲

(۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٢٤۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

٢٥٢٥۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فریضة فله دعوة مستجابة ، ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔ اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

٢٥٢٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فریضة فله عند اللہ دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱

(٦) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٢٧۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔

٢٥٢٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٠٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢١٤، ١/ ٥١٧

٢٥٢٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٨/ ١٥٩ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٧/ ١٧٢

الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٥٣٣ ☆

٢٥٢٦۔ کنز العمال للمتقی ، ١٩٠٤٠ ، ٧/ ٣١٣ ☆

٢٥٢٧۔ السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ١/ ١٢٦

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

٢٠٢٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها فى الدنيا، اوا ادخرت له فى الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

٢٠٢٩۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حتى يبقى ثلث الليل الآخر فيقول: من يدعونى فاستجيب له، من يسئالنى فاعطيه، ومن يستغفرنى فاغفر له۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روزآسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔ ۱۲م

٢٠٢٨۔ كنز العمال للمتقى، ٢٣٦١٣، ٨/ ٤٥١ ☆

٢٠٢٩۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ٢/ ١٨٨

السنن لابى داؤد تطوع ٢٢ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٣٥٣، ٢/ ١٠٤

الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ٢١٣ ☆ المسند لابى عوانه، ١/ ١٤٤

المؤطا لمالك، ٢١٤ ☆

(٨) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٣٠۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: الدعاء بین الاذان والاقامة مستجابة فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔ ١٢م

(٩) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

٢٥٣١۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من تعار من اللیل فقال: لا اله الا اللہ وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدیر، وسبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اكبر ولا حول ولا قوة الا باللہ، ثم قال: اللهم اغفرلی، او قال: ثم دعا استجیب له، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوته۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا اله الا اللہ وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدیر، اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اكبر ولا حول ولا قوة الا باللہ، اور پھر بطور دعا پڑھا، اللهم اغفرلی، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔ ١٢م

(١٠) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٣٢۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

٢٥٣٠۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ١٩٩/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١١٩/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٤٥، ١٠٣/٢

الترغیب والترهیب للمنذری، ١٩٠/١ ☆ الکامل لابن عدی،

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٩/٢ ☆

٢٥٣١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من لقار اللیل، ١٥٥/١

الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ١٧٧/٢

٢٥٣٢۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٩٩/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٤١/٢

الله تعالیٰ علیه وسلم: خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة، اول لیلة من رجب، ولیلة النصف من شعبان، ولیلة الجمعة، ولیلة الفطر، ولیلة النحر۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رجب کی پہلی رات، شب برأت، جمعرات، شب عید الفطر یعنی چاند رات، اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔ ۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

٢٥٣٣۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او مأثما، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینهما، وحین ینزل المطر حتی یسکن۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔ ۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٣٤۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثنتان لا تردان، الدعاء عند النداء، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٥٣٣۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٩/ ٣٢٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٣٥، ٢/ ١٠١
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ٢٠٨ ☆

٢٥٣٤۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء ١/ ٣٤٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ٢١٧ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کے وقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔ ۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

٢٠٣٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

٢٠٣٦۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

٢٠٣٧۔ **عن** أبى بن كعب رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔ ۱۲م

٢٠٣٥۔ السنن لابی داؤد باب الدعاء بظهر الغيب، ٢١٥/١

كنز العمال للمتقى، ٣٣٠٦٠، ٩٧/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٦٧/١

٢٠٣٦۔ المستدرك للحاكم، ٧٣١/١ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ٢١٣/١٠

عمل اليوم والليلة لابن السنى، ٩٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٣٤٢، ١٠٢/٢

الجامع الصغير للسيوطى، ٥٩/١ ☆

(۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

٢٥٣٨ ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا زالت الأفیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی الله حوائجکم ، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالٰی اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

(۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالٰی کا فضل مانگو

٢٥٣٩ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا ، و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذبالله من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالٰی کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالٰی کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔ ۱۲م

(۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

٢٥٤٠ ـ **عن** عباس بن مرداس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

٢٥٣٨ ـ کنز العمال للمتقی،٣٣٤٨، ١٠٣/٢

٢٥٣٩ ـ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ١٨٤/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٦/٢ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ٣٤٢/٦

الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٨/١ ☆

٢٥٤٠ ـ السنن لا بن ماجه ، باب الدعاء بعرفة ٢٢٢/٢

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا مته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانی اخذ للمظلوم منه ، قال : ای رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الی ماسأل قال : فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقال ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما : بأبی انت وامی ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذی اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال : ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل يحثوه علی رأسه ويدعو بالويل والثبور فاضحكنی مارأيت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آگئی۔

* * *

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۰۴۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ثلثلة لا ترد دعوتهم، الصائم حین افطر، و الامام العادل، و دعوة المظلوم یرفعها اللہ دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حین۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔ ۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۲۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اربع دعوتهم مستجابة، الامام العادل، و الرجل یدعو لاخیه بظهر الغیب، و دعوة المظلوم، ورجل یدعو لوالدیه۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۰۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۲/۱۹۹
السنن لابن ماجه، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ۱/۱۲۶
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۱۳
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۶۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۲/۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۳۸۸ ☆
۲۰۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۳

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔ ۱۲م

٢٥٤٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اربع دعوات لا یرد، دعوة الحاج حتی یرجع، و دعوة الغازی حتی یصدر، و دعوة المریض حتی یبرأ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہ ہی دعا ہے۔ ۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

١٥٤٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحاج و العمار و فد الله، ان دعوه اجابهم، و ان استغفر غفرلهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

٢٥٤٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی

٢٥٤٣۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٠٤٠، ٩٧/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٦٢/١

٢٥٤٤۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ٢١٣/٢
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٦٧/٢ ☆ الکامل لابن عدی، ١٩٧/٦
السنن الکبری للبیهقی، ٢٦٢/٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٥٣٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١١/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٧٢/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٢١٠/١ ☆ المغنی للعراقی ٢٤١/١
کنز العمال للمتقی، ١١٨١٥، ٨/٥ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤٢١/١

٢٥٤٥۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحاج، ٢١٣/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤٢٢/١٢ ☆ الصحیح لابن حبان، ٩٦٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٣٠/١ ☆ کنز العمال، للمتقی، ١٠٦٠٢، ٣٠٢/٤

الله تعالیٰ علیه وسلم : الغازی فی سبیل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعاهم فاجابو ه سألوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیوالا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی ۔۱۲م

۲۵۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق مقبول ہے

۲۵۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دعاء المحسن الیه للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۵۴۸۔ **عن** حبیب بن مسلمة فهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۵۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۶۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۶
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۴۸ ☆ میز ان الاعتدال للذهبی، ۷۸۲۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ۵/۱۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۸
۲۵۴۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۶ ☆
۲۵۴۸۔ المستدرك للحاکم، ۳/۳۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۷۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۷۰، ۲/۱۰۷

صلی اللہ تعالیٰ عبیہ وسلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

(٦) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستجب لی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح و شام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ کرتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، یہ حضرت گرہ سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔ صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

۲۰۴۹۔ السنن لا بن ماجہ، باب استحباب لا حد کم ما لم لعجل، ۲/ ۲۸۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۹۰

فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۱٤۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ٤۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤگے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک، روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ ومراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد و الکرب فلیکثر الدعا فی الرخاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۳۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اغتنموا دعوة المؤمن المبتلی۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثلثة یدعون الله فلا یستجاب لهم، رجل کانت تحته امرأة سئیة فلم یطلقها، و رجل کان له مال فلم یشهد علیه، و رجل اتی سفیها ماله، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولکم۔"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کرلئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ١٦٨/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٨/١

۲۵۵۲۔ المستدرک للحاکم، ٣٣١/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ٢١٦/١

کنز العمال للمتقی، ٤٣٨٢٥، ٣٥/١٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٤٦/١٠

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق: ظاہر اس سے مراد یہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذھب حقہ لم یؤجر، وان دعا علیہ لم یجب، لانہ ترک حق اللہ تعالیٰ و امرہ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ و اشھدوا اذا تبایعتم۔ اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۷۳

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۵۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراه احد الا الله فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی ۔ ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے ۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔ ۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۵۵٤۔ **عن** مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فجاء رجل "هو البلال بن الحارث المزنی الصحابی " رضی الله تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول الله ! استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا ، فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأه السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں ۔ رحمت عالم صلی

٢٥٥٣۔ الجامع الصغیر للسیوطی ٢١٢/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٣٦٠، ١٠٢/٢

٢٥٥٤۔ المصنف لا بن أبی شیبة ٣٢/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٣٥٣٥، ٤٣١/٨

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچااور لوگوں کوخبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۵۵۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی! من دعائك۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ ۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۰۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفرلکم
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جوبھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ۱۲م

* * *

۲۰۵۵۔ السنن لابن ماجۃ، باب فضل الحاج، ۲/ ۲۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/ ۲۵۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/ ۱۹۵ ☆ الاذکار النودیہ، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی ۱۲۹٤۳، ۵/ ۳۰۱ ☆

۲۰۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۲/ ۳۱۱

۵۔ مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا بھذ االدعاء بعد کل صلوۃ اللھم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشھادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیك فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانك انت اللہ لا الہ الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عھدا عندك تودیہ الی یوم القیامۃ انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللھم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشھادۃ ، الرحمن الرحیم ، ابی اعھد الیك فی ھذہ الحیاۃ الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لااعلق الابرحمتك فاجعل رحمتك لی عھد ا عندك تودیہ الی یوم القیامۃ ، انك لا تخلف المیعاد ۔ **فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے ،فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔**

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم ان ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ، ۱۸۷/۲

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳۶۳۲۰ ،

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب . فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : کنت نائمة الی جنب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و ھو ساجد و ھو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سورہی تھی ، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك . لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك ۔ ۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم , اللھم لك الحمد كالذی تقول، و خیر ا مما نقول۔ ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللھم لك الحمد كالذی تقول ، و خیر ا مما نقول ۔ ۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول اللہ

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱۹۲/۱
السنن لا بن ماجه ، باب ما لعوذمنة رسول اللہ ﷺ، ۲۸۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹٤/۱ ☆ البدایة و النھایة لا بن کثیر ۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و ھو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ و یصلی رکعتین و یدعو بھذا الدعاء ، اللھم انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ ! انی قد توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے ۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر وثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو ۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں ۔ بولے: حضور دعا فرمادیں ۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں ۔ اللھم ! انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ انی قد توجھت بك فی حاجتی ھذہ لتقضی ، اللھم فشفعه فی ۔ ١٢م

٢٥٦٢ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

٢٥٦٣ ۔ **عن** ھشام بن أبی رقیة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب ۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

٢٥٦٢ ۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤٨٨/٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٢٥/١١
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٥٩/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١٣٢، ٦٤/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤/١ ☆
٢٥٦٣ ۔ المستدرك للحاکم، ٦٨٤/١ ☆

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے

ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: ان ام سليم غدت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت: علمنى كلمات اقولهن فى صلوتى فقال: كبرى الله عشرا، و سجى الله عشرا، واحمديه عشرا، ثم سلى ما شئت يقول: نعم، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عز وجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل با وضوئے تازہ و حضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلاً " اسئلك ان تقضى لى حاجاتى كلها فى الدنياء و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمین۔

ذیل المدعا ص ۱۷۴

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنى آدم فليتوضأ

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۶۳/۱

المستدرك للحاكم، ۴۶۲/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۱/۳

۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ۶۳/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی صلوة الحاجة، ۱۰۰/۱

وليحسن الوضوء ثم يصل ركعتين ، ثم ليثن على الله و ليصل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا اله الا الله الحليم الكبير سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الا قضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ذیل المدعا۔ ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحليم الكبير ، سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنيمة من كل بر ، و السلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الاقضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ۱۲م

۲۵۶۶۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : يا على ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فيستجاب لك باذن الله و يفرج عنك ۔ توضأ و صل ركعتين ، و احمد الله ، و اثن عليه ، و صل على نبيك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنين و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانو ا فيه يختلفون ۔ لا اله الا الله العلى العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكبير ، سبحان الله رب السمو ت السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجيب دعوة المضطرين اذا د عوتك ، رحمن الدنيا ء والآخرة و رحيمها ، فارحمنى فى حاجتى هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہوتو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

٢٥٦٦۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤٧٦/١

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم! انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله العلي العظيم، لا اله الا الله الحكيم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اللهم! كاشف الغم، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما، فارحمني في حاجتي هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك۔

۲۵۶۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اثنتي عشرة ركعة تصليهن من ليل او نهار، و تشهد بين كل ركعتين، فاذا تشهدت في اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل، و صل على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، و اقرأ و انت ساجد ا فاتحة الكتاب، سبع مرات، و آية الكرسي سبع مرات، و قل: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل: اللهم! اني اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، و منتهى الرحمة من كتابك، و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك، ثم ارفع رأسك، و سلم يمينا و شمالا، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير، دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللهم انی اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

٢٥٦٧۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٤٧٧/١ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢٧٢/٤
اتحاف السادة للزبيدی، ٤٤/٥ ☆

وقتوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك 'پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات ' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ ووقایہ وتنویر الابصار ودرمختار وشرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومحبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللهم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاهر اطلاق الكراهة كراهة التحريم، وقد نص في رد المحتار على انه لا يحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتهم على الكراهية و صححها في البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص١٧٩

(٣) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

٢٥٦٨۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما من دعاء احب الى الله تعالىٰ من ان يقول العبد: اللهم اغفر لامة محمد رحمة عامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص٢٧

(٤) عافیت کی دعا کرو

٢٥٦٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكثر الدعا بالعافية۔

٢٥٦٨۔ الكامل لابن عدى، ٤/٣١٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٩٠

٢٥٦٩۔ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٨٦ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

* * *

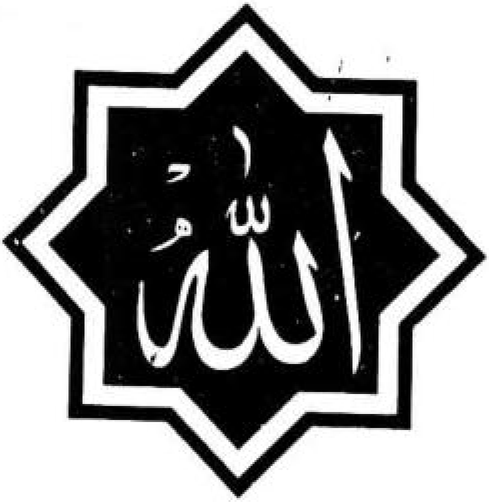

۲۶

کتاب الذکر

ابواب

فضائل ذکر ۳۲۳
فضیلت مجالس ۳۳۷
ذکر کی تاکید ۳۴۱

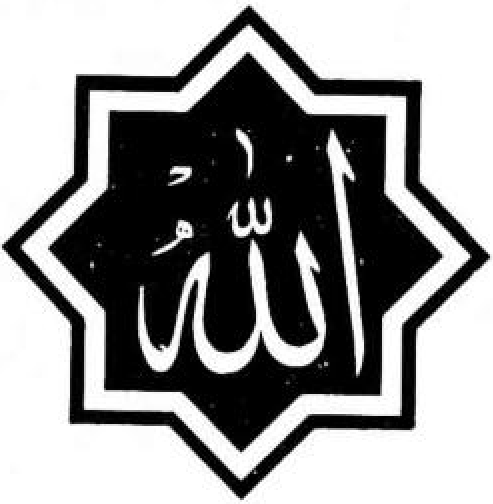
اللہ

۔فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لله ملائكة يطوفون فى الطرق يلتمسون اهل الذكر ، فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادو، هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا ، قا ل :فيسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم، ما يقول عبادى؟ قال : تقول : يسبحونك و يكبرونك ويحمدونك ويمجدونك ، قال فيقول : هل رأونى ؟ قال: فيقولون: لا والله! ما رأو ك ، قال: فيقول :كيف لو رأونى ؟ قال : يقولون: لو رأوك كانوا إشدلك عبادة و اشدلك تمجيدا و اكثرلك تسبيحا ، قال : يقول : فما يسئلون ؟ قالوا : يسئلونك الجنة ، قال : يقول : و هل رأوها ؟ قال : يقولون: لا و الله يا رب !ما رأوها ، قال : يقول : فكيف لو انهم رأوها ؟ قال : يقولون :لو انهم رأوها ، كانوا اشد عليهاحرصا و اشد له طلبا و اعظم فيها رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷۴/۲
الصحيح لمسلم، ۱۳۹۰، باب ذكر الله تعالىٰ فى حال الجنابة ، ۱۶۲/۱
السنن لا بى داؤد، باب فى الرجل يذكر الله تعالىٰ على غير طهها، ۴/۱
السنن لا بن ماجه، باب ذكر الله عزوجل على الخلاء ، ۲۶/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۹/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۹۰/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۳۳/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۸۷/۲
كنز العمال للمتقى، ۱۷۹۸۰، ۷/ ۶۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۴۴/۲
التفسير للقرطبى، ۳۱۰/۴ ☆ المسند لابى عوانه ، ۲۱۷/۱
۲۵۷۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل ذكر الله تعالىٰ، ۹۴۸/۲

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و ھل رأوھا ؟ قال : یقولون : لا واللہ یا رب ! ما رأوھا ، قال : یقول فکیف لو رأوھا ؟ قال : فیقولون : لو رأوھا کانوا اشد منھا فرارا و اشد لھا مخافۃ ، قال: فیقول : فانی اشھد کم انی قد غفرت لھم ، قال:یقول : ملك من الملائکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ ، قال : ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں، جب کسی جماعت کو ذکر خدا ورسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کوندا کرتے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لله تبارك و تعالىٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الى السماء قال: فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم، فيقولون جئنا من عبادلك في الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك، قال: و ما ذا يسئلونني؟ قالوا: يسئلونك جنتك، قال: وهل رأوا جنتي؟ قالو؛ لا اى رب! قال: فكيف لو رأواجنتي؟ قالوا: و يستجيرونك، قال: و مما يستجيروني، قالوا: من نارك يا رب! قال: و هل رأوا ناري؟ قالوا: لا ۔ قال: فكيف لو رأوا ناري، قالوا: و يستغفرونك، قال: فيقول: قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا، و اجرتهم مما استجاروا، قال: يقولون: رب! فيهم فلان عبد خطاء؟ انما مر فجلس معهم، قال فيقول: و له غفرت، هم القوم لا يشقى بهم جليسهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحيح لمسلم، باب فضل مجالس الذكر ۳۴۴/۲

کررہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔ ۱۲ام

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول: من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن آدم، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبہ، فذلك الوسواس الخناس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی،

التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۱۱۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۳۷۵

فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۴۷ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۶/۴۶

۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۷/۱۴۹ ☆

جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، ۱/۴۱۸

المطالب العالیۃ لابن حجر، ۳۳۸۴، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۲۰

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۹۸ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/۵۸۸

التفسیر للقرطبی، ۲۰/۲۶۲ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۱/۶۰

الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۲۷

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔ ۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۵۷۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افضل الذکر لا الہ الا اللہ، و افضل الدعا، الحمد للہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۶۵۵/۴

(۳) ذکر اللہ پر اجر و ثواب

۲۵۷۶۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: و ان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔ ۱۲م

۲۵۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷۴/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل الحامدين، ۲۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۹۸/۱
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۵/۲ ☆ التفسير للبغوى، ۱۹۰/۴
فتح البارى للعسقلانى، ۲۰۷/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۵/۵
الدر المنثور للسيوطى، ۱۱/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۴۸، ۴۱۴/۱
التمهيد لا بن عبد البر، ۴۳/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۷۹/۱
۲۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول الله يحذركم الله، ۱۱۰۱/۲
الصحيح لمسلم، باب الحث ذكر الله تعالىٰ، ۳۴۱/۲
الجامع للترمذى، ابواب الدعوات، ۲۰۰/۲

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول : لا یذکرنی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلك الا وجھہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے ۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلك فافزعو الی ذکر اللہ ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٣٩٤/٢ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٧٦/١٠
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٨/٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ٢٥/٢
کنز العمال للمتقی، ١٨٨٩، ٤٣٨/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٥١/١
المغنی للعراقی، ٢٩٧/١ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ١٠٨/٣

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ١٧٣/٢
السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ٢٧٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٩/٢ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما عمل آدمی عملا انجاٗلہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ، قیل: و لا الجہاد فی سبیل اللہ، قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ، قال: و لا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب سیفہ حتی ینقطع۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔ ۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لکل شیٔ صقالۃ، و ان صقالۃ القلب ذکر اللہ، و ما من شیٔ انجاٗمن عذاب اللہ من ذکر اللہ تعالیٰ قال: ولا الجہاد فی سبیل اللہ، قال: و لو ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا:: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۵
۲۵۸۱۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹
کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۶

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

٢٥٨٢ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : انا مع عبدی اذا ذكرنی و تحركت بی شفتاه ـ
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔ ۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

٢٥٨٣ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كلمتان حبيبتان الی الرحمن ، خفيفتان علی اللسان ، ثقيلتان فی الميزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظيم ـ فتاوی رضویہ ۹۳۰/۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ـ سبحان الله العظيم

٢٥٨٢ ـ السنن لابن ماجه، باب فضل الذكر، ٢٧٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٤٠/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٩٦/١
تاريخ دمشق لابن عساكر، ١٣٨/٧ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٤٩/١
الجامع الصغير للسيوطی، ١١٩/١ ☆ التفسير للقرطبی، ١٧٢/٢
كنز العمال للمتقی، ١٧٦٣، ٤١٥/١ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٣١٣
٢٥٨٣ ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازين القسط، ١١٢٩/٢
الصحيح لمسلم، ذكر، ٣٠، باب فضل التحصيل والتسبيح ، ٣٤٤/٢
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ١٨٥/٢
السنن لابن ماجه، باب فضل التسبيح ٢٧٨/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٢/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٢/٥
اتحاف السادة للزبيدی، ١٥/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٤٢٠/٢
المصنف لابن أبی شيبة ، ٢٨٩/١٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٠٠٧، ٤٦٢/١
الدر المنثور للسيوطی، ٧١/٣ ☆ التفسير للبغوی، ٢٠٥/٥
التفسير للقرطبی ، ٦٧/١ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢٩/٨

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸۴۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی امرأۃ و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال: الا اخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد بین ذلك، وسبحان اللہ عدد ما هو خالق، و اللہ اکبر، مثل ذلك، و لا اله الا اللہ مثل ذلك، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کررہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن اللہ عدد ما خلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض، و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك، و سبحان اللہ عدد ما هو خالق، و اللہ اکبر مثل ذلك، و لا اله الا اللہ مثل ذلك، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل قال لموسی علیه الصلوۃ و السلام: یا موسی! لو ان السموات السبع و عامر هن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله اللہ فی کفة مالت بهم لا اله الا اللہ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۸۴۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۴
السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح، ۲/۲۷۸
المستدرك للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۶۲
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۳/۱۹۲ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۳۳۰
۲۵۸۵۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۱۳ ☆ اتحاف السادۃ، للزبیدی، ۵/۱۱
المغنی للعراقی ۱/۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۴۵

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔ ۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات: سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، فان كان اتى خيريا كان كالطابع عليه، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہوجائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہوجائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابى داؤد باب فى كفارة المجلس، ۲/۶۶۷

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۴۷۷، ۷/۱۵۲

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى ، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ ۱۲م

۲۵۸۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، الا غفرله ما كان فى مجلسه ذلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استعفرك و اتوب اليك ،تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قال : سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك،

۲۵۸۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۲/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۹۹/۵

۲۵۸۹۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ، السنن لابى داؤد، باب فى كفارة المجلس، ۱۸۱/۲

۲۵۹۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۱/۲ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فى مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فى مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہوگئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے ۔ ۱۲م

۲۵۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فى مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فى مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی وفعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سربمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا ۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی كفارة المجلس ، ۶۶۷/۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۴۱۲/۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرۃ فی الشرط تعم ، و فی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات ۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انہ نکرۃ فی موضع الشرط ، وموضع الشرط نفی و النکرۃ فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل ، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں ، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر واعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری واہم ۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل واعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ وشہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں ، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیاء وحاکم وبیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم ، میں ہے۔

۲۵۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهاقالت ان رسول اللہ

۲۵۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱۱/۲

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال: ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائینگے۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم وبحمدك، استغفرك و اتوب الیك۔ الٰہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن'' میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ [illegible] ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتارہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۴۷

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خیر الذکر الخفی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۲۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۷۱

۲۔ فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول اللہ ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر ۔ فتاوی رضویہ ۱۱۰/۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔ ۱۲م

۲۵۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔ ۱۲م

۲۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول اللہ ! قال : اهل مجالس الذکر فی

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۱۸۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۶۸/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۲/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۹۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۶/۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ۲۳۹/۵
۲۵۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۸/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ۴۲۰/۱ ☆
۲۵۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ۴۴۷/۱ ☆

المساجد ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔ ۱۲م

۲۵۹۷ ۔ **عن** معاویۃ بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسام خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال: ما اجلسکم ھھنا، قالوا: جلسنا نذکر اللہ، قال. اتانی جبرئیل فاخبرنی: ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۵۹۸ ۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبداللہ ابن رواحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لقی الرجل من اصحا بہ یقول: تعال! نوئمن بربنا ساعۃ، فقال: ذات یوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فقال: یا رسول اللہ! الا تریٰ، الی ابن رواحۃ، یرغب عن ایمانک الی الیمان ساعۃ، فقا ل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تباھی بھا الملائکۃ علیھم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷ ۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/ ۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/ ۱۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۹۲ ☆
۲۵۹۸ ۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۴۰۳ ☆

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمر و بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عن یمین الرحمن و کلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشہداء بمقعدھم وقربھم من اللہ وعزوجل قیل: یا رسول اللہ! من ھم؟ قال: ھم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبہ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملائکۃ حتی ان الملائکۃ یقولون: زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینھم وھم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/۴۶۲

المساجد۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسولٌ الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال: ما اجلسكم ههنا ،قالوا: جلسنا نذكر الله، قال: اتانی جبرئیل فاخبرنی: ان الله عزوجل یباهی بكم الملائكة۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان عبدالله ابن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحا به یقول: تعال! نوئمن بربنا ساعة، فقال: ذات یوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فقال: یا رسول الله! الا تریٰ، الی ابن رواحة، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة، فقا ل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائكة علیهم السلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/۱۷۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۰۳ ☆

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمر و بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عن یمین الرحمن و کلتا ید یه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجو ههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من اللہ وعزوجل قیل: یا رسول اللہ! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون: زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/۴۶۲

اجنحتہم۔ **فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم رأس الصالحين۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ **فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵**

⁂

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم یجلسون، ۲/۱۷۳

کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۱/۴۲۴

۳۔ ذکر کی تاکید

(۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

٢٦٠٢ ـ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

٢٦٠٣ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذكرو الله ذكرا يقول المنافقون : انكم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریا کار ہیں ۔۱۲م

٢٦٠٤ ـ **عن** أبى الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثروا ذكر الله حتى يقول المنافقون : انكم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریا کار ہیں ۔۱۲م

٢٦٠٢ ـ المسند لاحمد بن حنبل ٦٨/٣ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٩٩/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٧٥/١٠ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٩٩/٢
كنز العمال للمتقى، ١٧٥٣، ٤١٤/١ ☆
٢٦٠٣ ـ المعجم الكبير للطبرانى، ١٦٩/١٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٦١/١
٢٦٠٤ ـ كنز العمال للمتقى، ١٧٥٤، ٤١٤/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٨٦/١

٢٦٠٥۔ **عن** عبد الله بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

٢٦٠٦۔ **عن** ام انس رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثری من ذکر الله ، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشادفرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

٢٦٠٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوذکرالٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۱۸۷

(۲) ہر شجر وحجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

٢٦٩٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

٢٦٠٥۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ١٧٣/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٨/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٣٧١/٣

المستدرك للحاکم، ٤٩٥/١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٩٤/٢

حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٥١/٩ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٤١٦/١

اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٥ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ١٨٤١، ٤٢٧/١

الامالی للشجری، ٢٥٥/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٤٩/١

٢٦٠٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٢٠٥/٥ ☆ الجامع الکبیر ٧٥٧/٢

٢٦٠٧۔ الدر المنثور للسیوطی، ٢٠٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩٧/١٠

٢٦٠٨۔ السنن الکبری للبیهقی ، ٣٢٨/١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٦٢/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

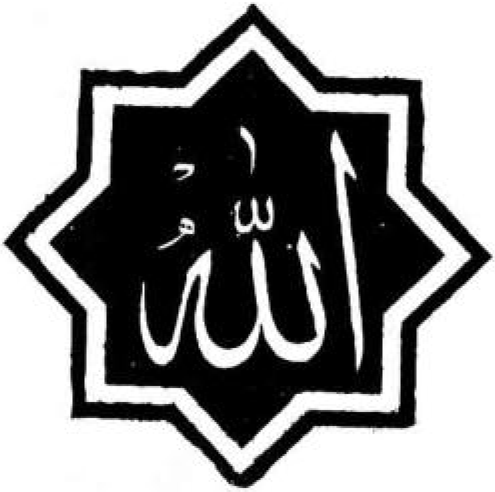
اللّٰهُ

۲۷

کتاب الفرائض

ابواب

اہمیت علم فرائض ۳۴۷
میراث کی تفصیل ۳۵۱

ا۔ علم فرائض کی اہمیت

(۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و ھو ینسی ، و ھو اول شئ ینتزع من امتی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ۱۲م

(۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من فر من میراث و ارثه قطع الله میراثه من الجنة یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زوی میراثا عن وارثه زوی الله عنه میراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۲٦٠٩۔ السنن الکبری للبیهقی ، ٦/٢٠٨ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/٣٣٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٢/٥٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢/١٢٦
المغنی للعراقی، ١/٩٥ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ٢/١٩٦
٢٦١٠۔ السنن لا بن ماجه، باب الحیف فی الوصیة ، ٢/١٩٨
کنز العمال للمتقی، ٤٦٠٨٢، ١٦/٦١٩ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٢/٣٤٨
٢٦١١۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک وتائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناه فی الهاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ بر سر پیکار ہے تو قابل تادیب وزجر وانکار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر وتہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمصادت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی، و الاوسطا، و الاول لا یعجبنی، لا یطلع علی ذلك من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یزکر الفقهاء من الکفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جناں کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ هذا ان شاء الله تعالیٰ احسن و امکن و أبین و ازین و الله سبحانه و تعالیٰ اعلم۔ **فتاوی رضویہ ۱۶۲/۱۲**

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب قول المریض الی وجع،	۸۴۶/۲
الصحیح لمسلم،	کتاب الوصیة،	۳۹/۲
السنن لا بن ماجه،	باب الوصیة بالثلث،	۱۹۹/۲
السنن لا بی داؤد،	باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی ماله،	۱۰۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل،	۱۷۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر،	۳۹۵/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنياء خير من ان تذرهم غالة يتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے، ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔ اور امام ابوبکر فضل سے دس ہزار درہم۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

* * *

۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲٦١٣۔ **عن** عمرو بن شعیب عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه : ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من کان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲٦١٤۔ **عن** المغیرة بن شعبة عن اصحابه رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کان امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه اذا لم یجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔ اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲٦١٥۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان مولی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مات و ترك شیًا و لم یدع و لدا و لا حمیما ،

۲٦١٣۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الولاء ۲/٤٠٤

السنن لا بن ماجه، باب میراث الولاء ، ۲/٢٠٠

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲۷

۲٦١٤۔

۲٦١٥۔ السنن لا بن ماجه، باب میراث الولاء ، ۲/٢٠٠

المسند لا حمد بن حنبل، ٦/١٣٧

فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطو میراثه من اهل قریته ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزادشدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان وردان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمیراثه فقال : انظرو اله ذاقرابة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر یا له فاعطوه میراثه یعنی بلد یا له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزادشدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه قال: انه کان طاعون فی الشام فکانت القبیلة تموت باسرها حتی ترث القبیلة الاخری ؎

۲۶۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبدالرزاق،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد، و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول اللہ ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔ فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔ فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جداعلیٰ سے قریب ہو اسے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔ اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جاکر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہروہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، 　باب فی میراث ذوی الارحام، 　۲/ ۴۰۲

المصنف لابن أبی شیبة،

۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔ ۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا يرث المسلم الكافر ، و لا الكافر المسلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ ۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : يا رسول الله ! اين تنزل فى دارك بمكة ؟ فقال : هل ترك عقيل من رباع او دور ، و كان عقيل و رث ابا طالب هو و طالب و لم يرثه جعفر و لا على رضى الله تعالىٰ عنهما شيئاً ، لانهما كانامسلمين و كان عقيل و طالب كافرين ، فكان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه يقول :لا يرث المؤمن الكافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّہ کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابوطالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب لا يرث المسلم الكافر،	۱۰۰۱/۲
	الصحيح لمسلم،	كتاب الفرائض	۳۳/۲
	الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى ابطال الميراث بين المسلم،	۳۲/۲
	السنن لا بن ماجه ،	باب ميراث اهل الاسلام من اهل	۲۰۰/۲
	المسند لا حمد بن حنبل،	۲۰۰/۲	
۲۶۲۱۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب اذا قال المشرك عند الموت ،	۶۱۴/۲
	السنن لا بن ماجه،	باب ميراث اهل الاسلام من ،	۲۰۰/۲
	المؤطا لمالك،		

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ کافر ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

* * *

◆

۲۸

کتاب الساعة

ابواب

علامات قیامت ۳۵۹
دجال کا ذکر ۳۶۲
میدان قیامت ۳۶۸
شفاعت ۳۷۳
حوض کوثر ۳۹۶
رویت باری تعالیٰ ۳۹۸
جنت ۴۰۳
جہنم ۴۰۹

ا۔ علامات قیامت

(۱) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہان سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ۱۲م

(۲) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۶۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یقبض العلم، ۲۰/۱
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل، ۳۴۰/۲
السنن لا بن ماجه، باب اجتناب الرأی والقیاس ۶/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۷/۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۸۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۸۷/۱۰ ☆ فتح الباری لا بن حجر، ۱۹۴/۱
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴۱/۱ ☆ الامالی للشجری، ۴۱/۱
التفسیر للبغوی، ۳۰/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۱۵/۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۸۱/۲ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱۹۶/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۶۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵۴۳/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۶۵/۱ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ۱۴/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۵۰/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۴/۱
التفسیر للبغوی ۱۷۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۲۳/۱

علیه وسلم: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/ ١٢٧

(٣) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

٢٦٢٤۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیأتین علی الناس زمان یکذب فیه الصادق و یصدق فیه الکاذب، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا۔ ثمائم العنبر قلمی ٢٨

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔ ١٢م

(٤) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

٢٦٢٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباء کم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

٢٦٢٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٨٤٧٥، ١٤/ ٢٢١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٨٣

٢٦٢٥۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ١/ ١٠

مشکل الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٠٤ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ١٥٤

کنز العمال للمتقی، ٢٩٠٢٤، ١٠/ ١٩٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٢١

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

٢٦٢٦ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

* * *

٢٦٢٦ ـ المستدرك للحاكم، كتاب الفتن و الملاحم، ٤/ ٥١١

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

٢٦٢٧۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله : يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين فتلقاه المسالح مسالح الدجال فيقولون له : اين تعمد ؟ فيقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فيقولون له:او ما تومن بربنا ، فيقول : ما بربنا خفاء فيقولون : اقتلوه ؛ فيقول بعضهم لبعض : اليس قدنهاكم ربكم ان تقتلوا احدادونه ، قال فيظلقون به الی الدجال ، فاذا رٰاه المؤمن قال :يا ايها الناس ! هذا الدجال الذی ذكر رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم قال : فيأمر الدجال به فيشج فيقول : خذوه و شجوه فيوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فيقول : اما تومن بی قال :فيقول : انت المسيح الكذاب ، قال فيؤمر به فيؤشر بالمئشار من مفرقة حتی يفرق بين رجليه قال ثم يمشی الدجال بين القطعتين ثم يقول له : قم، فيستوی قائما ، قال :ثم يقول له أ تومن بی ؟ فيقول ما ازددت فيك الا بصيرة ، قال : ثم يقول : يا ايها الناس ! انه لا يفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فياخذه الدجال ليذبح فيجعل ما بين رقبته الی ترقوته نحاسا فلا يستطيع اليه سبيلا ، قال : فيأخذ بيديه و رجليه فيقذف به فيحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمين ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جا رہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

٢٦٢٧۔ الصحيح لمسلم، باب ذكر الدجال ، ٢/ ٤٠٢

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کردیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہوجائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرسکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہوجائے گی اور وہ ذبح نہیں کرسکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔ مالی الجیب ص ۱۳

٢٦٢٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الاحد ثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه يجئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی يقولها انها الجنة هی النار، وانی انذر كم كما انذربه نوح قومه۔ شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔ وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

٢٦٢٨۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه، ١/ ٤٧٠
الصحيح لمسلم، باب ذكر الدجال، ٢/ ٤٠٠
فتح الباری لابن حجر، ١٣/ ١٠٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٨٧٥٣، ١٤/ ٣٠٠

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور، اضرشی و اقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھرایک کانالڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملاعلی قاری علیہما رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشئ و اقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال: ابوہ طوال، ضرب اللحم، کان انفہ منقار، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ، فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذًا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما، قلنا ھل لکما ولد؟ فقالا: مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشئ و اقلہ

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد، ۲/ ۴۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریذی، ۵۵۰۳
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ذکر الصیاد، ۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فى الشمس فى قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتما ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔ حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابرامت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیوقیت والجواہر'' کی بائیسویں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کر کے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کر لیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ، ۲/ ۴۵

السنن لابی داؤد، باب خبر ابن الصائد، ۲/ ۵۹۵

المسند لاحمد بن حنبل ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴

فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۸۷ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون، منهم اربع نسوة، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

* * *

۲۶۳۲ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸

٣۔ میدان قیامت

(١) حساب و کتاب

٢٦٣٣۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامة، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول: اتنکر من هذا شیًا؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول: لا یا رب! فیقول: افلك عذر؟ قال: لا یا رب! فیقول: بلی ان لك عند نا حسنة و انه لا ظلم علیك الیوم، فتخرج بطاقة، فیها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله، فیقول: احضر و زنك فیقول: یا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات، فقال: فانك لا تظلم، قال: فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا یثقل مع اسم الله شیٔ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر جسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

٢٦٣٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ٨٨/٢
المستدرك للحاکم، ٦/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٩، ١٠٩
شرح السنة للبغوی، ١٥/ ١٣٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥٥٥٩
الصحیح لا بن حبان ٢٥٢٤، ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی، ١٣٥

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔ صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

٢٦٣٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : هل نری ربنا يوم القيامة ؟ فقال : رسول ا لله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : هل تضارون فی القمر ليلة البدر ، قالو : لا يا رسول ا لله ! قال : هل تضارون فی الشمس ليس دونها سحاب ، قالوا: لا يا رسو ل الله ! قال فانكم ترونه كذلك ، يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول : من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من يعبد الشمس الشمس و يتبع من يعبد القمر القمر، و يتبع من يعبد الطواغيت الطواغيت و تبقی هذه الامة فيها منا فقوها ، فياتيهم الله فی صورة غير صورته التی يعرفون فيقول : انا ربكم فيقولون : نعوذ با لله منك هذا مكاننا حتی ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ه فيأتيهم الله فی صورته التی يعرفون فيقول : ا نا ربكم فيقولون: انت ربنا فيتبعونه و يضرب الصراط بين ظهرانی جهنم فاكون انا و امتی اول من يجيز و لا يتكلم يومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل يومئذ اللهم سلم سلم،و فی جهنم كلاليب مثل شو ك السعدان ، هل رأيتم السعدان ؟ قالوا : نعم يا رسول الله ! قال : فانها مثل شو ك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق يعنی بعمله و منهم المجازی حتی ينجی ، حتی اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا فمن اراد الله ان يرحمه ممن يقول : لا اله الا لله فيعرفونهم فی النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود ، فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة فی حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد و يبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة ، فيقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ريحها و احرقنی ذكائها ، فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم

٢٦٣٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ، ١/١٠٠

يقول الله تعالیٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطی ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : ای رب ! قدمنی الی باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنی غير الذی اعطيتك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : ای رب ! يدعوا الله حتی يقول له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لا وعزتك ، فيعطی ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الی باب الجنة ، فاذ ا قام علی باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأی ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول ای رب ! ادخلنی الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : ای رب ! لا اكونن اشقی خلقك فلا يزال يدعو الله حتی يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنی حتی ان الله ليذكره من كذاو كذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال الله ذلك لك و مثله معه ۔

تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسوال للہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس مین مومن و منافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔ اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔ عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔ فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عز وجل بہتر جانتا ہے۔ لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔ فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرما دیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔ چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔ اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عز وجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔ پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول واقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے گا اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م

* * *

۴۔ شفاعت

(۱) شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب مسیرة شهر ، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا، ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل ، و احلت لی الغنائم ، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبریٰ کا منصب عطا کیا گیا۔ ۱۲م

۲۶۳۶۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی ، ۱/ ۶۲
الصحیح لمسلم، باب المساجد ، ۱/ ۱۹۹
السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۲۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/ ۳۱۶ ☆ فتح الباری لابن حجر ، ۱/ ۴۳۶
البدایة والنهایة لابن کثیر ، ۶/ ۲۹۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۵/ ۲۲۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۵۹
الدر المنثور للسیوطی ، ۵/ ۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۰۵۸، ۱۱/ ۴۳۷

۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
السنن لابن ماجه، باب الشفاعة ۲/ ۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۳۷ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۱۱/ ۴۰۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کان یوم القیامۃ کنت انا امام النبین وخطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر ۔
فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں ۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق اللہ من شھد ان لا الہ الا اللہ یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا ۔جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی ۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو ۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لمن شھد ان لا الہ الا اللہ مخلصا و ان محمد رسو ل اللہ یصدق لسانہ قلبہ و قلبہ لسانہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق ۔اللھم ! اشھد و کفی بك شھیدا ۔ انی اشھد بقلبی و لسانی انہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنیفا مخلصا و ما انا من المشرکین ۔ و الحمد للہ رب العالمین ۔
فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۹۴،
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۳۷

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطاکاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۲/۶۷
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۲/۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۷۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۴۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۰ ☆
۲۶۴۰۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲۶۴۱۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۳/۶۶
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۲/۶۵۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/۱۷
الترغیب والترهیب للمنذری ۴/۴۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۵، ۱۴/۳۹۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابو درداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو بر خلاف خواہش ابو درداء کے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصقه من امته الارجل واحد۔ تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کر کے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۶، ۱۴/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱/ ۴۱۶
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۱۱/ ۴۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۴/ ۹۸
۲۶۴۴۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخر جن من قال **لا اله الا الله** .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے ،فرمائیں گے ؛ آج میں اس منصب پر فائز نہیں ،تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں ۔ سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے ۔ آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہوکر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ ۱۲م

۲۶۴۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع و كانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآخرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتدنو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من يشفع لكم يعنی الی ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يآدم! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم: ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، انه نهانی عن الشجرة فعصيته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی نوح، فيأتون نوحا عليه السلام فيقولون: يا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شكورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ماقد بلغنا، فيقول لهم، : ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، و انه قد كانت لی دعوة دعوت بها علی قومی، نفسی نفسی، اذهبوا الی ابراهيم، فيأتون ابراهيم فيقولون: انت نبی الله تعالیٰ وخليله من اهل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فيه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله، وذكر كذباته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی موسی فيأتون موسی عليه السلام فيقولون: يا موسی! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتكليمه علی الناس، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول لهم موسی، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

۲۶۴۵۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱۱۱/۱

بعده مثله ، وانى قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسى نفسى ،اذهبوا الى عيسى فيأتون عيسى عليه السلام فيقولون : يا عيسى ! انت رسول الله و كلمت الناس فى المهد و كلمة منه القاها الى مريم وروح منه ، فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم عيسى : ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ،ولن يغضب بعده مثله ، ولم يذكر له ذنبا،نفسى نفسى ، اذهبوا الى غيرى ، اذهبوا الى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فياتونى فيقولون : يا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبياء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الى ربك ، الا ترى ما نحن فيه ، الاترى ما قد بلغنا ، فانطلق فآتى تحت العرش فاقع ساجدا لربى ثم يفتح الله تعالىٰ على ويلهمنى من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه لاحد قبلى ، ثم قال :يا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع فارفع راسى فاقول : يا رب امتى امتى ،فيقال : يا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب عليه من باب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب۔ والذى نفس محمد بيده ! ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وهجر او كما بين مكة وبصرى۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھالہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم ٔ قدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالی نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالی کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالی نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالی اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲ام

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى لا شفع يوم القيامة لاكثر مما على وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شفاعتى لمن شهد ان الا اله الا الله مخلصا يصدق لسانه قلبه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸ ۔ **سن** معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها او سع لهم هى لمن مات و لا يشرك بالله شيئًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲۶۴۶۔	تاریخ بغداد للخطیب ،	۳۳۰/۱۲	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۷۱/۱۰
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۵۷/۱	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی ،	۴۸۹/۱۰
	کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۵۴،	۴۰۰/۱۴	☆	المغنی للعراقی، ۴/۰	۵۱
۲۶۴۷۔	المستدرک للحاکم،	۱۴۱/۱	☆	المسند لا حمد بن حنبل،	۳۰۷/۲
	الصحیح لا بن حبان،	۲۵۹۴	☆	المعجم الصغیر للطبرانی،	۹/۲
	الترغیب والترهیب للمنذری،	۴۳۷/۴	☆		
۲۶۴۸۔	المسند لا حمد بن حنبل	۷۵/۲	☆		

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

٢٦٤٩ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیها و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول الله : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سروقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

٢٦٥٠ـ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : ا ن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلا قول الله تعالیی فی ابراهیم علیه الصلوة والسلام : رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ـ و قال عیسی علیه الصلوة و السلام ، ان تعذبهم فانهم عبادك ، و ان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللهم ! امتی امتی ، وبکی فقال الله تبارك و تعالیٰ

٢٦٤٩ـ المستدرك للحاكم، ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٤٤٦
كنز العمال للمتقى، ٣٩١١٧، ١٤/ ٤١٤ ☆ مناهل الصفا ٣٥

٢٦٥٠ـ الصحيح لمسلم، باب دعاء النبى ﷺ لامته، ١/١١٣

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ہ رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم ، فقال اللّٰه تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے ، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الایہ ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں ، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے ، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت ، میری امت ، اور گریہ فرمایا ۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل ! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے ۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے ۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو ، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱ ۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالی عنهما قال: سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت ۔

۲۶۵۲ ۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول اللّٰه صلی

۲۶۵۱ ۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل ، ۲/ ۱۵۲

۲۶۵۲ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ٤٤٤

الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی قوله تعالیٰ "عسی 'ان یبعثك ربك مقاما محمودا" فقال : هی الشفاعة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی 'ان یبعثك الآیہ کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله عزوجل اتخذ ابراهیم خلیلا ، وان صاحبکم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیل الله واکرم الخلق علی الله ، ثم قرأ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یقعده علی العرش۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کرکے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسه الله تعالیٰ معه علی العرش ۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر هذا القول فهو متهم

۲۶۵۳۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱

جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة
وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده
امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تدخلوا فیه ما یفسده
ولا تنکروا انه قاعد ☆ ولا تنکروا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا رد وانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔ پھر بولے: عرش الہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 'مقاما محمودا' فرمایا: "مقعدا" نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت وبزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول ومثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی، کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب وکتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال وبھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب ۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف وانکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل ۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

٢٦٥٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معه علی السریر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

٢٦٥٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ١٩٨/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہے۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیامۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یقعدہ علی الکرسی۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین، والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: شفاعتی یوم القیامۃ حق، فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۸، ۱۴/۴۲۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۱۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیہ التواتر ، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں ۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من اللہ شیئا ، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حين انزل عليه " وانذر عشيرتك الاقربين، يا معشر قريش ! اشتروا انفسكم من الله لا اغنی عنكم من الله شئيا يا بنی عبد الله المطلب ! لا اغنی عنكم من الله شئيا ،يا عباس ! لا اغنی عنك من الله شيئا ،يا صفية عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ! لا اغنی عنك من الله شيئا ، يا فاطمة بنت محمد سلينی ما شئت لا اغنی عنك من الله شيئا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ ''اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے'' نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب ! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی ۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/ ۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۶ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/ ۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۳۸۲

تفویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں،'' اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیئا، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبر تہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی، وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قریش فوقع بینهما کلام فقال لها : واللہ ما تغنی قرابتك من رسول الاله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عنك شیئا ، فاتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تغنی شیئا ، والذی نفسی بیده ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں ۔ دونوں کسی وجہ سے شکررنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا ۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے ، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی ۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں ۔ اراءۃ الادب ص، ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

٢٦٦١ ۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القیامة علی اهل النار ، فینادیه رجل من اهل النار فیقول : یا فلاں ! هل تعرفنی ؟ فیقول : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ فتقول: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لی بها عند ربك ، قال : فیسأل اللہ تعالیٰ جل ذکره، فیقول : انی اشرفت علی النار فنادانی رجل من اهلها ،فقال لی :هل تعرفنی ؟ قلت : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینك ، فاشفع لی عند ربك فشفعنی فیه فیشفعه اللہ تعالیٰ فیأمربه فیخرج من النار ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٢٦٦١ ۔ الترغیب والترهیب للمنذری ٦٩/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ٤٩٦/١٠

المغنی للعراقی، ٥١٢/٤ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھان کے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

٢٦٦٢۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يصف الناس يوم القيامة صفوفا، ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة، قال: فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: اما تذكر يوم ناولتك طهورا فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم بعثتنى لحاجة كذا وكذا فذهبت لك فيشفع له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا: آپ، کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔

اراءۃ الادب ص۴۳

٢٦٦٢۔ السنن لابن ماجه، باب فضل صدقة الماء ٢٦٢/٢
الترغيب والترهيب للمنذرى ٢/٧٠ ☆ التفسير للبغوى، ١٠٨/٧
كنز العمال للمتقى، ٣٩٠٥٠، ٣٩١/١٤ ☆ التفسير للقرطبى، ٢٧٥/٣

(۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابو یہ و ذریتہ وولدہ فیقال: انہم لم یبلغوا درجتک وعملک فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

* * *

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۲۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۱۴ ☆ التفسیرلا بن کثیر ۷/۴۰۸
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۳، ۱۴/۴۷۸ ☆

٥۔ حوض کوثر

(١) حوض کوثر کی خصوصیت

٢٦٦٤ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :حوضى مسيرة شهر ، ماؤه ابيض من اللبن ، وريحه اطيب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

٢٦٦٥ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حوضى مسيرة شهر ۔ و زواياه سواء وماؤه ابيض من الورق ، وريحه اطيب من المسك و كيزانه كنجوم السماء فمن شرب منه لا يظمأ بعده ابدا ۔

فتاوی رضویہ ٣/٢٣٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پیے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔ ١٢م

٢٦٦٤ ۔ الجامع الصحيح للبخارى كتاب الحوض، ٩٧٤/٢
المعجم الكبير للطبرانى، ١٢٥/١١ ☆ الصحيح لا بن حبان ، ٢٦٠٣
فتح البارى للعسقلانى، ٤٦٢/١١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٢٩/٢
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤١٧/٤ ☆ التفسير للبغوى، ٣٠٣/٧
شرح السنة للبغوى، ١٦٨/١٥ ☆
كنز العمال للمتقى، ٣٩١٤٤، ١٤ / ٤٢٣ ☆
الصحيح لمسلم، باب اثبات حوض نبينا ﷺ ٢٤٩/٢
٢٦٦٥ ۔ التمهيد لا بن عبد البر، ٣٠٧/٢ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

۲۶۶۶ـ **عن** ثوبان رضی الله تعالی عنه قال: قال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی لبعقر حوضی اذود الناس لا هل الیمن، اضرب بعصای حتی یرفض علیهم، فسئل عن عرضه فقال: من مقامی الی عمان، سئل عن شرابه فقال: اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل، یغت فیه میزابان یمدانه من الجنة، احدهما من ذهب والاخرمن الورق۔ فتاوی رضویہ جدید۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔۱۲م

◆ ◆ ◆

۲۶۶۶ـ الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا نبینا ﷺ ۲/۲۵۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۵/۲۸۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۱۸

٦ ۔ رویت باری تعالیٰ

(۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

٢٦٦٧ ۔ **عن** جریر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیته ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔ فتاوی افریقہ ص ۳٦

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

٢٦٦٨ ۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جنتان من فضة انیتها وما فیهما ، و جنتان من ذهب أنیتهما وما فیها ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربهم الا رداء الکبر علی وجهه فی جنة عدن ۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

٢٦٦٧ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب وجوه یومئذ فاخرة ٢/١١٠٥
الصحیح لمسلم، کتاب الزهد ، ٢/٤٠٩
الجامع للترمذی، باب ما جاء رویة الرب تبارک و تعالیٰ ٢/٧٨
السنن لابی داؤد ، باب فی الرٔیة ٢/٦٥٠
السنن لابن ماجه ، باب ذکر الجنة ، ٢/٣٣٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٣٦٠ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ١/٣٥٩
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢/٣٣٢ ☆ التفسیر للبغوی، ٢/١٦٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٢/١١٨ ☆ المغنی للعراقی ، ٤/٥٢٨
فتح الباری للعسقلانی ، ٢/٣٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/٣١٢
المسند للحمیدی ٧٩٩ ☆ المسند لابی عوانه ، ١/٣٧٦
٢٦٦٨ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونها جنتان ٢/٧٢٣
السنن لابن ماجه ، باب فیما انکرت الجهمیة ١/١٧
الصحیح لمسلم، باب رؤیة المؤمنین فی الآخرة ، ١/١٠٠
فتح الباری للعسقلانی ٨/٦٢٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/٤٦
اتحاف السادة للزبیدی ، ١٠/٥٢٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٩٢٢٨، ١٤/٤٥٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٢١٩ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤/١١٥

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع ساز و سامان، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔ اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔ ۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالىٰ عن عليين على كرسيه ثم حف الكرسى بمنابر من نور وجاء النبيون حتى يجلسوا عليها۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ۱۲م

(۴) اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :بينا انا اصلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله ، فرمانى القوم بابصارهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الى، فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتوننى لكنى سكت ، فلما صلى رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبأبى هو وامى مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليمامنه، فوالله ما كهرنى ولا ضربنى ولاشتمنى،

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال ۱/۶۰۴ ☆

۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فى الصلوة ۱/۲۰۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۴۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/۳۶۰

المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۹/۴۰۳ ☆ المصنف لابن أبى شيبة ۲/۴۳۲

كنز العمال للمتقى ، ۱۹۹۱۵، ۷/۴۸۹ ☆ الدر المنثور ، للسيوطى ، ۱/۳۰۷

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال ينطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنمها ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہاتھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی ، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارانہ براکہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تو ان کے پاس مت جا۔ میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ براشگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہو گیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کر دو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان المیت تحضرہ الملائکة، فاذا کان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ایتھا النفس الطیبة، کانت فی الجسد الطیب، اخرجی حمیدۃ والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال ذلك حتی تخرج، ثم یعرج بھا الی السماء فیستفتح لھا فیقال: من ھذا؟ فیقال: فلان، فیقولون: مرحبا بالنفس الطیبه کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال لھا حتی ینتھی بھا الی السماء التی فیھا اللہ عزوجل۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔ ۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دهر کم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

* * *

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۴/۱۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۱/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۲۸۰ /۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۶/۱

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

٢٦٧٣۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: تحاجت النار والجنة، فقالت النار: اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين، وقالت الجنة: فمالی لا يدخلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم، فقال الله عزوجل للجنة: انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی، وقال للنار: انما انت عذأبی اعذب بك من اشاء من عبادی، ولكل واحد منكما ملؤها، فاما النار فلا تمتلئ حتی يضع الله عزوجل رحله فتقول: قط قط، قط، ای حسبی، فهنالك تمتلئ ويزوی بعضها الی بعض، ولا يظلم الله من خلقه احداً واما الجنة فان الله تعالیٰ ينشئ لها خلقا۔

فتاوی رضویہ ٩/٦٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر و ظالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

٢٦٧٣۔ الجامع الصحيح للبخاری، تفسير سورة ق ١٧٩/٢
الصحيح لمسلم، باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ عنها، ٣٨١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٣٩/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٥٩٥/٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٩٥٦٢، ٥٤٤/١٤
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٥٦٩٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٠٧/٦
المسند لاحمد بی عوانه، ١٨٧/١ ☆ التفسير للبغوی، ١٠/٥
شرح السنة للبغوی، ٢٥٦/١٥ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م

(۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

٢٦٧٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

٢٦٧٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يدخلها سحب اليها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔

شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

٢٦٧٦۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

٢٦٧٤۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيامة ٣/ ٦٨

٢٦٧٥۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٦٠٢

٢٦٧٦۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ٢/ ٩٦٩

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لاھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون: و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! و ای شیٔ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے: اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ ۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأتون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ، لست بصاحب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذلک ، انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیأتون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۳۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۹/۱
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱۱۲/۱

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شیٔ کمر البرق، قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفۃ عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بھم اعمالھم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیٔ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقۃ مامورۃ تاخذ من امرت بہ ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی ھریرۃ بیدہ ! ان قعر جھنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی، سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے؛ اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔ اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں، تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالی کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلاواسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا، سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔ لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں، تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔ اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا، سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آجاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ھم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام، فان کانت منازل آبائھم ارفع من منازلھم لحقوا بآبائھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق، عثمان و علی، جعفر و عباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسیر لا بن أبی حاتم،

نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

اراءۃ الادب ص۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذزی الغفاری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لا علم آخر اهل الجنة دخولا الجنة و آخر اهل النار خروجا منها ، رجل یؤ تی به یوم القیامة فیقال: اعرضوا علیه صغار ذنوبه وارفعوا عنه کبارها ، فتعرض علیه صغار ذنوبه فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وهو مشفق من کبار ذنوبه ان تعرض علیه ، فیقال له: فان لك مکان کل سیته حسنة ، فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراها ههنا فلقد رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحك حتی بدت نوا جذه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الٰہی! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔

فتاوی افریقہ ص۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۰۶

الجامع للترمذی ابواب صفة جهنم ۲/۸۳

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اترونها حمراء كناركم هذه، لهی اسود من القار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم هذه الآية، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فهی سوداء مظلمة لا يضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۲۶۸۰۔ الموطا لمالك، ما جاء فی صفة جهنم، ۳۸۹

۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبزار، ۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب صفة جهنم، ۲/ ۸۳

شعب الايمان للبيهقی، ۱/ ۴۸۹

۲۶۸۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فہی سوداء مظلمۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے، بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۲

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منہا دماغہ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ عزوجل لاھون اھل النار عذابا یوم القیامۃ: لو ان لک ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی بہ فیقول: نعم، فیقول: اردت منک اھون من ھذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فأبیت الا ان تشرک۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳۔ الجامع للترمذی، ابواب صفۃ جہنم، ۲/۸۳

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسیر لابن کثیر ۸/۴۴۳

کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۱۴/۶۶۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۵۱۲

الدر المنثور للسیوطی، ۴/۳۲۵ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ النار، ۲/۹۷۰

الصحیح لمسلم، باب صفۃ المنافقین ۲/۳۷۴

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

٢٦٨٦۔ **عن** نعمان بن بشير رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان و شرا كان من نار يغلی منها دماغه كما يغلی المرجل ما يری ان احد اشد منه عذابا و انه لا هو نهم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت ودوزخ

٢٦٨٧۔ **عن** أبي هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: حفت الجنة بالمكاره و حفت النار بالشهوات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

٢٦٨٦۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ٩٧١/٢
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١١٥/١
التفسير لا بن كثير ٨/ ٤٤٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ٥١٢/١٠
٢٦٨٧۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها ٣٧٨/٢
المسند لا حمد بن حنبل ٢/ ٢٦٠ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٢٧/١
شرح السنة للبغوی، ٣٠٦/١٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٦٢٦/٨
البداية والنهاية لا بن كثير ١٣/١٢ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨/٤

سے ڈھانپ دی گئی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال ۔ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال ۔ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ۔ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالیٰ نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة ، ۲/ ۸۰
السنن لا بی داؤد باب حق الجنت والنار ۲/ ۲۵۲
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/ ۴۶۳ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۲ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۹۵۲۳ ، ۱۴/ ۵۴۵

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابو طالب کا حال

۲۶۸۹ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها يوم القيامة قال : لو لا ان تعيرنی قريش يقولون : انما حمله علی ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدی من احببت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰ ۔ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاء ه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امية بن المغيرة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امية : يا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم يزل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما كلمهم هو علی ملة عبد المطلب و ابی ان يقول : لا اله الا الله ، فقال رسول اله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله تبارك و تعالیٰ ما كان للنبی و الذين آمنوا ان يستغفروا المشركين و لو كانوا

۲۶۸۹ ۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۴

۲۶۹۰ ۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ۱/۱۸۱
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

اولی قربی من بعد ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالی فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن میسب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا ، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا ۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا : کہ میں عبد المطلب کے دین ومذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا : تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا ۔ مولی تعالیٰ سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں ۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے ۔ نیز فرمایا : نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں ۔　　شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدی من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے ۔

۲۶۹۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱ ۔ المستدرك للحاکم ،　　٥٤٨/١

۲۶۹۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ،　　باب قصة ابی طالب ،　　١١٥/١

الصحیح لمسلم ،　　کتاب الایمان

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله کان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لکان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

٢٦٩٣۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابو طالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

٢٦٩٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ٢١

٢٦٩٥۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

٢٦٩٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب، ٥٤٨/١
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ١١٥/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٩/٣ ☆
٢٦٩٤۔ جمع الجوامع للسیوطی، ٨١١ ☆
٢٦٩٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١١٨/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٤٣٦، ١٥١/١٢

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله ! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخر جه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضوران باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر ہے جس کا مردہ لا الہ الااللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابوطالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کردیا۔

٢٦٩٦ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذابا ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

٢٦٩٧ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

٢٦٩٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ٩٧١/٢

الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ١١٥/١

المستدرك للحاکم، ٥٨١/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٩٥١٢، ٩٨/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٤٣٢/٢ ☆ المسند لابی عوانه ٩٨/١

الجامع الصغیر للسیوطی، ١٦٥/١ ☆

٢٦٩٧۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ٤٥٨/٢

السنن للنسائی باب موارة المشرك، ٢١٠/١

قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، فال: اذھبِ فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچاوہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قا ل : قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچاوہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابوطالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر وقمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لا بن أبی شیبة ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا اور رسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔　شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافة قال : فلما مدیدہ یبایعه بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :ما یبکیك؟ قال : لان تکون ید عمك مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیك احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلیے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح ۔　شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرك للحاكم،

الاصابه لابن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه بأبی قحافة بقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال: ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالى و الذى بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبى طالب لو كان اسلم منى بأبى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق۔ نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: كانت مشية الله عزوجل فى اسلام عمى العباس و مشيتى فى اسلام عمى أبى طالب فغلبت مشية الله مشيتى۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابو طالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظى رضى الله تعالیٰ عنه قال: بلغنى انه لما شتكى ابو طالب شكواه التى قبض فيها قالت له قريش: ارسل الى ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التى ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: ان الله حرمها على الكافرين طعامها و شرابها، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق، الاصابة لا بن حجر ٣٧٥/٤

۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لا بى نعيم كنز العمال، للمتقى، ٣٤٤٣٩، ١٥٢/١٢

۲۷۰۲۔ البسيط للواحدى،

اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال: لو لاان تعیربھا فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بھا عینك و استغفرلہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لا بیہ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا لآیۃ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لاکر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامۃ شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاھلیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳۔ فوائد تمام الرازی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا: ۔

یہ حدیث اگر ثابت بھی ہوتو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانۂ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانۂ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد و معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی طالب و التخفیف عنه بسببه ۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرو رہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما ھی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللھم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين والحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص ۴۰

* * *

۲۹

کتاب الفضائل

ابواب

فضائل قرآن ۴۲۵
فضائل قبائل ۴۴۳
فضائل مقامات ۴۵۹
فضائل ایام ۴۶۲

۱۔ فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قرء حرفا من کتاب اللہ تعالیٰ فلہ حسنۃ ، و الحنسۃ بعشر امثالھا، لا اقول : الٓمّ حرف ، الف حرف ، و لام حرف ، و میم حرف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفھم او بغیر فھم ، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا: بفھم و بغیر فھم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان اللہ تعالٰی یقول من شغلہ القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے رو کے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰۴۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱۴/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳۴/۱
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ تبارك و تعالی قرء طٰه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات و الارض بالف عام، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت: طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لالسنة تتکلم بهذا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کتاب اللہ فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تنقضی عجائبه۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی،	باب فی فضل سورة طه و یس	۴۳۴
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی	باب ما جاء فی فضل القرآن	۲/ ۱۱۴
السنن للدارمی،	باب فضل من قرء القرآن	۴۲۵
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی فضل القرآن،	۲/ ۱۱۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین ومعجزات ختم ہونے والے نہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم ۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

کان ابو بکرا علمنا ۔

ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقر و آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة کانهما غما متان او غیابتان ، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ، اقرء وا سورة البقرة، فان اخذها برکة و ترکها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاوية بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة، ۱/ ۲۷۰

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان وسائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت وندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(٤) فضیلت سورۂ رحمٰن

٢٧١٠۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لکل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔ فتاوی رضویہ ٢٠٢/٦

(٥) فضیلت سورۂ اخلاص

٢٧١١۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ٣٢٦/٣

١٧١٠۔ الترغیب والترھیب للمنذری ٣٧٠/٢ ☆

٢٧١١۔ کنز العمال للمتقی، ٢٦٣٨، ٥٨٢/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٤٠/٦
التفسیر للقرطبی، ١٥١/١٧ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢١٨٠

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲ـ عن عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا القرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ورایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہوسکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳ـ عن سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۷۴/۹

٢٧١٢ـ	الجامع الصحيح للبخاری ،	باب فضل قل هوالله احد،			٧٥٠/٢
	الصحيح لمسلم،	باب فضائل القرآن			٢٧١/١
	الجامع للترمذی،	با ب ما جاء فی سورة الاخلاص،			١١٣/٢
	السنن لا بی داؤد،	باب فی سورة الصمد ،			٢٠٦/١
	السنن لا بن ماجه،	باب ثواب القرآن ،			٢٧٢/٢
	السنن للنسائی ،	الفضل فی قرآة قل هو الله احد ،			١١٤/١
	المؤطا لمالك،		☆	المسند لاحمد بن حنبل،	٤٣٩/٢
	المستدرك للحاكم،	٥٦٧/١	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	٣٨٢/٢
	المصنف لعبد الرزاق،	٦٠٠٣،	☆	الترغيب والترهيب للمنذری،	٣٩٨/١
	مشكل الآثار للطحاوی،	٨٢/٢	☆	الدر المنثور للسيوطی،	٣٧٧/٦
	التفسير للبغوی،	٢٧٢/٧	☆	فتح الباری للعسقلانی ،	٦١/٩
	الطبقات الكبری لا بن سعد،	٧٢/٤	☆	التمهيد لا بن عبدالبر،	٢٥٤/٧
	اتحاف السادة للزبيدی،	٦٤٥/٩	☆	كنز العمال للمتقی، ٢٦٥٣ ،	٥٨٤/١
	حلية الاولياء لا بی نعيم ،	١٥٤/٤	☆	التفسير لا بن كثير ،	٤٨٠/٨
	كشف الخفا للعجلونی،	١٤٩/٢	☆	التاريخ الكبير للبخاری،	١٣٧/٣
٢٧١٣ـ	المستدرك للحاكم،	٥٥٥/١	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	١٥١/١

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما اذن الله بشیء ما اذن لنبی صلی الله تعالی عليه وسلم حسن الصوت يتغنی بالقرآن يجهر به ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ **عن** فضالة بن عبيد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لله اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الی قينة ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱٦۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱٤۔ السنن الكبری للبيهقی، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۹٥/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳٤۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۲۸٦، ٥۱٤/۱
۲۷۱٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۱۱۱٥/۲
الصحيح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۲٦۸/۱
السنن لابی داؤد، باب كيف يستحب الترتيل فی القرآة، ۲۰۷/۱
السنن لابن ماجه، باب حسن الصوت بالقرآن، ۹٦/۱
السنن الكبری للبيهقی، ٥٤/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳٦۲/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ٤۹۷/٤ ☆ التفسير للبغوی، ۳۲۷/۷
كنز العمال للمتقی، ۲۷٦۳، ٦۰٤/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۸٤/٤
۲۷۱٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹/٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۳۰/۱۰
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۹٦/۱
المستدرك للحاكم، ٥۷۱/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۱/۱۸
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٤۲/۲ ☆ الصحيح لابن حبان، ٦٥۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوا بہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۰

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز وگداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۷۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۴۳۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/۲۰۷
السنن لابن ماجہ، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۱/۹۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۸۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳۲۳
المستدرک للحاکم، ۱/۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۱/۶۰۵
التمھید لابن عبد البر ، ۹/۱۲۶ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۴۹۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۷۱
شرح السنۃ للبغوی، ۴/۴۸۶ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ، ۱۰/۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ و اسروا قولکم، ۲/۱۱۲۳

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة، فاذا قرأتموه فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ، فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز ، کے لئے نازل ہوا، تو جب تم تلاوت کرو تو سوز وگداز پیدا کرو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو رونے کی صورت بناؤ ، اور قرآن اچھی آواز سے پڑھو کہ جو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ۔ ۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتأبین و اهل الفسق فانه سیجیء بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود ونصاری اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں ، اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۱/۹

۲۷۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ٢٠٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٢/١ ☆ المستدرک للحاکم، ٥٦٩/١
السنن الکبری للبیهقی، ٥٤/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥/٥
الترغیب والترهیب للمنذری ٣٦٤/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٨٥/٤
مشکل الآثار للطحاوی، ١٢٧/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٤١٧٠
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٧٩/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٠/٦

۲۷۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ٩٦/١
السنن الکبری للبیهقی، ٢٣١/٧ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٦٤/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٧٩/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٧٩٦٠ ، ٦٠٩/١

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدة الملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اہل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل و النہار، افشوہ و تغنوا بہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون، و لا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ہذا القرآن طرفہ بیداللہ تعالیٰ و طرفہ بایدیکم فتمسکوا بہ و لا تہلکو بعدہ ابدا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہوگے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ میزان الاعتدل للذهبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/۶۰۵ ☆

۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۱/۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

٢٧٢٣ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طیبوا افواھکم بالسواك فان افواھکم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقاً خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا ور ان امور کا مدار عرف پر ہے۔

فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

٢٧٢٤ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من قرء القرآن فاستظھرہ فاحل حلالہ و حرم حرامہ ادخلہ اللہ بہ الجنة و شفعہ فی عشرة من اھل بیتہ کلھم قد و جبت لہ النار ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

٢٧٢٣ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢٦/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ٤٨١/١٠

الترغیب والترھیب للمنذری، ٧٩/١ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم، ١٢٣/٢

الدر المنثور للسیوطی، ٦٠/٢ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٤٥/٩

الصحیح لابن حبان، ١٧٩٢ ☆

٢٧٢٤ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٢٨/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٧٥٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ورا سکے حلال کوحلال اور حرام کوحرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھروالوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوقرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اوروحی وکتابت، یالوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دواجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جوقرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و علیه، ۱/ ۱۹

الجامع للترمذی، باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، ۲/ ۱۱۴

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۴۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۵۵

۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلة حافظ القرآن، ۱/ ۲۶۹

السنن للدارمی، ۴۲۹

۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک : من العمل ؟ قال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں ۔۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی ھذہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے ۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی ۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی ۔۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

(۱۶) معنیٰ قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/ ۳۴۶

۲۷۲۹۔ مؤطا المالک، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۲۰۰۹ - ۶/ ۱۲۷

القران ، فان فیه علم الاولین و الآخرین ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی اللہ تعالی الی الارض ان لا تاکلی لحمہ ، فتقول الارض : ای رب ! کیف آکل لحمہ و کلامك فی جوفہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کالبیت الخراب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲٤۸۸ ۱/ ٥٥٥

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱٥

المسنن للدارمی، ٤۲۲، ☆ المستدرك للحاکم، ۱/٥٥٤

جمع الجوامع ٥۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷٦۰، ۱/٥۱۲

التفسیر لابن کثیر ، ۷/٤۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۰

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳٥۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۳٥

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

١٧٣٣ _**عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عله وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت على ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيها رجل ثم نسيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

٢٠٣٤ _ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من امرأ يقراء القرآن ثم ينساه الا لقى الله تعالىٰ يوم القيامة اجذم ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

٢٧٣٥ _**عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٢٧٣٣_ الجامع للترمذى، باب فضائل القرآن ١١٥/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٣٣٥
٢٧٣٤_ السنن لا بى داؤد، ٢٠٧/١
السنن للدارمى، ٤٢٦ ☆ الجامع الصغير ٤٨٩/٢
٢٧٣٥_ الصحيح لسملم، كتاب فضائل القرآن وما يتلق له ، ٢٦٨/١
السنن للدارمى، ٤٢٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٩٨/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لكل آية منها ظهر و بطن۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لاحمد بن حبل، ۱۱۴/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۰/۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۶۶/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸۵/۳ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۹/۲
الصحیح لا بن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/٤

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸ـ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل آیۃ ظھر و بطن ، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹ـ **عن** الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ھذ القرآن لیس لہ حر ف الا لہ حد و مطلع ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا یک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸ـ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹ـ

۲۷۴۰ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱ـ غیث النفع فی القرأت السبع،

الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔ ۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم قال: یا رسول اللہ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔ ۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال: ینظر فیه العابدون من المؤمنین۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جونئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔ ۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ایها الناس! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان اللہ قد بلغنا ما ترون فمن عرض منكم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۷۲ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۷۲ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی، باب الحکم با تفاق اهل العلم، ۲/۲۶۰

المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۱۸۷ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فى كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فى كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فى كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت در پیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۵٦۸

* * *

۲۷۴۵ ۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

۲۔ فضائل قبائل

(۱) فضیلت قریش

٢٧٤٦ ـ **عن** الامام ا لباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال : یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! ان الله تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربها و سهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العر ب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانه ، ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسك ـ

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

٢٨٤٧ ـ **عن** عتبة بن عبد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الخلافة فی قریش ـ

٢٧٤٦ ـ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٥/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٤١٠١ ـ ١٢/ ٨٥

نواد مالا صول للحكیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی ـ

٢٧٤٧ ـ المسند لا حمد بن حنبل ٤/ ١٨٥ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ١٢١/١٧

السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٨٥١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ٣٣٦/١

كنز العمال للمتقی، ٣٣٨٠٩، ٢٥/١٢ ☆ التاریخ الكبیر للبخاری، ٣٣٨/٢

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٢/٢ ☆

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص۲۲

٢٧٤٨۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العواثر اکبه اللہ فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔ تو جوان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔ اراءۃ الادب ۳۰

٢٧٤٩۔ **عن** المستور دالفهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی علیه وسلم: ان فیهم لخصالا اربعا، انهم اصلح الناس عند فتنة، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یابنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑھتے ہیں۔ اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اراءۃ الادب ص۳۱

٢٧٥٠۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

٢٧٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ٣٤٠/٤ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ١٦٨/١٢
الدر المنثور للسیوطی، ٣٩٩/٦ ☆
٢٧٤٩۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٨٨٩۔ ٣٩/١٢ ☆
٢٧٥٠۔ الکامل لا بن عدی، ٢٩٩/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٨١٠، ٢٥/١٢
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ٢٩٦/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٨١/٢

لاخبرتها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو ۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا ایهاالناس! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا ایهاالناس! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۱۱۲/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ۳۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی ۲۳۱/۲ ☆ السنة لابن أبی عاصم، ۶۳۷/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵۲۱/۵
فتح الباری للعسقلانی ۱۱۸/۱۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۵/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۱/۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۰/۲
۲۷۵۲۔ السنة لابن أبی عاصم، ۶۲۷/۲ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لابن شیبة، ☆

٢٧٥٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الناس تبع لقريش فی هذا الشان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص ۹

٢٧٥٥۔ **عن** ام المؤمنين عائشه الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قريش صلاح الناس ، و لا يصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

٢٧٥٦۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قريش خالصة الله تعالی ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

٢٧٥٧۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من يردهوان قريش اهانه الله تعالی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٧٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المناقب ، ٤٩٦/١
الصحیح لمسلم، باب الناس تبع لقریش ، ١١٩/٢
٢٧٥٥۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٢، ١٢/ ٢٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٨١/٢
٢٧٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٨١٥، ١٢/ ٢٦ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٤٥٩/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٨١/٢ ☆
٢٧٥٧۔ الجامع للترمذی ، کتاب المناقب فضل الانصار و قریش ، ٢٣٠/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ١٧١/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٣ ١٢/ ٢٢
التاریخ الکبیر للبخاری، ١٠٣/١ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٤٠٩/٢
المستدرك للحاکم، ٤/ ٧٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٧٢/٣
علل الـ میث لا بن أبی حاتم، ٢٦١٤، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦٣٤/٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قوة الرجل من قریش قوة رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تؤموا قریشا و أتموها، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منها، فان امانة الامین من قریش تعدل امانة امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔ **عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اعطیت قریش ما لم یعط الناس۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنه بمعجمة فنون و اراہ عن حلیس بمهملة فلام۔

میں نے دیلمی میں خیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۳۱/۱۲ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۵۲۴/۱۲ ☆ اسد الغابة للجزری، ۴۹/۲

۲۷۶۱۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطھا احدا قبلھم و لا منھم و فیھم الخلافۃ والحجاجۃ ، و السقایۃ ، و نصرھم علی الفیل ، و عبدوا اللہ عشر سنین لا یعبدہ غیرھم ، و انزل اللہ فیھم سورۃ من القرآن لم یذکر فیھا احد غیرھم لا یلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں ۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے) انہیں خلافت ، کعبہ معظمہ کی دربانی ، حاجیوں کا سقایہ ، اصحاب فیل پر نصرت ، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید و موالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا معشر الناس ! حبوا قریشا فانہ من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان اللہ حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمۃ و لا استکثر لھم نعمۃ ، اللھم ! انک اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرھا نوالا ، الا ان اللہ علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیھم، قال اللہ عزوجل و انذر عشیرتک الا قربین و اخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشھید من قومی ،و الائمۃ من قومی، ان اللہ قلب العباد ظھرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و ھیالشجرۃ التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرک للحاکم، ۵۳۶/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶٤/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۷/۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۲۷/۱۲
التفسیر لا بن کثیر ، ۵۱۲/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۲۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۳٦٤/۲ ☆
۲۷۶۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/۱۷ ☆

الله تعالیٰ (و مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة) یعنی بها قریش ، (اصلها ثابت) یقول : اصلها کرم ، (و فرعها فی السماء) یقول : الشرف الذی شرفهم الله بالاسلام الذی هداهم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فیهم سورة من کتاب الله ، قال : ما رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکرت عنده قریش بخیر قط الاسیره حتی یتبین ذلك السرور فی وجهه ، و کان یتلو هذه الآیة ، و انه لذکرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود و کرم سے نوازا۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے، جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

٢٧٦٣ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کنانة عز العرب ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

٢٧٦٤ـ **عن** الوضین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش سادة العرب ـ

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

٢٧٦٥ـ **عن** عثمان بن الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ـ

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

٢٧٦٦ـ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ابا الدرداء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱۶

٢٧٦٣ـ کنز العمال للمتقی ، ٢٣٤١١٥ ٨٨/١ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ٤٩١٢

٢٧٦٤ـ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١١٤ ٨٨/١٢ ☆

٢٧٦٥ـ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١١٢ ٨٨/١٢ ☆

٢٧٦٦ـ کنز العمال للمتقی ٣٤١٢٠ ٨٩/١٢ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٢٢٨/٧

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

٢٧٦٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدية الا من قريشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

٢٧٦٨۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يملی مصاحفنا الا غلمان قريش و غلمان ثقيف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص ۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

٢٧٦٩۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : استقيموا لقريش ما استقاموا لكم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم علی عواتقكم ۔

٢٧٦٧۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقيف و بنی حنيفة ٢/ ٢٣٣
المسند لاحمد بن حنبل ٢/٢٩٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٥٠٧٢ ، ٦/١١٢
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣٠٢٢ ☆

٢٧٦٨۔

٢٧٦٩۔ المعجم الصغير للسيوطی، ١/٧٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/ ١٩٥
ميزان الاعتدال للذهبی، ٣٦٩٧، ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ١٢/١٤٧
فتح الباری للعسقلانی، ١٣/١١٦ ☆ كنز العمال، للمتقی، ٦٨/٦،١٤٨٨٢
الكامل لا بن عدی، ٦/٥١٧ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٥/٢٧٧
تاريخ اصفهان لا بی نعيم، ١/ ١٢٤ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات یده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الناس العرب ، و خیر العرب قریش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات، یده ۸۰۸/۲
الصحیح لمسلم، باب فضائل نساء قریش، ۳۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۵/۲ ☆ مجمع الفوائد للهیثمی، ۲۷۱/٤
المسند للحمیدی، ۱۰٤۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۲۵/۹
کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۳، ۱٤۵/۱۲ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٦۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۳/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٤۳/۱۹
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳/۲ ☆ السنة لابی عاصم، ٦٤۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۱٦۷/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۹، ۱٤٦/۱۲
التفسیر لابن کثیر ۳۲/۲ ☆ التفسیر للطبری، ۱۸۰/۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۱۳/۱ ☆
۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۰۹، ۸۷/۱۲ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق، ۳٦/۲
الفوائد المجموعة للشوکانی، ٤۱٤ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خیر القریش بنو ھاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

٢٧٧٢ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش، و اختار من قریش بنی ھاشم، و اختارنی من بنی ھاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

٢٧٧٢ ـ **عن** المطلب بن أبی و داعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبلیۃ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتا فانا خیر کم قبیلۃ و خیر کم بیتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

٢٧٧٤ ـ **عن** عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانۃ، و اختار قریشا من کنانۃ و اختار بنی ھاشم من قریش، و اختارنی من بنی ھاشم و فی لفظ

٢٧٧٢ ـ کنز العمال للمتقی، ٣٣٩١٨، ١٢/٤٣ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٧

٢٧٧٣ ـ الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل النبی ﷺ، ٢/٢٠١

المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢١٠ ☆

٢٧٧٤ ـ السنن الکبری للبیھقی، ٧/١٣٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٢٦، ٢/٥١٣

جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٥ ☆

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی هاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولا د عبد المطلب ، اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

٢٧٧٥۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی هاشم ، و اصطفانی من بنی هاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

٢٧٧٦۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیه الصلوة والسلام وانتهبوه ، فدعا علیهم موسی بن عمران علیه الصلوة و السلام قال :یا رب هؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی الله الیه : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیهم ، فان منهم النبی الامی النذیر البشیر بجنتی ۔ و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی الله منهم بالقلیل من العمل ، فیدخلهم الله الجنة بقول لا اله الا الله لا ن نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هیبته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجته من خیر جیل من امته قریشا ثم اخرجته من هاشم صفوة قریش ، فهم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امته

٢٧٧٥۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ٢٤٥/٢
الجامع الصغیر للسیوطی ، ١٠٥/١ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٩٧/٧
التفسیر للقرطبی، ٣٠١/٨ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٦٣٠/١
٢٧٧٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٤٠/٨ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عز جل نے وحی بھیجی، اے موسی! انہیں بد دعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اوران کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۷ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خرجت من افضل حین من العرب هاشم و زهرة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم وبنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸ ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال لی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام: قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حیا افضل من بنی هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷ ـ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۲۷۷۸ ـ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسیر لا بن کثیر ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بكم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروازۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۱۲/ ۴۳

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ . کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۳۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۱۲/ ۴۱

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۴۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں دربائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ او طاس : لو کان ثابیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔ اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵ ۔ **عن** محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قسم الحیا ء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصے کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ورایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/ ۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۱۲/ ۵۹

۲۷۸۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۳۳۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۱۲/ ۴۷ ☆

☆

۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب،

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامۃ بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اول من اشفع لہ یوم القیامۃ من امتی اھل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع لہ اولا افضل ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سب العرب فاولئك ھم المشر کون ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،
۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱٤۵، ۱۲/ ۹٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱٦۸ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲/ ۳۸۲
۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ٤٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ٦/ ۳۷۹

۳۔ فضائل مقامات

(۱) فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویۃ من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔**

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۲) شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ، ولکن فی التحریش بینھم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے**

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا، ۲/۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹٤، ۱/۲۳۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۵٤۸۲، ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱/۱۲۱
۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم، باب تحریش الشیطان ، ۲/۳۷٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض، ۲/۱٦
السنن لا بن ماجہ باب الخطبۃ یوم النحر ، ۲/۲۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۲۵
کنز العمال للمتقی، ۱۲٤٦۰، ۱/۲٤۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۵۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۸۲ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۳/۲۲
الترغیب والترھیب للمنذری ۳/٤۵۷ ☆ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ، ۱/۵۹

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال .قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک شیطان** یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم ھذہ ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **شیطان** کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت و أبی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا : قال رسول االلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ۔

۲۷۹۱۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ . دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت و حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انهم لا يعبدون شمسا و لا قمرا و لا حجرا و لا وثنا ولکن یراؤن اعمالهم۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طوبی لمن اسکنه الله تعالى احد العروسين عسقلان او غزه۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،
السنن لا بن ماجه، باب الریاء والسمعة، ۲/۳۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۷۷، ۱۲/۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۷

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

◆

۴۔ فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من شئ بدئ يوم الاربعاء الاتم ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امير المؤمنين على ابن أبى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا نهارها ، فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول : الا من مستغفر لى فاغفرله ،، الا مسترزق فارذقه ، الا متبلى فاعافيه ، الا كذا ، الا كذا حتى مطلع الفجر ـ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۷۔ كشف الخفا للعجلونى، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان ، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : فقدت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال : يا عائشة : ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بى ذلك ، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الا كثر من عدد شعر غنم كلب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع مین آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات مین خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے ۔ ۱۲ م

۲۸۰۰۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے ۔ ۱۲ م

◆ ◆ ◆

۲۷۹۹۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوى، ۱۲۶/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۱٦
۲۸۰۰ السنن لابن ماجه، باب ما جا فى ليلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۵۱۷٤، ۳۱٦/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۳۰٦

فہرست عنوانات / جلد سوم

۲۱۔ کتاب الادب ۳

۱۔ لباس

کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم ۵
افادۂ رضویہ ۶
پائجامہ کا استعمال ۶
افادۂ رضویہ ۶
اون کا لباس سنت انبیاء ہے ۷
پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے ۸
پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے ۸
افادۂ رضویہ ۸
ریشم کا لباس ناجائز ہے ۹
لباس شہرت مذموم ہے ۱۱
سرخ کپڑا مرد کیلئے شیطانی لباس ہے ۱۱
افادۂ رضویہ ۱۲
عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے ۱۲
عورت مرد کا جوتا نہ پہنے ۱۶
عورت کتنا نیچا لباس پہنے ۱۷
ٹخنوں کے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے ۱۸
افادۂ رضویہ ۲۰
عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے ۲۲

اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ ۲۲
افادۂ رضویہ ۲۲

۲۔ خضاب ۲۳

سیاہ خضاب ناجائز ہے ۲۳
افادۂ رضویہ ۲۷
افادۂ رضویہ ۲۷
سرخ اور زرد خضاب جائز ہے ۲۸
افادۂ رضویہ ۲۹

۳۔ داڑھی مونچھ ۳۰

داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو ۳۰
افادۂ رضویہ ۳۱
داڑھی ضرور رکھو ۳۱
افادۂ رضویہ ۳۶
داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے ۳۷
افادۂ رضویہ ۴۱
دس چیزیں فطرت سے ہیں ۴۱
افادۂ رضویہ ۴۲
مونچھ ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت ۴۳
حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی ۴۳
جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے ۴۳
افادۂ رضویہ ۴۴

۴۔ ختنہ ۴۵
نومسلم کا ختنہ کراؤ ۴۵
افادۂ رضویہ ۴۵
لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں ۴۵
۵۔ مصافحہ و معانقہ ۴۷
مصافحہ کا ثبوت ۴۸
افادۂ رضویہ ۴۸
ملاقات و مصافحہ ۴۸
دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت ۴۹
مصافحہ کی برکت ۵۰
افادۂ رضویہ ۵۰
سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق ۵۱
افادۂ رضویہ ۵۱
مصافحہ کے وقت مسکراہٹ ۵۱
افادۂ رضویہ ۵۲
معانقہ کا ثبوت ۵۲
افادۂ رضویہ ۶۱
۶۔ سلام ۶۴
سلام کرنا باعث اجر ہے ۶۴
گھر میں داخل ہو تو سلام کرو ۶۴
اسلامی سلام اور یہود ونصاریٰ کی مخالفت ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۵

ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے ۶۵
سلام کا جواب طہارت کیساتھ بہتر ہے ۶۶
۷۔ حسن معاشرت ۶۷
مساوات بین المسلمین ۶۷
مدارات خلق ۶۷
مسلمانوں کو خوش کرنا محبوب عمل ہے ۶۹
حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے ۷۰
لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو ۷۱
افادۂ رضویہ ۷۱
آپس میں میل محبت سے رہو ۷۲
اللہ کی رضا کیلئے محبت کرو ۷۲
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ ہو ۷۳
بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے ۷۴
رہنمائی کار خیر ہے ۷۵
بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں ۷۶
افادۂ رضویہ ۷۶
جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو ۷۷
کسی کے گھر میں نہ جھانکے ۷۸
فتنہ نہ اٹھاؤ ۷۸
عجب وخود پسندی بری چیز ہے ۷۸
تواضع بلندی کا سبب ہے ۷۸
نیک عمل پر مداومت کرو ۷۹
ہر چیز پر احسان کرو ۷۹

بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو ۸۰
افادۂ رضویہ ۸۰
بابرکت چیز کو لازم کر لو ۸۱
مسلمانوں کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو ۸۱
لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو ۸۱
کسی کو عبدی وامتی کہہ کر نہ پکارو ۸۲
افادۂ رضویہ ۸۲
بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو ۸۳
کام داہنی طرف سے شروع کرو ۸۳
رحم دل لوگوں کی فضیلت ۸۳
افادۂ رضویہ ۸۵
۸۔ صحبت صالح وطالح ۸۶
مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو ۸۶
نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے ۸۶
برے ہم نشیں کی مثال ۸۶
برے ساتھی سے بچو ۸۷
دوست کو دوست سے پہچانو ۸۷
دوست کی صحبت موثر ہوتی ہے ۸۸
جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا ۸۸
بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے ۸۹
اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کیلئے اچھے ہوں ۹۰
قیامت میں آدمی اپنے محبوب کیساتھ ہوگا ۹۱
بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے ۹۱

۹۔ عزت و تعظیم و شفقت ۹۳

بڑوں کی تعظیم کرو ۹۳
بوڑھے کی فضیلت ۹۳
بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے ۹۴
عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم ۹۴
حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے ۹۴
خوبصورت اور وجیہہ لوگوں فضیلت ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۸
معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو ۹۸
حسب مراتب عزت کرو ۹۹
افادۂ رضویہ ۱۰۰
منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے ۱۰۰
افادۂ رضویہ ۱۰۱
چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم ۱۰۱

۱۰۔ لہو ولعب ۱۰۳

لہو ولعب ناجائز ہے ۱۰۳
افادۂ رضویہ ۱۰۳
کھیل کود کرنا جائز نہیں ۱۰۵
تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے ۱۰۵
افادۂ رضویہ ۱۰۵

۱۱۔ شعر وشاعری ۱۰۷

شعر گوئی عیب نہیں ۱۰۷
شعر حکمت ہے ۱۰۷
نعت گو شاعر کی فضیلت ۱۰۸
افادۂ رضویہ ۱۰۸
اچھے اور برے شعراء ۱۱۱
آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے ۱۱۱

۱۲۔ گانا اور مزامیر ۱۱۳

مزامیر کا استعمال ناجائز ہے ۱۱۳
افادۂ رضویہ ۱۱۳
گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے ۱۱۴
ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے ۱۱۶
باجے گاجے ناجائز ہے ۱۱۸
افادۂ رضویہ ۱۱۹
گانا نفاق پیدا کرتا ہے ۱۱۹

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱

وعدہ خلافی کیا ہے؟ ۱۲۱
معذرت سے بچو ۱۲۱
عاریت کی چیز واپس کرو ۱۲۱
امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں ۱۲۲
بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں ۱۲۲

افادۂ رضویہ ۱۲۳

۱۴۔ حقوق عباد ۱۲۴

مسلمانوں کے مسلمان پر چھ حق ہیں ۱۲۴
افادۂ رضویہ ۱۲۴
پڑوسی کا حق ۱۲۵
افادۂ رضویہ ۱۲۵
حقوق العباد قیامت میں دیے جائیں گے ۱۲۶
قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا ۱۲۶
افادۂ رضویہ ۱۲۷
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ۱۲۷
قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے ۱۲۸
افادۂ رضویہ ۱۲۸
حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا ۱۲۸
افادۂ رضویہ ۱۳۴

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی ۱۴۰

ہدیہ محبت کا سبب ہے ۱۴۰
ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے ۱۴۱
صدقہ اور ہدیہ کا فرق ۱۴۱
خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو ۱۴۲
صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے ۱۴۲
صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے ۱۴۴
صلہ رحمی عمر بڑھاتا ہے ۱۴۴

۱۶۔ صدق وکذب ۱۴۵

سچ اور جھوٹ کی علامت ۱۴۵
پہلو دار بات کہنا جائز ہے ۱۴۵
جھوٹ بولنے والے پر وبال عظیم ۱۴۵
بکواس کی مذمت ۱۴۶

۱۷۔ حیا وفحش گوئی ۱۴۷

حیاء زینت ہے ۱۴۷
حیاء بہتر ہے ۱۴۷
بے حیائی کی مذمت ۱۴۷
فحش گوئی کی مذمت ۱۴۸
فحش گوئی اور حیا ۱۴۸

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت ۱۵۰

بدگمانی سے بچو ۱۵۰
تہمت کی جگہ سے بچو ۱۵۰
حسد بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں ۱۵۱

۱۹۔ غیبت ودھوکہ ۱۵۲

غیبت زنا سے بدتر ہے ۱۵۲
غیب کی بدبو ۱۵۲
فاسق کی برائی غیبت نہیں ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۳

فاسق کی تعظیم موجب غضب ہے ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۴
جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج ۱۵۴

۲۰۔ظالم ومظلوم ۱۵۶

ظلم وتعدی نہ کرو ۱۵۶
ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا ۱۵۶
ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال ۱۵۶
ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی ۱۵۸
ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی پر اجر ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل ۱۶۰
مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے ۱۶۱

۲۱۔اچھے اور برے نام ۱۶۲

اچھے ناموں کی برکت ۱۶۳
نام اچھے رکھنا چاہیئے ۱۶۴
محمد اور احمد ناموں کی فضیلت ۱۶۴
افادۂ رضویہ ۱۶۵
سب سے بہتر نام ۱۶۸
حارث وہمام ناموں کی فضیلت ۱۶۸
حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت ۱۸۹
بندوں کیلئے برے نام ۱۶۹
عزیز وحکیم نام نہ رکھو ۱۷۰

حرب وولید نام منع ہے ۱۷۰
نام بگاڑنے کی ممانعت ۱۷۰
سجدۂ تعظیمی ۱۷۲
مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے ۱۷۲
سجدۂ تعظیمی حرام ۱۷۲
اپنے لئے قیام کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے ۱۷۳

۲۲۔ عورتوں کے احکام ۱۷۴

زیورات اور سنگار عورتوں کیلئے ہے ۱۷۴
عورتیں مہندی لگائیں ۱۷۴
عورت اور پردہ ۱۷۵
افادۂ رضویہ ۱۷۶
نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے ۱۷۷
دیور سے بھی پردہ ضروری ہے ۱۷۸
عورت بغیر محرم سفر نہ کرے ۱۷۸
افادۂ رضویہ ۱۷۹
لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانہ پر نہ رکھو ۱۷۹
افادۂ رضویہ ۱۸۰
ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو ۱۸۲
اجنبیہ سے خلوت حرام ہے ۱۸۲

۲۳۔ تشبہ کفار ۱۸۳

تشبہ کفار سے بچو ۱۸۳

۲۴_شکر ۱۸۵
شکر عباد شکر خدا ۱۸۵
بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے ۱۸۵
قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو ۱۸۶
قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو ۱۸۶
اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو ۱۸۷
اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو ۱۸۷
نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ۱۸۸
۲۵_حقوق والدین ۱۸۹
والدین کی رضا رب کی رضا ہے ۱۸۹
والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے ۱۹۱
ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرو ۱۹۲
ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے ۱۹۲
ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول ۱۹۳
والدین کا نافرمان ملعون ہے ۱۹۳
ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے ۱۹۳
ماں باپ کا حق اولاد پر ۱۹۴
افادۂ رضویہ ۱۹۴
ماں باپ کے قدموں میں جنت ۱۹۷
ماں کا حق باپ سے زائد ہے ۱۹۸
ماں کی نافرمانی حرام ہے ۲۰۰
بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ ۲۰۰
والد کے دوست سے حسن سلوک ۲۰۱

ماں باپ کو ستانے والے کی سزا ۲۰۳
چچا بجائے باپ ہوتا ہے ۲۰۳
جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۴
ماں کا عظیم حق ۲۰۴
حقوق والدین سے ہے ان کیلئے استغفار کرنا ۲۰۵
ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو ۲۰۶
افادۂ رضویہ ۲۰۷
ماں باپ کی طرف سے حج کرو ۲۰۷
ماں باپ کا قرض ادا کرو ۲۰۹
روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرو ۲۰۹
افادۂ رضویہ ۲۱۰
باپ کے احباب سے حسن سلوک ۲۱۱
مشرک ماں باپ سے حسن سلوک سے پیش آؤ ۲۱۴

۲۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵

۱۔ جانوروں سے سلوک ۲۱۷

جانوروں کے کھلانے پر اجر ۲۱۷
جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو ۲۱۷
افادۂ رضویہ ۲۱۸
جانور بازی ناجائز ہے ۲۱۸
جانور غیر مکلف ۲۱۸
جانور کو مثلہ نہ کرو ۲۱۹

۲۔ جانور پالنا ۲۲۰
کتا پالنا گناہ ہے ۲۲۰
کالا کتا شیطان ہے ۲۲۰
بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے ۲۲۱
بلی ناپاک نہیں ۲۲۲
بلی درندہ ہے ۲۲۲
مرغ پالنا اچھا ہے ۲۲۲
۳۔ موذی جانور ۲۲۳
سانپ کو مار ڈالو ۲۲۳
افادۂ رضویہ ۲۲۳
سانپ مارنا باعث اجر ہے ۲۲۴
پانچ جانوروں کو حرم میں اور حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے ۲۲۵
چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو ۲۲۶
سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے ۲۲۷
سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک ۲۲۷
چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہیں ۲۲۸
چھپکلی مارنا ثواب ہے ۲۲۸
سفید سانپ نہ مارو ۲۲۹
جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں ۲۲۹
افادۂ رضویہ ۲۳۲
۲۳۔ کتاب التوبة ۲۳۵
۱۔ فضائل توبہ ۲۳۷
توبہ کا طریقہ ۲۳۷

افادۂ رضویہ ۲۳۷
توبہ گناہ مٹادیتی ہے ۲۳۷
گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے ۲۳۸
مومن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے ۲۳۸
گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے ۲۳۹
۲۔ توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰
جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا ۲۴۰
ندامت توبہ ہے ۲۴۰
معصیت میں مبتلاء رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے ۲۴۰
گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے ۲۴۱
افادۂ رضویہ ۲۴۱
۳۔ توبہ کی نوعیت ۲۴۲
جیسا گناہ ویسی ہی توبہ ۲۴۲
افادۂ رضویہ ۲۴۲
۲۴۔ کتاب الزہد ۲۴۹
۱۔ زہد ۲۵۱
زہد و توکل ۲۵۱
فقر کی ترغیب ۲۵۲
افادۂ رضویہ ۲۵۳
دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم ۲۵۴
مذمت دنیا ۲۵۷

دنیا کی ہوس نہیں بھرتی ۲۵۸
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی ہے ۲۵۹
دنیا وآخرت دونوں پیش نظر رکھے ۲۵۹
افادۂ رضویہ ۲۶۰
آزمائش کے وقت اعانت ہوتی ہے ۲۶۰
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ۲۶۰
۲۔تقوی ۲۶۱
تقویٰ وتواضع کی فضیلت ۲۶۱
خوف خدا کا صلہ مغفرت ۲۶۱
صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل ہے ۲۶۲
قلب کی وجہ تسمیہ ۲۶۲
دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے ۲۶۳
مومن متقی کی فضیلت ۲۶۳
۲۵۔کتاب الدعوات ۲۶۵
۱۔فضائل دعا ۲۶۷
دعا کرنے والے پر اللہ کا خاص فضل ہوتا ہے ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۷
افادۂ رضویہ ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۸
جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۰
مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے؟ ۲۹۰
افادۂ رضویہ ۲۹۲

عرفہ کے دن دعا بہتر ہے ۲۹۴
نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے ۲۹۴
ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۶
افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۶
آخری رات میں دعا کی فضیلت ۲۹۷
اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۸
راتوں کو جاگ کر دعا کرنا ۲۹۸
پانچ راتوں میں دعا مقبول ہے ۲۹۸
تین اوقات میں دعا کے قبولیت ۲۹۹
دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۹
غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے ۳۰۰
آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے ۳۰۰
رقت قلب کے وقت دعا مقبول ہے ۳۰۰
دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا قبول ہے ۳۰۱
مرغ کی آواز پر اللہ کا فضل مانگو ۳۰۱
مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی ۳۰۱

۴۔ کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳

چار اشخاص کی دعا مقبول ہے ۳۰۳
حاجیوں کی دعا مقبول ہے ۳۰۴
احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے ۳۰۵
مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے ۳۰۵
جلدی نہ کرنے والی کی دعا قبول ہوتی ہے ۳۰۶
افادۂ رضویہ ۳۰۶

راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے ۳۰۸
تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں ۳۰۸
افادۂ رضویہ ۳۰۹
تین مقامات پر دعا مقبول ہے ۳۱۰
مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت ۳۱۰
اپنے لئے دوسرں سے دعا کراؤ ۳۱۱
بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ ۳۱۱
۵۔ مسنون دعائیں ۳۱۲
نماز کے بعد کی دعا ۳۱۲
مسنون دعا ۳۱۲
افادۂ رضویہ ۳۱۵
فائدہ ۳۱۸
اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا ۳۱۹
عافیت کی دعا ۳۱۹
۲۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱
ا۔ فضائل ذکر ۳۲۳
فضیلت ذکر ۳۲۳
افضل الذکر کیا ہے؟ ۳۲۷
ذکر اللہ پر اجر و ثواب ۳۲۷
ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے ۳۲۸
ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ۳۲۸

ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے ۳۳۰
سبحان اللہ کی فضیلت ۳۳۰
تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت ۳۳۱
فضائل کلمہ طیبہ ۳۳۱
مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو ۳۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳۴
ذکر آہستہ بہتر ہے ۳۳۶

۲۔ فضیلت مجالس ذکر ۳۳۷

مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں ۳۳۷
ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں ۳۳۹
افادۂ رضویہ ۳۴۰

۳۔ ذکر کی تاکید ۳۴۱

ذکر اللہ کی کثرت کرو ۳۴۱
ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو ۳۴۲
افادۂ رضویہ ۳۴۳

۲۷۔ کتاب الفرائض ۳۴۵

۱۔ علم فرائض کی اہمیت ۳۴۷

علم فرائض نصف علم دین ہے ۳۴۷
میراث سے محروم نہ کرو ۳۴۷
افادۂ رضویہ ۳۴۸

۲۔ میراث کی تفصیل

۳۵۱

عصبہ کو مال پہلے دیا جائے ۳۵۱
قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں ۳۵۱
اہل قرابت کو میراث دو ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۲
ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے ۳۵۲
افادۂ رضویہ ۳۵۳
کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا ۳۵۴

۲۸۔ کتاب الساعۃ

۳۵۷

۱۔ علامات قیامت

۳۵۹

جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی ۳۵۹
نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی نشانی ۳۵۹
آخری زمانوں میں معاملہ برعکس ہوگا ۳۶۰
آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے ۳۶۰
افادۂ رضویہ ۳۶۰
حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت ۳۶۱

۲۔ دجال

۳۶۲

دجال کا خروج ۳۶۲
واقعہ ابن صیاد ۳۶۴
افادۂ رضویہ ۳۶۵
تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے ۳۶۶
ستائیس دجال ہوں گے ۳۶۷

۳۔میدان قیامت ۳۶۸
حساب وکتاب ۳۶۸
پل صراط جہنم کا پیٹھ پر نصب ہوگا ۳۶۹
۴۔شفاعت ۳۷۳
شفاعت کا ثبوت ۳۷۳
شفاعت کبیرہ گناہوں کیلئے ہے ۳۷۵
حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے ۳۷۶
شفاعت کبری کی تفصیل ۳۷۶
حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے ۳۸۳
حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے ۳۸۳
کافرومشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے ۳۸۳
حضور کو اپنی امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا ۳۸۴
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا ۳۸۴
مقام محمود منصب شفاعت ہے ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۸۶
شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا ۳۹۰
عام جنتی بھی شفاعت کریں گے ۳۹۳
نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے ۳۹۵
۵۔حوض کوثر ۳۹۶
حوض کوثر کی خصوصیت ۳۹۶
حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں ۳۹۷
۶۔رویت باری تعالیٰ ۳۹۸
رویت باری تعالی حق ہے ۳۹۸
جنت اور دیدار الٰہی ۳۹۸

اہل جنت کیلئے تجلی ربانی کا نزول ۳۹۹
اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے ۳۹۹
اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے ۴۰۲

۷۔ جنت ۴۰۳

جنت اور دوزخ کا مکالمہ ۴۰۳
جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے ۴۰۴
زمانہ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں ۴۰۴
اہل جنت کی مقبولیت ۴۰۴
مومنوں سے جنت قریب ہوگی ۴۰۵
جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی ۴۰۷
افادۂ رضویہ ۴۰۷
بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے ۴۰۸

۸۔ جہنم ۴۰۹

جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے ۴۰۹
ادنیٰ عذاب پانے والا دوزخی ۴۱۰
نفس امارہ اور جنت و دوزخ ۴۱۱
ابو طالب کا حال ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۷

۲۹۔ کتاب الفضائل ۴۳۲

۱۔ فضائل قرآن ۴۲۵

تلاوت قرآن کی فضیلت ۴۲۵
افادۂ رضویہ ۴۲۶

عظمت قرآن ۴۲۶
افادۂ رضویہ ۴۲۷
فضیلت سورۂ بقرہ وآل عمران ۴۲۷
فضیلت سورۂ رحمٰن ۴۲۸
فضیلت سورۂ اخلاص ۴۲۸
تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے ۴۲۹
تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو ۴۳۰
جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ۴۳۱
قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو ۴۳۱
تلاوت قرآن کی کثرت کرو ۴۳۳
قرآن بندوں کیلئے ہدایت ہے ۴۳۳
آداب قرآن وحدیث ۴۳۴
افادۂ رضویہ ۴۳۴
فضیلت حافظ قرآن ۴۳۴
تعلیم قرآن کی فضیلت ۴۳۵
تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد عمل ہے ۴۳۶
معنی قرآن میں غور کرو ۴۳۶
حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت ۴۳۷
جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو ویران گھر کی طرح ہے ۴۳۷
قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے ۴۳۸
قرآن بھول جانے پر وعید ۴۳۸
قرآن کی حفاظت کرو ۴۳۸
قرآن بندوں کیلئے فلاح کا سبب ہے ۴۳۹
قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ۴۳۹

ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۰
بسملہ قرآنی سورتوں کیلئے حد فاصل ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۰
قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۱
ختم قرآن کریم پہ اظہار خوشی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۲
۲۔ فضائل قبائل ۴۴۳
فضیلت قریش ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۳
قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۳
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۷
قریش، انصار اور ثقیف کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱
قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱
قریشی عورتوں کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۲
فضیلت بنی ہاشم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۲
قبیلہ مضر کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۷
اہل عرب کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۷
اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۸
۳۔ فضائل مقامات ۴۵۹
فضیلت حجاز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۹
شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۹
عرب کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۱
فضیلت عسقلان وغزہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۱
۴۔ فضائل ایام ۴۶۳
بدھ کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۳
شب برأت کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۳

فضائل اسم اعظم
شبیر برادرز

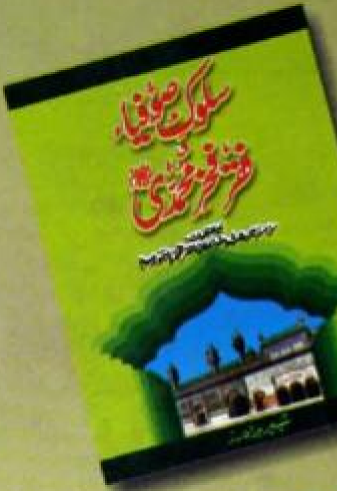
سلوک صوفیا
فقر فخر محمدی

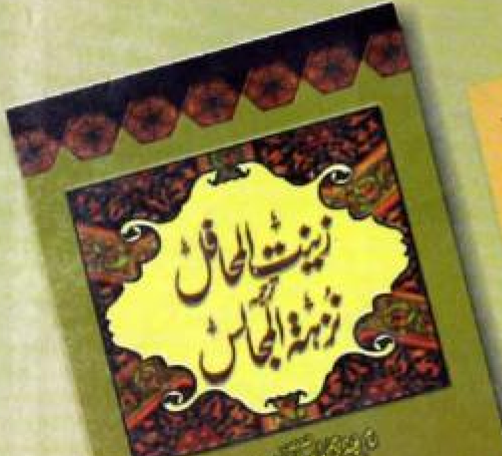
زینت المحافل
نزہۃ المجالس

نفحات الانس
شبیر برادرز

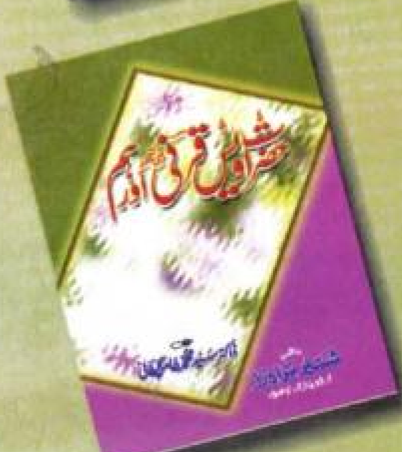

سیف الملوک
شبیر برادرز

شبیر برادرز